اجمالی فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
حصہ دہم (10)		وقف میں شرائط کا بیان	569
لقیط کا بیان	467	تولیت کا بیان	575
لقطہ کا بیان	471	اوقاف کے اجارہ کا بیان	587
مفقود کا بیان	484	دعویٰ اور شہادت کا بیان	593
شرکت کا بیان	487	وقف مریض کا بیان	604
شرکتِ فاسدہ کا بیان	509	حصہ یازدہم (11)	
وقف کا بیان	521	تمہید کتاب	608
مصارف وقف کا بیان	540	خیار شرط کا بیان	646
مسجد کا بیان	557	خیار رویت کا بیان	661
قبرستان وغیرہ کا بیان	565	خیار عیب کا بیان	672

www.dawateislami.net

بیع فاسد کا بیان اوراس کے متعلق حدیثیں	692	گواہی کا بیان	927
بیع مکروہ کا بیان	720	شہادت میں اختلاف کا بیان اور اِسکے اصول	956
بیع فضولی کا بیان	726	شہادت علی الشہادۃ کا بیان	965
اقالہ کا بیان	734	گواہی سے رجوع کرنے کا بیان	969
مرابحہ وتولیہ کا بیان	738	وَکالت کا بیان	973
مبیع وثمن میں تصرف کا بیان	747	خرید وفروخت میں توکیل کا بیان	981
قرض کا بیان	754	وکیل بالخصومۃ اور وکیل بالقبض کا بیان	1001
سود کا بیان	765	وکیل کو معزول کرنے کا بیان	1010
حقوق کا بیان	779	حصہ سیزدہم (13)	
استحقاق کا بیان	781	دعوے کا بیان	1015
بیع سلم کا بیان	794	حلف کا بیان	1032
استصناع کا بیان	807	تحالف کا بیان	1038
بیع کے متفرق مسائل	808	دعویٰ دفع کرنے کا بیان	1047
بیع صرف کا بیان	820	دو شخصوں کے دعویٰ کرنے کا بیان	1053
بیع الوفا	834	دعوائے نسب کا بیان	1068
حصہ دوازدہم (12)		اقرار کا بیان	1072
کَفالت کا بیان	836	استثناء اوراس کے متعلقات کا بیان	1092
حَوالہ کا بیان	874	اقرارِ مریض کا بیان	1111
قَضا کا بیان	884	صلح کا بیان	1130
اِفتا کے مسائل	908	دعوائے دَین میں صلح کا بیان	1144
تحکیم کا بیان	913	تخارج کا بیان	1150

www.dawateislami.net

تفصیلی فہرست

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
دسواں حصہ (۱۰)		ہرایک شریک کے اختیارات	497
لقیط کا بیان	**467**	شرکتِ عِنان کے مسائل	498
لقطہ کا بیان	**471**	شرکت بالعمل کے مسائل	505
مفقود کا بیان	**484**	**شرکتِ فاسدہ کا بیان**	**509**
شرکت کا بیان	**487**	شرکت کے متفرق مسائل	514
شرکتِ مِلک کے اَحکام	490	**وَقف کا بیان**	**521**
شرکت عقد کے اقسام اور شرکتِ مفاوضہ کی تعریف وشرائط	491	وقف کے الفاظ	524
		کس چیز کا وقف صحیح ہے اور کس کا نہیں	534
شرکت مفاوضہ کے احکام	493	مشاع کی تعریف اور اس کا وقف	538
شرکت مفاوَضہ کے باطل ہونے کی شرطیں	496		

www.dawateislami.net

وقف میں شرکت ہوتو تقسیم کس طرح ہوگی	539
مصارفِ وقف کا بیان	540
وقف تین قسم کا ہوتا ہے	547
اولاد پر یا اپنی ذات پر وقف کا بیان	549
مسجد کا بیان	557
قبرستان وغیرہ کا بیان	565
وقف میں شرائط کا بیان	569
وقف میں تبادلہ کا ذکر نہ ہوتو تبادلہ کی شرطیں	573
تولیت کا بیان	575
اوقاف کے اجارہ کا بیان	587
دعویٰ اور شہادت کا بیان	593
وقف مریض کا بیان	604
گیارھواں حصہ (۱۱)	
تمہید کتاب	608
ناجائز طور پر مال حاصل کرنے کی ممانعت	609
کسب حلال کے فضائل	609
تجارت کی خوبیاں اور برائیاں	611
تجارت میں جھوٹ بولنے اور جھوٹی قسم کھانے کی ممانعت	613
تجارت میں اِنہماک اور یادِ خدا سے غفلت	614
بازار میں داخل ہوتے وقت کی دعا	614
خرید و فروخت میں نرمی چاہیے	615
بیع کی تعریف اور اِس کے اَرکان	615
بیع کے شرائط	616
بیع کا حکم	617
بیع ہزل و بیع مکرہ	617
اِیجاب و قبول	618
بیع کے الفاظ	618
ثمن بدل کر دو ایجاب کیے	620
ایجاب و قبول کی مجلس	621
خیار قبول	621
بیع تعاطی	623
مبیع و ثمن	624
ثمن کا حال و مؤجل ہونا	626
جہاں مختلف قسم کے سکے چلتے ہوں وہاں کونسا سکہ مراد ہوگا	627
ماپ اور تول اور تخمینہ سے بیع	628
جو مقدار بتائی ہے اس سے کم یا زیادہ نکلی	630
کیا چیز بیع میں تبعاً داخل ہوتی ہے؟	631
زمین خریدی جس میں زراعت ہے یا درخت خریدا جس میں پھل ہیں	634

www.dawateislami.net

درخت خریدا اس کو کس طرح کاٹا جائے	634
درخت کاٹنے کے بعد پھر جڑیں شاخیں نکلیں یہ کس کی ہیں	634
درخت کی بیع میں زمین داخل ہے یا نہیں	635
زراعت بیچ دی یہ کب کاٹی جائے گی	635
زمین بیع کی تو درخت وغیرہ بیع میں داخل ہیں یا نہیں	635
چھوٹا سا درخت خریدا تھا وہ بڑا ہو گیا	636
زمین ایک شخص کی ہے درخت دوسرے کے	636
پھل اور بہار کی بیع	636
نئے پھل پیدا ہونگے یا پھلوں کی مقدار میں اضافہ ہوگا اس کے جواز کا حیلہ	637
بیع میں استثنا ہوسکتا ہے یا نہیں	637
حمل کا استثنا کس عقد میں ہوسکتا ہے اور کس میں نہیں	638
ناپنے، تولنے، پرکھنے کی اجرت کس کے ذمہ ہے	638
دلالی کس کے ذمہ ہے	639
مبیع اور ثمن پر قبضہ اور پہلے کس پر قبضہ ہو	639
قبضہ سے پہلے مبیع ہلاک ہوگئی	639
دو چیزیں ایک عقد میں خریدیں ان پر قبضہ	640
بعد بیع اَدائے ثمن کی مدت مقرر کی اس کا قبضہ اور بلا اِجازت بائع مشتری کا قبضہ	640
قبل قبضہ مشتری کا تصرّف	640
امانت و رہن و عاریت سے قبضہ ہوگا یا نہیں	641
غلہ بوری میں بھرنے سے قبضہ ہوگا یا نہیں	641
بوتل میں تیل ڈالنا قبضہ ہے یا نہیں	641
تخلیہ سے قبضہ ہوگا یا نہیں	641
مکان خریدا جو کرایہ پر ہے	642
سرکہ، تیل بوتل میں بھر کر بائع کے یہاں چھوڑ دیا	642
کنجی دینے سے قبضہ ہوگا یا نہیں	642
بائع نے مبیع کی طرف اشارہ کرکے کہا قبضہ کرلو	642
گھوڑے پر مشتری کو سوار کرلیا یا پہلے سے سوار تھا	643
انگوٹھی کے نگینہ پر قبضہ	643
بڑے مٹکے اور گولی پر قبضہ	643
تیل برتن میں ڈال رہا تھا برتن ٹوٹ گیا یا پہلے سے برتن ٹوٹا ہوا تھا	643
برتن ٹوٹا ہوا ہے اور معلوم ہے تو نقصان کس کے ذمہ ہے	643
بائع سے کہا میرے آدمی کے ہاتھ یا اپنے آدمی کے ہاتھ بھیج دینا	644
بائع سے کہہ دیا کل لے جاؤں گا اور مبیع ہلاک ہوگئی	644
تیسرے کے یہاں چیز رکھوادی کہ دام دے کر لے جائے گا اور ضائع ہوگئی	644

www.dawateislami.net

مشتری نے مبیع ہلاک کردی یا عیب دار کردی	644
بائع نے مشتری کے حکم سے ہبہ کیا یا اجارہ پر دیا یا کوئی اور تصرف کیا	645
مشتری نے بغیر اجازتِ بائع قبضہ کرلیا	645
بیع سے پہلے ہی وہ چیز مشتری کے قبضہ میں تھی	645
قبضۂ امانت و قبضۂ ضمان میں ایک، دوسرے کے قائم مقام ہوگا یا نہیں	645
خیار شرط کا بیان	**646**
بیع میں کب برکت ہوتی ہے اور کب نہیں	646
خیارِ شرط کی تعریف اور اس کی ضرورت	646
خیارِ شرط بائع و مشتری اور ثالث سب کے لیے ہوسکتا ہے	647
عقد میں اور بعدِ عقد خیار ہوسکتا ہے قبل عقد نہیں ہوسکتا	647
خیارِ شرط کہاں ہوسکتا ہے اور کہاں نہیں	647
پوری مبیع میں بھی خیار ہوسکتا ہے اور اس کے جز میں بھی	648
بائع و مشتری کا خیار میں اختلاف	648
خیار کی مدت کیا ہے	648
خیار بلا مدت ہو یا مدت مجہول ہو	648
تین دن سے زیادہ کی مدت	649
تین دن کی مدت تھی پھر مدت کم کردی	649
بائع کے لیے خیار ہو تو مبیع ملک سے خارج نہیں ہوئی اور مشتری کے لیے خیار ہو تو مبیع مِلک بائع سے خارج ہے اور مبیع ہلاک ہوگئی تو کس صورت میں ثمن واجب ہوگا اور کب قیمت	649
خیارِ مشتری کی صورت میں مبیع میں عیب پیدا ہوگیا تو کیا حکم ہے	650
بائع و مشتری دونوں کو خیار ہے تو کیا حکم ہے	651
صاحبِ خیار نے بیع کو فسخ کرکے پھر جائز کیا	652
فسخ کبھی قول سے ہوتا ہے کبھی فعل سے	652
اِجازت کے الفاظ	652
صاحبِ خیار مرگیا تو وارث کی طرف خیار منتقل نہ ہوگا	653
مبیع متعدد چیزیں ہوں تو صاحبِ خیار کل میں عقد جائز کرے یا فسخ کرے	653
خیار کی صورت میں ثمن و مبیع کا مطالبہ	653
اجنبی کو خیار دیا تو دونوں جائز و فسخ کرسکتے ہیں	653
دو چیزوں کی بیع ہوئی ان میں ایک میں خیار ہے	653
وکیل سے کہا تھا کہ خیارِ شرط کے ساتھ بیع کرے یا خریدے اور اس نے ایسا نہیں کیا	654
دو شخصوں نے ایک چیز خریدی اور دونوں نے خیارِ شرط کیا	654
خیار باطل کرنے کو شرط پر معلق کیا	654

www.dawateislami.net

بائع نے اندرون مدتِ خیار مبیع کو غصب کیا	654	خیارِ تعیین میں میراث جاری ہوگی	658
بائع کو خیار تھا اور بیع فسخ کردی مشتری مبیع کو تاواپسیِ ثمن روک سکتا ہے	655	خیارِ تعیین میں دونوں چیزیں ہلاک ہوگئیں یا ایک	658
		خیارِ تعیین میں دونوں چیزیں عیب دار ہوگئیں یا ایک	659
خیار ساقط کرنے کے لیے کچھ روپیہ دیا یا ثمن میں کمی کی یا مبیع میں اضافہ کیا یہ جائز ہے	655	مشتری نے ایک میں تصرف کرلیا	659
		دام طے کرنے کے بعد مبیع پر قبل بیع مشتری نے قبضہ کیا	659
روپے سے چیز خریدی اور اشرفیاں دیں پھر بیع فسخ ہوگئی تو اشرفیاں واپس کرنی ہونگی ان کی جگہ روپے نہیں دے سکتا	655	دام طے کرکے مؤکل کو دکھانے کے لیے وکیل چیز کو لایا اور ہلاک ہوگئی	659
		کئی چیزیں دام طے کرکے لے گیا ان میں ایک کے لینے کا ارادہ ہے وہ سب ہلاک ہوگئیں یا بعض	660
مشتری کے لیے خیار ہے اور بغرض امتحان مبیع میں تصرف کیا	655	خریدنے کے ارادہ سے نہ لے گیا ہو تو تاوان نہیں	660
گھوڑے پر سوار ہوا مگر پانی پلانے کیلئے یا واپس کرنے کے لیے	655	چیز ہلاک نہیں ہوئی بلکہ اس نے خود ہلاک کی	661
		قرض مانگا اور چیز رہن رکھدی قرض دینے سے پہلے ہی وہ چیز ہلاک ہوگئی	661
زمین میں کاشت کی، مکان میں سکونت کی	656	**خیار رویت کا بیان**	**661**
مبیع میں مشتری کے پاس زیادتی ہوئی	656	مشتری کے لیے خیار رویت ہوتا ہے بائع کے لیے نہیں	662
قبضہ کرنے کے بعد واپسی کے وقت بائع و مشتری میں اختلاف ہوا کہ یہ وہی ہے یا دوسری	656	مجلس عقد میں مبیع موجود ہے مگر دیکھی نہیں خیار حاصل ہے اگرچہ وہ ویسی ہی ہو جیسی بائع نے بتائی	662
مبیع میں جس وصف کی شرط تھی وہ نہیں ہے	657	مشتری نے دیکھنے سے قبل خیار باطل کردیا باطل نہ ہوگا	662
خیارِ تعیین اور اس کے شرائط	657	خیار رویت کے لیے وقت کی تحدید نہیں	663
خیارِ تعیین بائع کے لیے بھی ہوسکتا ہے اور بائع جو دیدے گا مشتری پر اسکا لینا لازم ہے	658	خیار رویت کہاں ثابت ہوتا ہے اور کہاں نہیں	663
		خیار رویت کس تصرف سے ساقط ہوتا ہے اور کس سے نہیں	664
خیارِ تعیین میں مشتری نے دونوں پر قبضہ کیا اس کے احکام	658	خیار رویت میں میراث جاری نہیں	664

www.dawateislami.net

بیع سے پہلے مبیع کو دیکھ چکا ہے تو خیار حاصل ہے یا نہیں	665
بائع کہتا ہے ویسی ہی ہے جیسے دیکھی تھی مشتری کہتا ہے ویسی نہیں تو کس کی بات مانی جائیگی	665
کلیجی خریدی جو ابھی پیٹ چیر کر نکالی نہیں گئی ہے	666
دو کپڑے خریدے دونوں کو دیکھنے کے بعد ایک کے متعلق پسندیدگی کا اظہار کیا	666
دو شخصوں نے ایک چیز خریدی جس کو دونوں نے نہیں دیکھا ہے	666
کئی تھان خریدے ان میں ایک کو دیکھ لیا باقی کو نہیں دیکھا	666
خیار رویت سے بیع کو فسخ کرنے میں قضا و رضا درکار نہیں	666
مشتری نے ایسا تصرف کیا جس سے مبیع میں نقصان پیدا ہو گیا	667
مبیع کو بائع نے مشتری کے پاس یا مشتری نے بائع کے پاس امانت رکھ دیا اور ہلاک ہو گئی	667
مرغی نے موتی نگل لیا اس کی بیع	667
بیع فسخ کرے تو بائع کو خبر کر دینا ضروری ہے	667
مبیع میں کیا چیز دیکھی جائے گی	667
مشتری نے نمونہ دیکھ لیا ہے مگر مبیع کی نسبت کہتا ہے ویسی نہیں	668
سواری کے جانور اور پالنے کے جانور اور ذبح کے جانور میں کیا چیز دیکھی جائے گی	668

کپڑے کو کس طرح دیکھا جائے	668
قالین و دری و دیگر فروش میں کیا چیز دیکھی جائے	669
کھانے کی چیز میں کھانا اور سونگھنے کی چیز میں سونگھنا ضرور ہے	669
عددیات متقاربہ میں بعض کا دیکھنا کافی ہے	669
جو چیزیں زمین کے اندر ہوں وزنی ہوں تو بعض کا دیکھنا کافی ہے اور عددی متفاوت ہوں تو کل کا دیکھنا ضروری ہے	669
شیشی میں تیل دیکھا یا آئینہ میں مبیع کی صورت دیکھی یا مچھلی کو پانی میں دیکھا	670
وکیل بالشرا یا وکیل بالقبض کا دیکھ لینا کافی ہے قاصد کا دیکھنا کافی نہیں	670
مشتری اندھا ہے اس کے لیے بھی خیار ہے اور ٹٹولنا بمنزلہ دیکھنے کے ہے	671
خریدنے کے بعد اندھا انکھیارا ہو گیا یا انکھیارا اندھا ہو گیا	671
بیع مقایضہ میں دونوں کو خیار حاصل ہے	672
خیار عیب کا بیان	**672**
مبیع کا عیب ظاہر نہ کرنا حرام ہے	673
عیب کس کو کہتے ہیں	673
مبیع و ثمن دونوں کا عیب ظاہر کرنا واجب ہے	673
عیب معلوم ہونے پر واپس کر سکتا ہے قیمت میں کمی نہیں کر سکتا	673

www.dawateislami.net

قبل قبضہ عیب پر مطلع ہوتو عقد فسخ کرنے کے لیے نہ قضا کی ضرورت ہے نہ رضا کی اور بعد قبضہ بغیر قضا یا رضا فسخ نہیں کرسکتا	674
بعد قبضہ بائع کی رضامندی سے فسخ ہوا تو ان دونوں کے حق میں فسخ ہے اور ثالث کے حق میں بیع جدید اور قضائے قاضی سے ہو تو سب کے حق میں فسخ ہے	674
خیارِ عیب کی صورت میں مشتری مالک ہوجاتا ہے اور اس میں وراثت بھی جاری ہوتی ہے	674
خیارِ عیب کے شرائط	674
عیب کی صورتیں	675
بھاگنا چوری کرنا پیشاب کرنا عیب ہے	675
کنیز کا ولدالزنا ہونا اور زنا کرنا اور بچہ پیدا ہونا عیب ہے	676
غلام کا دوبار سے زیادہ زنا کرنا عیب ہے	676
غلام کا برے افعال کرانا اور مخنث ہونا عیب ہے	677
لونڈی کا حاملہ ہونا یا شوہر والی ہونا یا غلام کا شادی شدہ ہونا عیب ہے	677
جذام وغیرہ امراض یا خصی ہونا عیب ہے اور بالغ کا ختنہ شدہ نہ ہونا بھی عیب ہے	677
امرد خریدا اور اس نے داڑھی منڈائی ہے یا بال نوچ ڈالے ہیں یہ عیب ہے	678
مونھ یا بغل میں بو ہونا پیڑو پھولا ہونا، لونڈی کا مقام بند ہونا یا اس میں ہڈی یا گوشت پیدا ہوجانا عیب ہے	678
کافر یا بدمذہب ہونا عیب ہے	678
جوان لونڈی کو حیض نہ آنا یا استحاضہ ہونا عیب ہے	678
شراب خواری، جوا کھیلنا، جھوٹ بولنا، چغلی کھانا عیب ہے	679
جانوروں کے بعض عیوب	679
گدھے کا نہ بولنا یا مرغ کا ناوقت بولنا عیب ہے	679
بکری یا قربانی کے جانور کا کان کٹا ہونا عیب ہے	679
جانور کا نجاست کھانا یا مکھی کھانا عیب ہے	679
جانور کے دونوں پاؤں قریب قریب ہونا، گھوڑے کا سرکش ہونا عیب ہے	680
دوسری چیزوں کے عیوب	680
موزہ یا جوتا پاؤں میں نہیں آتا یہ عیب ہے	680
کپڑا انجس ہے یہ بعض صورتوں میں عیب ہے	680
مکان پر لکھا ہوا ہے کہ یہ وقف ہے	680
جس مکان یا زمین کو لوگ منحوس کہتے ہوں واپس کرسکتا ہے	681
گیہوں گھنے یا بُو دار ہوں یہ عیب ہے	681
پھل یا ترکاری کی ٹوکری میں نیچے گھاس بھری ہوئی نکلی یہ عیب ہے	681
مکان کا پرنالہ دوسرے مکان میں گرتا ہے	681
کتاب یا قرآن مجید کی کتابت میں کچھ الفاظ لکھنے سے رہ گئے	681

www.dawateislami.net

موانع رد کیا ہیں اور کس صورت میں نقصان لے سکتا ہے	681	جن عیوب پر طبیب ہی کو اطلاع ہوتی ہے ان میں طبیب کی ضرورت ہے اور جن پر عورتوں ہی کو اطلاع ہوتی ہے ان میں عورت کے بیان سے عیب ثابت ہوگا	686
عیب پر اطلاع ہونے کے بعد مبیع میں مالکانہ تصرف کرنا	681		
جانور کا علاج کرنا، اس پر سوار ہونا	681		
جانور پر واپس کرنے کے لیے سوار ہوا	682	جو عیب ظاہر ہے اور اتنی مدت میں پیدا نہیں ہوسکتا ہے اس میں گواہ یا حلف کی حاجت نہیں	686
بکری خریدی اور عیب پر مطلع ہونے سے قبل یا بعد دودھ دوہا	682		
کنیز سے وطی کی، عیب پر مطلع ہونے سے پہلے یا بعد۔	682	مبیع کے جز پر کسی نے اپنا حق ثابت کیا	686
غلہ خریدا اس میں سے کچھ کھالیا یا بیچ دیا	682	بعد قبضہ مبیع میں اختلاف ہوا یا مقدار مقبوض میں اختلاف ہوا تو قولِ مشتری معتبر ہے	687
کپڑا خرید کر قطع کرایا یا سلوایا	683		
کپڑا خرید کر نابالغ بچہ کے لیے قطع کرایا	683	بائع کہتا ہے کہ یہ وہ عیب نہیں ہے جو میرے یہاں تھا وہ جاتا رہا یہ دوسرا عیب ہے	687
مبیع میں جدید عیب پیدا ہوگیا	683		
واپسی کی مزدوری مشتری کے ذمہ ہے	683	دو چیزیں ایک عقد میں خریدی ہیں ایک میں عیب نکلا	687
جانور کو ذبح کر دیا اب معلوم ہوا کہ اس کی آنتیں خراب ہوگئی تھیں	683	مبیع میں نیا عیب پیدا ہوگیا تھا مگر جاتا رہا تو پرانے عیب کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے	687
مبیع میں زیادتی کر دی	684	غلام نے جرم کیا تھا جس کی وجہ سے قتل کیا گیا یا اِس کا ہاتھ کاٹا گیا	688
انڈا گندہ نکلا یا خربزہ، تربز، بادام، اخروٹ خراب نکلے	684		
غلہ خریدا جس میں خاک ملی ہوئی ہے	684	بائع نے عیب سے براءت کر لی ہے تو واپسی نہیں ہوسکتی	688
غلہ کا وزن خاک اُڑ جانے یا خشک ہو جانے سے کم ہوگیا	685	مشتری نے خریدار سے کہا کہ اس میں عیب نہیں ہے پھر عیب پر مطلع ہوا تو واپس کر سکتا ہے یا نہیں	688
مشتری نے بیع کر دی پھر مشتری ثانی نے عیب کی وجہ سے واپس کر دی	685	جانور میں زیادہ دودھ بتایا تھا اور نکلا کم	688
مشتری اول نے اپنی رضامندی سے چیز واپس کر لی	685	مبیع کو واپس کرنا چاہا اور کم داموں میں مصالحت ہوگئی یا بائع نے واپس کرنے سے انکار کیا مشتری	
مشتری نے عیب کا دعویٰ کیا تو ادائے ثمن پر مجبور نہیں	685		

www.dawateislami.net

نے اوسے اس لئے کچھ دیا کہ واپس کرلے	688
وکیل نے عیب دیکھ کر رضامندی ظاہر کی	689
ایک چیز خریدی اوس کی بیع کا کسی کو وکیل کیا پھر عیب پر مطلع ہوا	689
نقصان لینے کا کیا مطلب ہے	689
جانور واپس کرنے جارہا تھا راستہ میں مرگیا	689
گابھن گائے، بیل کے بدلے میں خریدی، گائے کے بچہ پیدا ہونے کے بعد بیل میں عیب معلوم ہوا	690
زمین خرید کر مسجد بنائی یا وقف کی پھر عیب پر مطلع ہوا	690
کپڑا خرید کر مردہ کا کفن کیا	690
درخت خریدا تھا کہ اس کی لکڑی کی چیزیں بنائے گا اور جلانے کے سوا دوسرے کام کے لائق لکڑی نہیں نکلی	690
جس چیز کا نرخ مشہور ہے بائع نے اس سے کم دی	690
غبن فاحش اور غبن یسیر کا فرق اور اس کے احکام	691
بائع کو دھوکا دے کر کم داموں میں مکان خریدا اور شفیع نے شفعہ کرکے لے لیا تو شفیع سے بائع کوئی مطالبہ نہیں کرسکتا	691
غبن فاحش کے ساتھ چیز خریدی اور کچھ خرچ کرنے کے بعد علم ہوا	691
ایک شخص نے لوگوں سے کہا کہ یہ میرا غلام یا لڑکا ہے، اس سے خرید و فروخت کرو بعد کو معلوم ہوا کہ اس نے دھوکا دیا ہے تو لوگ اپنے مطالبے اس سے وصول کرسکتے ہیں	691
بیع فاسد کا بیان اور اس کے متعلق حدیثیں	**692**
پچھنے لگانے کی اجرت مکروہ ہے	692
سود دینے والے لینے والے اور گودنے والی اور گودوانے والی اور مصور پر لعنت	692
مردار جانور کی چربی استعمال کرنے سے ممانعت	692
بچے ہوئے پانی سے لوگوں کو منع نہ کرے	693
مزابنہ کی ممانعت اور اس کی تفسیر	693
پھل اور زراعت کی بیع	694
بیع ملامسہ ومنابذہ سے ممانعت اور انکی تفسیر	694
بیع الحصاۃ وبیع غرر کی ممانعت	694
استثنائے مجہول کی ممانعت	694
بیعانہ سے ممانعت	695
بیع میں اکراہ کی ممانعت	695
جو چیز مِلک میں نہ ہو اس کی بیع ممنوع ہے	695
ایک بیع میں دو بیع سے ممانعت	695
بیع میں قرض کی شرط سے ممانعت	695
بیع باطل وفاسد کی تعریف اور فرق	696
مال کی تعریف	696
تھوڑی سی مٹی یا گیہوں کے ایک دانہ کی بیع باطل ہے	696
انسان کے پاخانہ پیشاب کی بیع باطل ہے	696
اوپلے کا خریدنا بیچنا استعمال میں لانا جائز ہے	697
مردار کس کو کہتے ہیں	697

www.dawateislami.net

معدوم کی بیع باطل ہے	697
چھپی ہوئی چیز کی بیع	697
کھجور میں گٹھلی، روئی میں بنولے، تھن میں دودھ کی بیع	698
کوئیں اور نہر کے پانی کی بیع	698
مینھ کا پانی جمع کرنے کے بعد بیع کر سکتا ہے	698
بھشتی سے پانی کی مشک خریدنا	698
مبیع میں کچھ موجود ہے کچھ معدوم، یہ بھی باطل ہے	698
حمل یا نطفہ کی بیع	699
اشارہ اور نام دونوں ہوں تو کس کا اعتبار ہے	699
یاقوت کہا اور شیشہ نکلا	699
دو چیزوں کو بیع میں جمع کیا ان میں ایک قابل بیع نہ ہو	699
مکان مشترک کو ایک شریک نے دوسرے کے ہاتھ بیع کیا	700
زمین یا مکان مشترک میں سے ایک نے معین ٹکڑا بیع کیا	700
مُسلَّم گاؤں بیع کیا جس میں مسجد وقبرستان بھی ہے	700
انسان کے بال کی بیع درست نہیں	700
موئے مبارک لے کر ہدیہ پیش کرنا اور موئے مبارک سے برکت حاصل کرنا	700
جو چیز مِلک میں نہ ہو اس کی بیع باطل ہے	700
بیع باطل کا حکم	701
بیع میں شرط	701
غلام کو اس شرط پر بیع کیا کہ مشتری آزاد کر دے گا	702
غلام کو ایسے کے ہاتھ بیچا جس کی نسبت معلوم ہے کہ آزاد کر دے گا	702
غلام بیچا اور شرط یہ کی کہ ایک ماہ بائع کی خدمت کریگا یا مکان بیچا اور ایک ماہ سکونت کی شرط کی یا مشتری بائع کو قرض دے	702
بیع میں ثمن مذکورہ نہ ہوا	702
جو مچھلی تالاب یا دریا میں ہے اس کی بیع اور جو شکار ابھی قبضہ میں نہیں آیا ہے اس کی بیع	703
مچھلی کو شکار کر کے گڑھے میں ڈال دیا اور شکار کب مِلک میں آتا ہے؟	703
شکاری جانور کے انڈے، بچہ کا حکم	704
مکان کے اندر شکار چلا آیا اس کا مالک کون ہے؟	704
مکان کی محاذات میں شکار ہو یا اس کے درخت پر ہو تو یہ مالک نہیں، پکڑنے والا مالک ہے	704
روپے، پیسے یا شادی میں شکر، چھوہارے لٹائے گئے اور اسکے دامن میں گرے	704
اس کی زمین میں شہد کی مکھیوں نے مہار لگائی تو یہی مالک ہے	704
تالابوں، جھیلوں کا مچھلیوں کے شکار کے لئے ٹھیکہ دینا ناجائز ہے	704
پرند جو ہوا میں اڑ رہا ہے اس کی بیع	704

www.dawateislami.net

بیع فاسد کی دیگر صورتیں	705
اس مرتبہ کے جال میں جو مچھلیاں آئیں گی یا اس غوطہ میں جو موتی نکلے گا اس کی بیع	705
دو کپڑوں میں سے ایک یا دو غلاموں میں ایک کو بیچنا	705
چراگاہ کی گھاس کا بیچنا اور چراگاہ کا ٹھیکہ دینا	705
کچی کھیتی کی بیع کی تین صورتیں ہیں	706
نمایاں ہونے سے قبل پھل کی بیع	706
ریشم کے کیڑے اور ان کے انڈوں کی بیع	706
ریشم کے کیڑوں میں شرکت	706
جانور کو بٹائی پر دینا یا زمین کو پیڑ لگانے کے لئے دینا	706
بھاگے ہوئے غلام کی بیع	707
غاصب کے ہاتھ مغصوب کی بیع صحیح ہے	707
خنزیر کے بال یا کسی جز کی بیع باطل ہے، مردار کے چمڑے کی بیع دباغت سے قبل باطل ہے	707
ناپاک تیل کی بیع اور اس کا استعمال اور ناپاک دوا کا استعمال	707
مردار کی چربی کا بیچنا اور اس کا استعمال کرنا	708
مردار کے بال، پٹھا ہڈی وغیرہ کا حکم اور ہاتھی کے دانت اور ہڈی کا حکم	708
جس چیز کو بیچا قبل وصولِ ثمن اس کو کم دام میں خریدنے کی صورتیں	708
من بھر گیہوں قرض لیے پھر قرضدار نے قرض خواہ سے پانچ روپے میں خرید لیے	709
روپے قرض لئے پھر ان کو اشرفی کے بدلے میں خریدا	709
مشتری نے مبیع کو بیع کر دیا پھر بیع کے فسخ ہونے کے بعد بائع نے اس سے خریدا	709
مشتری نے ہبہ کر کے واپس لیا پھر بائع نے خریدا	709
مشتری نے مبیع کے ساتھ دوسری چیز ملا کر دونوں کو بائع کے ہاتھ بیچا	709
تیل بیچا اور یہ ٹھہرا کہ برتن سمیت تولا جائے گا	710
برتن سمیت تولا گیا، مشتری برتن لایا مگر بائع کہتا ہے یہ میرا برتن نہیں	710
راستہ کی بیع وہبہ	710
مکان کی بیع میں راستہ کا حقِ مرور تبعاً داخل ہے	711
مکان یا کھیت کی نالی کا بیچنا	711
ایک کے ہاتھ بیچ کر دوسرے کے ہاتھ بیچنا	711
مبیع یا ثمن مجہول ہو تو بیع فاسد ہے	711
ادائے ثمن کے لئے کبھی مدت مقرر ہوتی ہے کبھی نہیں مدت مجہول ہو تو بیع فاسد ہے	712
بیع کے بعد نامعلوم اوقات کو مدت مقرر کیا	712
بیع فاسد کے احکام	713
بیع فاسد سے ملک خبیث ہوتی ہے لہٰذا اس میں مِلک وعدمِ مِلک دونوں کے احکام پائے جاتے ہیں	713
بیع فاسد کو فسخ کرنا دونوں پر لازم ہے	714

www.dawateislami.net

اکراہ کے ساتھ بیع ہوئی تو مُکرِہ پر فسخ کرنا واجب ہے	714
بیع فاسد میں بلا اجازتِ بائع قبضہ کیا مالک نہ ہوا	714
اِس کے فسخ میں قضا و رضا کی ضرورت نہیں اور خود فسخ نہ کریں تو قاضی فسخ کردے	714
مشتری مبیع کو بائع کے پاس چھوڑ گیا بری الذمہ ہوگیا اور بائع کے انکار کے بعد واپس لیجانا جائز نہیں	715
بیع فاسد میں ہبہ، صدقہ، ودِیعت وغیرہا کے ذریعہ سے مبیع بائع کے پاس پہنچ گئی بیع کا متارکہ ہوگیا	715
قاعدہ کلیہ، جس وجہ سے کسی چیز کا استحقاق ہے اگر دوسری وجہ سے حاصل ہوئی تو کیا حکم ہے؟	715
موانع فسخ یہ ہیں	715
اِکراہ کے ساتھ بیع ہوئی، مشتری نے قبضہ کرکے تصرفات کئے اب بھی فسخ کا حکم باقی ہے	716
مبیع کو کرایہ پر دیا یا لونڈی کا نکاح کردیا، بیع فسخ کرسکتے ہیں	716
جس وجہ سے فسخ ممتنع ہوگیا تھا وہ جاتی رہی تو کیا حکم ہے؟	716
بائع یا مشتری مرگیا جب بھی حکمِ فسخ باقی ہے	716
بیع فسخ ہوگئی تو جب تک بائع ثمن واپس نہ کرے مبیع واپس نہیں لے سکتا	716
قبل واپسی ثمن بائع مرگیا جب بھی مبیع کا حق دار مشتری ہے	717
زیادت متصلہ غیر متولدہ مانع فسخ ہے	717
مبیع یا زیادت ہلاک ہوجائے تو کیا حکم ہے؟	717
مبیع میں نقصان پیدا ہوگیا	717
بیع فاسد میں مبیع یا ثمن سے نفع حاصل کیا وہ کیسا ہے؟	718
مدعی نے دعویٰ کیا مدعیٰ علیہ نے چیز دیدی اور مدعی نے اس سے نفع حاصل کیا اب معلوم ہوا کہ دعویٰ غلط تھا	719
حرام مال کو کیا کرے؟	719
مشتری پر یہ لازم نہیں کہ بائع سے دریافت کرے کہ یہ مال حرام ہے یا حلال؟	719
مکان خریدا جس کی کڑیوں میں روپے نکلے	719
بیع مکروہ کا بیان	**720**
بیع مکروہ بھی ممنوع ہے اِس میں اور بیع فاسد میں فرق	722
اذانِ جمعہ سے ختمِ نماز تک بیع منع ہے	723
نجش مکروہ ہے یعنی قیمت بڑھانا اور خریداری کا ارادہ نہ ہو۔ نکاح و اجارہ میں بھی اس کی ممانعت ہے	723
ایک شخص کے دام چکانے کے بعد دوسرے کو دام کرنا منع ہے۔ نکاح و اجارہ میں بھی یہ ممنوع ہے	723
تلقی جلب منع ہے	724
شہری آدمی دیہاتی کے لئے بیع کرے مکروہ ہے	724
احتکار یعنی غلہ روکنا منع ہے	725
غلہ کا نرخ مقرر کرنا منع ہے	725
دو مملوک جو ذی رحم محرم ہوں ان میں تفریق جائز نہیں	725

www.dawateislami.net

ان میں سے ایک کو آزاد کرنا یا مکاتب بنانا یا ام ولد بنانا منع نہیں	725
ان میں سے ایک کو کسی نے دعویٰ کر کے لے لیا یا دَین میں بِک گیا یہ منع نہیں	725
راستہ پر دکان لگانے والے کا حکم	726
بیع فضولی کا بیان	**726**
فضولی نے جو عقد کیا اگر بوقت عقد کوئی مجیز ہو تو منعقد ہو جاتا ہے اور اِجازت پر موقوف ہوتا ہے	726
نابالغہ سمجھ وال لڑکی نے نکاح کیا اس کا کوئی ولی نہ ہو تو اجازت قاضی پر موقوف ہے اور قاضی بھی نہ ہو تو نکاح منعقد نہیں	727
نابالغ عاقل غیر ماذون نے بیع و شرا کیا تو اجازت ولی پر موقوف ہے	727
نابالغ نے طلاق دی یا آزاد کیا یا ہبہ یا صدقہ کیا یہ تصرفات باطل ہیں	727
فضولی نے کسی کی چیز بیع کی تو اجازتِ مالک پر موقوف ہے	727
بیع فضولی کو جائز کرنے کی شرطیں	727
بیع فضولی میں اگر کسی طرف نقد نہ ہو تو بیع لازم ہے	727
مالک نے اجازت دیدی تو ثمن فضولی کے ہاتھ میں امانت ہے	728
مشتری نے فضولی کے ہاتھ میں ثمن دیا اور اجازت سے قبل ہلاک ہو گیا	728
اِجازت سے پہلے فضولی بیع کو فسخ کر سکتا ہے اور نکاح کو نہیں	728
اِجازت سے پہلے مالک مر گیا تو بیع باطل ہو گئی	728
ایک شخص نے دوسرے کے لئے چیز خریدی تو اس کی اجازت پر موقوف نہیں	728
فضولی نے دوسرے کے لئے چیز خریدی اور عقد میں اس کا نام لیا	728
فضولی نے بیع کی، مالک کو خبر ہوئی اس نے کہا اگر اتنے میں بیع کی ہے اجازت ہے اتنے ہی میں یا زیادہ میں بیع کی ہے اجازت ہے ورنہ نہیں	729
کپڑا رنگ دینے کے بعد اجازت ہو سکتی ہے اور قطع کر کے سی لیا تو اجازت نہیں ہو سکتی	729
دو فضولیوں نے دو شخصوں کے ہاتھ بیع کی	729
غاصب نے مغصوب کو بیع کیا اجازت پر موقوف ہے	729
غاصب نے بیع کرنے کے بعد تاوان دے دیا بیع جائز ہو گئی	729
غاصب نے صدقہ کر دیا اس کے بعد مالک سے خریدی	729
ثمن لے لینا یا ثمن طلب کرنا اجازت ہے	730
اجازت کے الفاظ	730
ایک چیز کے دو مالک ہیں ایک نے جائز کی دوسرے نے نہیں	730
مالک نے بغیر مقدار ثمن معلوم کئے اجازت دے دی ثمن معلوم کرنے کے بعد رد نہیں کر سکتا	730
فضولی نے کسی کا غلام بیچ ڈالا پھر مشتری نے آزاد کر دیا یا بیع کر دیا اس کے بعد اجازت دی آزاد کرنا صحیح ہے، بیع صحیح نہیں	730

www.dawateislami.net

دوسرے کا مکان بیچ دیا اور مشتری کو قبضہ دے دیا	730
بائع غصب کا اقرار کرتا ہے اور مشتری انکار کرتا ہے	
مالک کے سامنے بیع کی اس نے سکوت کیا یہ اجازت نہیں	731
دوسرے کی چیز اپنے نابالغ لڑکے یا غلام کے ہاتھ بیچ دی	731
شریک نے نصف کی بیع کی تو اس کا حصہ مراد ہے اور فضولی نے بیع کی تو مطلقاً نصف مراد ہے	731
کیلی یا وزنی چیزوں میں دو شخص شریک ہیں شریک کے ہاتھ بیع بہر حال جائز ہے اور اجنبی کے ہاتھ بعض صورتوں میں جائز ہے	731
صبی محجور یا غلام محجور یا بوہرے کی بیع	731
مرہون یا مستاجر کی بیع	731
کرایہ دار کے ہاتھ بیع اجازت پر موقوف نہیں	732
جو چیز کرایہ پر ہے مشتری نے دانستہ خریدی تو جب تک مدت اجارہ پوری نہ ہو قبضہ کا مطالبہ نہیں کرسکتا	732
کاشت کار کو ایک مدت کے لئے کھیت دیا ہے اندرون مدت بیع اس کی اجازت پر موقوف ہے	732
مکان بیچ دیا کرایہ دار راضی نہیں مگر اس نے کرایہ بڑھا دیا، بیع صحیح ہوگئی	732
کرایہ کی چیز کسی کے ہاتھ بیچی پھر کرایہ دار کے ہاتھ بیع کی پہلی باطل ہوگئی دوسری صحیح ہوگئی	733
کرایہ دار کا یہ کہنا کہ جب تک جو کرایہ دے چکا ہوں وصول نہ ہوجائے مجھے مکان چھوڑ دو، یہ اجازت ہے	733
راہن نے بغیر اجازت دو شخصوں کے ہاتھ بیع کی مرتہن جس کو جائز کردے جائز ہے	733
مبیع پر جو قیمت لکھی ہوئی ہے اس سے یا بیجک پر خریدنا	733
جتنے میں فلاں نے خریدی یا بیچی ہے میں نے بھی بیچی	733
اقالہ کا بیان	**734**
اقالہ کی تعریف اور اس کے الفاظ	734
دوسرے کا قبول کرنا اور قبول کا اسی مجلس میں ہونا ضروری ہے	734
دلال نے چیز بیچ دی مالک نے کہا اتنے میں نہیں دوں گا دلال نے مشتری سے کہا اس نے کہا میں بھی لینا نہیں چاہتا اقالہ نہ ہوا	734
گھوڑا واپس کرنے آیا بائع نہیں ملا اصطبل میں باندھ گیا بائع نے علاج وغیرہ کیا اقالہ نہ ہوا	735
اقالہ کے شرائط	735
اقالہ کے وقت مبیع موجود تھی واپسی سے پہلے ہلاک ہوگئی، اقالہ باطل	735
اقالہ اسی ثمن پر ہوگا کم وبیش کی شرط باطل ہے مگر مبیع میں نقصان ہوگیا ہے تو کمی ہوسکتی ہے	735
اقالہ میں دوسری جنس کا ثمن مذکور ہوا جب بھی پہلے ہی ثمن پر اقالہ ہوگا	735
مبیع میں نقصان کی وجہ سے ثمن سے کم پر اقالہ ہوا پھر نقصان جاتا رہا کمی واپس لے گا	736

www.dawateislami.net

تازہ صابون بیچا تھا خشک ہونے کے بعد اقالہ ہوا	736
کھیت مع زراعت بیچا تھا زراعت کاٹنے کے بعد اقالہ ہوا	736
مبیع باقی ہے یا کم ہوگئی اس سے مراد وہ چیز ہے جس کی قصداً بیع ہوئی	736
عاقدین کے حق میں اقالہ فسخ بیع ہے اور دوسروں کے حق میں بیع جدید	736
کپڑا واپس کرنے کو کہا بائع نے فوراً اسے کاٹ دیا اقالہ ہوگیا	736
مبیع میں کچھ باقی ہے کچھ خرچ ہوگئی باقی میں اقالہ ہوسکتا ہے	736
بیع مقایضہ میں ایک کا باقی رہنا کافی ہے	736
غلام ماذون اور وصی اور متولی نے گراں بیچی ہے یا ارزاں خریدی ہے ان کو اقالہ کا حق نہیں	737
وکیل بالشراء اقالہ نہیں کرسکتا وکیل بالبیع کرسکتا ہے	737
بائع نے مشتری کو دھوکا دیا ہے تو اقالہ کی ضرورت نہیں تنہا مشتری فسخ کرسکتا ہے	737
زیادت متصلہ مانع اقالہ ہے	737
شرط فاسد سے اقالہ فاسد نہیں ہوتا، بعد اقالہ قبل قبضہ مبیع کو بیچنا	737
اقالہ حق ثالث میں بیع جدید ہے اس کی تفریعات	737
کنیز پر مشتری نے قبضہ کیا پھر اقالہ ہوا، بائع پر استبراء واجب ہے	738
اقالہ کا اقالہ ہوسکتا ہے اور اب بیع لوٹ آئے گی	738
مرابحہ و تولیہ کا بیان	**738**
ان کے جواز کی دلیل	739

مرابحہ وتولیہ کی تعریف، جو چیز بغیر بیع کے ہاتھ آئی اس کے مرابحہ وتولیہ کی صورت	739
روپیہ اور اشرفی میں مرابحہ نہیں ہوسکتا	739
مرابحہ وتولیہ کی شرط	739
مرابحہ میں جو نفع قرار پایا ہے اس کا معلوم ہونا ضروری ہے	740
ثمن سے مراد وہ ہے جو طے پایا ہے نہ وہ جس کو مشتری نے دیا	740
دہ، یازدہ یا آنہ دو آنہ کے نفع پر بیع کرنا	740
دوسری جگہ کے سکوں سے قیمت قرار پائی	740
کون سے مصارف کا راس المال پر اضافہ ہوگا	741
کیا چیز اضافہ ہوگی اور کیا نہیں اس کا قاعدہ کلیہ	742
مرابحہ یا تولیہ میں مشتری کو معلوم ہوا کہ بائع نے خیانت کی ہے	742
خریدنے کے بعد مرابحہ کیا پھر خریدی اور مرابحہ کرنا چاہتا ہے	743
ایک چیز خرید کر دوسری جنس ثمن کے ساتھ بیچی پھر خرید کر مرابحہ کرنا چاہتا ہے	743
صلح کے طور پر جو چیز حاصل ہوئی اس میں مرابحہ نہیں ہوسکتا	743
چند چیزیں ایک عقد میں خریدیں ان میں ایک کا مرابحہ کرنا چاہتا ہے	743
جو بیع غلام اور آقا یا اصول وفروع یا زن وشو کے مابین ہوئی اس میں مرابحہ	744

www.dawateislami.net

شریک سے چیز خریدی اس کا مرابحہ کرنا چاہتا ہے	744
رب المال نے مضارب سے خریدی اور مرابحہ چاہتا ہے	744
مبیع میں عیب معلوم ہوا یا مرابحۃً خریدی تھی اور بائع کی خیانت پر مطلع ہوا، اس کا مرابحہ چاہتا ہے	745
مبیع میں عیب پیدا ہو گیا اس کا بیان کرنا ضروری ہے یا نہیں	745
گراں خریدی ہے یا مبیع سے نفع اٹھایا ہے اس کا بیان کرنا	746
اودھار خریدی اور مرابحہ کرنا چاہتا ہے تو ظاہر کرنا ضرور ہے	746
یہ کہا کہ جتنے میں خریدی ہے اتنے میں تولیہ کیا اور ثمن ظاہر نہ کیا	746
ثمن میں سے بائع نے کچھ کم کر دیا ہے اب مرابحہ چاہتا ہے	746
نصف نصف کر کے دو مرتبہ میں چیز خریدی	746
مبیع و ثمن میں تصرف کا بیان	**747**
جائداد غیر منقولہ کو قبل قبضہ بیع کر سکتے ہیں	747
منقول کی بیع قبل قبضہ ناجائز ہے	747
مبیع میں مشتری کے قبضہ سے پہلے بائع نے تصرف کیا	747
مشتری نے بائع سے کہا فلاں کے پاس رکھ دو ثمن دے کر وصول کرلوں گا	748
بائع نے قبل قبضہ مشتری دوسرے کے ہاتھ بیچ دی	748
ناپ تول عدد سے کوئی چیز خریدی جائے تو جب تک ناپ تول نہ لی جائے شمار نہ کرلے تصرف ناجائز ہے	748
بیع کے بعد یا قبل، مشتری کے سامنے ناپا تولا	749
تھان خریدا ناپنے سے قبل تصرف کر سکتا ہے	749
ثمن میں قبل قبضہ تصرف جائز ہے اور ثمن حاضر و غائب کا فرق	749
ثمن کبھی معین ہوتا ہے اور کبھی نہیں	749
ثمن کے سوا دیگر دیون میں قبضہ سے قبل تصرف کرنا	750
بدلِ صرف اور بدلِ سلم میں تصرف	750
مبیع و ثمن میں کمی بیشی	750
ثمن یا مبیع میں اضافہ کرنے کے شرائط	750
ثمن میں بائع کمی کرے اسکے لیے بقاءِ مبیع شرط نہیں	751
کمی زیادتی جو کچھ ہوا اصل عقد سے ملحق ہے	751
کمی بیشی کو اصل عقد میں شمار کرنے پر کیا اثرات مرتب ہونگے	751
ثمن میں غیر نقود کو اضافہ کیا	752
دَین کی تاجیل	752
دَین کی میعاد معلوم ہو اگر مجہول ہو تو زیادہ جہالت نہ ہو	752
میعاد دَین کو شرط پر معلق کر سکتے ہیں	753
بعض وہ دَین ہیں جن میں میعاد مقرر کرنا صحیح نہیں	753
بعض صورتوں میں قرض میں بھی میعاد صحیح ہے	753
قرض کا بیان	**754**
قرض دار کا ہدیہ قبول کرنا ناجائز ہے	754
مثلی چیز قرض دے سکتے ہیں	755
قرض کا حکم	756
ناپ، تول، گنتی سے قرض	756
پیسے قرض لئے اور چلن جاتا رہا	757
قرض لینے کے بعد وہ چیز مہنگی یا سستی ہوگئی	757

www.dawateislami.net

ایک شہر میں قرض لیا، قرض خواہ دوسرے شہر میں وصول کرنا چاہتا ہے	757	تنگ دست کو مہلت دینے یا معاف کرنے کی فضیلت اور دَین نہ ادا کرنے کی مذمت	762
میوے قرض لئے اور اَدا سے پہلے میوے ختم ہوگئے	757	**سود کا بیان**	**765**
قرض پر قبضہ کرنے سے مالک ہوجاتا ہے	758	سود کی برائی کے متعلق آیات واحادیث	765
قرض کی چیز بیع کرنا	758	سود حرام ہے اس کا منکر کافر اور حرام سمجھ کر لینے والا فاسق	768
غلام ومکاتب ونابالغ اور بوہرا یہ سب قرض نہیں دے سکتے	758	سود کی تعریف اور اس کی صورتیں	769
بچہ اور مجنون اور بوہرے کو قرض دینا	758	جنس کا اتحاد واختلاف	769
مستقرض نے مقرض سے کہا روپیہ پھینک دو	759	قدر وجنس دونوں ہوں یا ایک ہو یا کوئی نہ ہو اِن کے احکام	769
قرض میں شرطیں بیکار ہیں	759	کیا چیز کیلی ہے اور کیا وزنی؟	770
قرض مانگنے والوں نے اپنے میں سے ایک کے لئے کہہ دیا کہ اسے دے دینا	759	تلوار کو لوہے کی چیز سے بیچنا	770
		برتن جو عدد سے بکتے ہوں ان میں تبادلہ درست ہے	770
قرض میں زیادہ لینے کی شرط سود ہے	759	منصوصات میں کس وقت عرف کا اِعتبار نہیں	770
قرض لینے والے نے دینے والے کو ہدیہ کیا یا دعوت کی اس کا کیا حکم ہے؟	759	وزنی چیز کو ماپ سے برابر کرنا یا کیلی کو وزن سے برابر کرنا بیکار ہے	770
دَین جیسا تھا اس سے بہتر یا کمتر یا دوسری جنس سے قبل میعاد اَدا کرنا	760	یتیم اور وقف کے مال میں جودت کا اعتبار ہے	771
		سونے چاندی کے علاوہ وزنی چیزوں میں سلم درست ہے	771
قرض دار کی چیز اسی جنس کی مل جائے تو بغیر رضا مندی وصول کرسکتا ہے	760	نصف صاع سے کم میں اور عددی چیزوں میں کمی بیشی جائز ہے	771
قرض دار نے مقرض کو کوئی چیز عاریت دی	760	جن کا کیلی ہونا منصوص ہے ان میں وزن کے ساتھ سلم جائز ہے	771
دوسرے کی معرفت قرض منگوانے کی صورتیں	761	گوشت کے بدلے میں جانور کی بیع جائز ہے	772
بعض صورت میں قرض عاریت ہے	761	سوتی کپڑے کو سوت اور سوت کو روئی کے بدلے میں ریشم اور اون کے عوض ان کے کپڑے بیچنا جائز ہے	772
نوٹ یا اشرفی دی کہ اس میں سے قرض کے روپے لے لو اور ضائع ہوگئے	761	ترپھل کو خشک کے بدلے میں برابری کے ساتھ بیچنا جائز ہے	772

www.dawateislami.net

ترگیہوں کوخشک کے بدلے میں بیچنا	773
مختلف قسم کے گوشت میں کمی بیشی جائز ہے	773
مختلف قسم کے دودھ اور سرکہ اور چربی اور چکی اور بال اوراون کی بیع	773
پرند اور مرغی ومرغابی کے گوشت میں کمی بیشی ہوسکتی ہے	773
تل کے تیل اور روغن گل وروغن چمیلی وروغن زیتون کی بیع	773
دودھ کو پنیر یا کھوئے کے بدلے میں بیچنا جائز ہے	773
آٹے اور ستو کی آپس میں بیع	773
تِل اور سرسوں کو تیل کے بدلے میں بیچنا اور سونار کی راکھ کی بیع	774
جہاں برابری شرط ہے وہاں وقتِ عقد اس کا علم ضروری ہے	774
غلہ کی بیع میں تقابضِ بدلین شرط نہیں جبکہ معین ہوں	775
مولیٰ اور غلام کے مابین اور شرکت مفاوَضہ وشرکت عِنان والوں کے مابین سود نہیں	775
مسلم وحربی کے مابین سود نہیں ہوتا ان کے اموال بدعہدی کے علاوہ جس طرح حاصل کرے جائز ہے	775
عقد فاسد کے ذریعہ سے کافر حربی کا مال حاصل کرنا جائز ہے	775
ہندوستان کے کفار سے عقد فاسد کے ذریعہ مال حاصل کرنا جائز ہے	776
سود سے بچنے کی صورتیں	776
جواز حیلہ کے دلائل	777
علمانے جواز کی یہ صورتیں بیان کی ہیں	778
بیع عِینَہ کی صورت اور اس کا جواز	779
حقوق کا بیان	**779**
نیچے کی منزل بیع کی اس میں بالاخانہ داخل ہے یا نہیں؟	779
مکان کی بیع میں کیا چیزیں داخل ہیں؟	780
راستہ اور پانی کی نالی کب داخل ہوگی؟	780
مکان کا راستہ بند کر کے دوسرا راستہ نکالا وہ پہلا راستہ بیع میں داخل نہیں	780
مکان کا راستہ دوسرے مکان میں ہے یہ لوگ مشتری کو آنے سے روکتے ہیں تو واپس کرسکتا ہے اور اس پر دوسرے مکان کی کڑیاں ہوں تو کیا حکم ہے؟	780
ایک مکان کی چھت کا پانی دوسرے کی چھت پر سے گزرتا ہے یا ایک باغ میں سے دوسرے باغ کا راستہ ہے تو کیا حکم ہے؟	781
مکان یا کھیت اجارہ پر لیا تو راستہ اور نالی داخل ہیں، وقف ورہن کا بھی یہی حکم ہے	781
مکان کا اقرار یا وصیت بیع کے حکم میں ہے	781
مکان کی تقسیم ہوئی ایک کی نالی دوسرے میں پڑی	781
استحقاق کا بیان	**781**
استحقاق مُبْطِل وناقل اور دونوں کی مثالیں	782
استحقاق ناقل کا حکم	782
محض فیصلہ سے بیع فسخ نہیں ہوتی	782
کبھی فیصلہ سب کے مقابل میں ہوتا ہے اور کبھی صرف قابض کے مقابل میں	782
بعض صورتوں میں مشتری کے مقابل جو فیصلہ ہوا وہ اس کے مقابل نہ ہوگا جس سے اس نے خریدا ہے	783

www.dawateislami.net

جب چیز مستحق نے لے لی تو مشتری بائع سے ثمن واپس لینے کا حق دار ہو گیا	783
مشتری و بائع کے مابین ثمن سے کم مقدار پر صلح ہو گئی تو بائع اپنے بائع سے پورا ثمن لے گا اور مشتری نے ثمن معاف کر دیا تو کیا حکم ہے؟	784
استحقاق مُبطِل کا حکم	784
حریت اصلیہ کا فیصلہ ہونے کے بعد کوئی شخص اس کے غلام ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا، عتق اور اِس کے توابع کا بھی یہی حکم ہے	784
مِلک مورخ میں تاریخ سے قبل عتق ثابت ہو گیا تو اس تاریخ کے بعد سے ملک کا دعویٰ نہیں ہو سکتا، اس سے قبل کا دعویٰ ہو سکتا ہے، وقف کا حکم تمام لوگوں کے مقابل نہیں ہوتا	785
مشتری اس وقت بائع سے ثمن واپس لے سکتا ہے جب مستحق نے گواہوں سے مِلک ثابت کی ہو	785
مشتری نے مِلک مستحق کا اِقرار کر لیا اس کے بعد گواہوں سے مِلک مستحق ثابت کرنا چاہتا ہے یہ گواہ نامسموع ہیں	786
بائع سے ثمن اس وقت واپس لے سکتا ہے جب مستحق نے اس چیز کا دعویٰ کیا جو بائع کے یہاں تھی اور اگر چیز بدل گئی تو واپس نہیں لے سکتا	786
مشتری نے کہہ دیا ہے کہ استحقاق ہوگا تو ثمن واپس نہ لوں گا، جب بھی واپس لے سکتا ہے	786
بائع مر گیا اور وارث کوئی نہیں تو قاضی وصی مقرر کرے گا	787
وکیل بالبیع سے خریدا ہے تو وکیل سے ثمن واپس لے سکتا ہے	787
قاضی کے حکم سے قبل مستحق کے پاس چیز پہنچ گئی تو مشتری واپس لے سکتا ہے یا وہ اپنی ہونا ثابت کرے	787
مشتری کے یہاں جانور کے بچہ پیدا ہوا یا مبیع میں زیادتی ہوئی تو مستحق بچہ یا زوائد کو کب لے سکتا ہے؟	787
دعوے میں تناقض کہاں معتبر ہے کہاں نہیں؟	788
تناقض معتبر ہونے کے شرائط	788
لونڈی کو منکوحہ بتایا پھر ملک کا دعویٰ کیا یہ تناقض ہے	788
پہلے ایک شخص کی ملک بتائی پھر دوسرے کی، یہ تناقض ہے	789
تناقض کی چند مثالیں	789
تناقض وہاں معتبر ہے جہاں سبب ظاہر ہو اور سبب مخفی ہو تو تناقض مانع دعویٰ نہیں اور اس کی مثالیں	789
نسب وطلاق وحریت میں تناقض مضر نہیں اور ان کی مثالیں	789
غلام نے خریدار سے کہا مجھے خرید لو میں فلاں کا غلام ہوں، اس کو خرید لیا پھر معلوم ہوا کہ وہ آزاد ہے	790
مرتہن سے کہا رہن رکھ لو میں فلاں کا غلام ہوں بعد میں ثابت ہوا کہ آزاد ہے یا اجنبی نے کہا اسے خرید لو یہ غلام ہے اور نکلا آزاد	791
جائداد غیر منقولہ بیع کر دی پھر دعویٰ کیا کہ وقف ہے	791
مشتری نے ابھی قبضہ نہیں کیا ہے اور استحقاق کا دعویٰ ہوا	791

www.dawateislami.net

ملک مورخ وملک غیر مورخ میں کس کے گواہ مقبول ہوں گے	791
مشتری کو وقت بیع معلوم ہے کہ چیز دوسرے کی ہے جب بھی ثمن واپس لے سکتا ہے	792
مشتری نے ملک بائع کا اقرار کیا مگر مستحق نے اپنی ثابت کرکے لے لی پھر کسی وجہ سے وہ چیز مشتری کو ملی تو بائع کو واپس کرے	792
مبیع کے ایک جز پر مستحق نے دعویٰ کیا تو باقی کے حق میں کیا حکم ہے	792
مبیع کے ایک جز پر مشتری نے قبضہ کیا مستحق نے اسی جز یا دوسرے جز پر حق ثابت کیا	793
مکان کے متعلق حق مجہول کا دعویٰ ہوا اور مصالحت ہوئی یا پورے کا دعویٰ ہوا اور مصالحت ہوئی اس کا کیا حکم ہے؟	793
ایک شخص کی دوسرے پر اشرفیاں تھیں اور روپے پر صلح ہوئی پھر انہیں روپوں پر مستحق نے اپنا حق ثابت کیا	793
مکان خریدا اور جدید تعمیر کی یا مرمت کرائی یا کوآں کھودا	793
غلام کو مال کے بدلے میں آزاد کیا پھر کسی نے حق ثابت کیا	793
مکان کو غلام کے بدلے میں خریدا مکان شفعہ میں لے لیا گیا اور غلام میں کسی کا حق ثابت ہوا	794
بیع سلم کا بیان	**794**
بیع کی صورتیں اور بیع سلم کی تعریف	794
بیع سلم کی چودہ شرائط	795
مجلس میں قبضہ کی صورتیں	796
کچھ روپے اسی مجلس میں دیئے اور کچھ مسلم الیہ پر دَین ہیں	796
وزن یا پیمانہ ایسا ہو جو عام طور پر لوگ جانتے ہوں	797
پیمانہ ایسا ہو جو سمٹتا پھیلتا نہ ہو	797
سلم کی میعاد ایک ماہ سے کم نہ ہو	797
مسلم فیہ اس وقت سے ختم میعاد تک بازار میں موجود ہو	797
میعاد پوری ہونے پر رب السلم نے قبضہ نہیں کیا اور اب وہ چیز نہیں ملتی	798
بیع سلم کا حکم	798
بیع سلم کس چیز میں درست ہے اور کس میں نہیں؟	798
کپڑے میں سلم ہوا تو اس کے تمام اوصاف بیان کرنے ہوں گے	799
نئے گیہوں میں سلم پیدا ہونے سے قبل ناجائز ہے	799
گیہوں، جَو میں وزن کے ساتھ سلم ہوسکتا ہے	799
عددی چیزوں میں وزن کے ساتھ سلم درست ہے	799
دودھ، دہی، گھی، تیل میں ناپ اور تول دونوں سے سلم درست ہے	800
بھوسہ میں وزن کے ساتھ سلم درست ہے	800
عددی متفاوت میں گنتی سے نادرست ہے وزن سے جائز ہے	800
مچھلی میں وزن کے ساتھ سلم درست ہے جبکہ قسم بیان کردی ہو	800
حیوان میں سلم درست نہیں، جانوروں کے سری پایوں میں وزن کے ساتھ درست ہے جبکہ جنس ونوع کا بیان ہوجائے	800

www.dawateislami.net

لکڑی کے گٹھوں میں اور ترکاری کی گڈیوں میں سلم درست نہیں اور وزن کے ساتھ درست ہے	800
جواہر اور پوت میں درست نہیں مگر چھوٹے موتی میں وزن کے ساتھ درست ہے	801
گوشت میں وزن کے ساتھ درست ہے جبکہ نوع و صفت کا بیان ہو	801
قمقمہ اور طشت، موزے اور جوتے میں درست ہے جبکہ تعین ہو جائے	801
فلاں گاؤں کے گیہوں اور فلاں درخت کے پھل کو معیّن کرکے سلم درست نہیں مگر جبکہ نسبت سے مقصود بیانِ صفت ہو، اسی طرح کپڑے کو کسی جگہ کی طرف نسبت کرنا	801
تیل میں سلم درست ہے جبکہ قسم بیان کر دی ہو اور خوشبودار تیل کی قسم بیان کرنا بھی ضروری ہے	802
اون، ٹسر، ریشم، روئی میں جائز ہے	802
پنیر، مکھن، شہتیر، کڑیوں اور لکڑی کے دیگر سامان میں درست ہے	802
راس المال و مسلم فیہ پر قبضہ اور ان میں تصرفات	802
راس المال و مسلم فیہ کے بدلے میں دوسری چیز لینا دینا ناجائز ہے	803
جو ٹھہرا تھا اس سے بہتر یا گھٹیا یا کم یا زیادہ دیتا ہے اور روپیہ مانگتا ہے یا پھیرنے کو کہتا ہے ان سب کا کیا حکم ہے؟	803
مسلم فیہ کے مقابل میں رہن رکھنا جائز ہے	803
مسلم فیہ کی وصولی کے لئے رب السلم ضامن لے سکتا ہے اور حوالہ بھی جائز ہے	804
کفیل نے مسلم فیہ میں نفع اٹھایا	804
رب السلم کی عدم موجودگی میں بوریوں میں غلہ بھرا تو قبضہ نہ ہوا اور موجودگی میں بھرتا تو قبضہ ہو جاتا	804
رب السلم کے حکم سے آٹا پسوایا قبضہ نہ ہوا	804
مسلم الیہ نے گیہوں خریدے یا قرض لئے اور رب السلم سے کہا تم جا کر قبضہ کر لو تو قبضہ کب ہوگا؟	805
بیع سلم میں جس جگہ دینا قرار پایا اس کے سوا دوسری جگہ دیتا ہے اور جو مزدوری صرف ہوگی وہ بھی دینے کو کہتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟	805
بیع سلم کا اِقالہ	805
مجلس اقالہ میں راس المال کو واپس لینا ضروری نہیں اور بعد اقالہ راس المال پر قبضہ سے پہلے اس کے عوض میں مسلم الیہ سے کوئی چیز خریدنا جائز نہیں	806
سلم کے جز میں قبل میعاد و بعد میعاد اقالہ کا حکم	806
راس المال چیز معین تھی اس کے ہلاک ہونے کے بعد بھی اقالہ ہوسکتا ہے	806
رب السلم نے مسلم فیہ کو مسلم الیہ کے ہاتھ راس المال کے عوض بیچ دیا	806
راس المال سے کم یا زیادہ میں مصالحت ہوئی اس کا کیا حکم ہے	806
مسلم الیہ کہتا ہے خراب مال دینا قرار پایا تھا اور رب السلم کہتا ہے کہ اچھا یا خراب اس کی شرط نہ تھی یا میعاد میں اختلاف ہوا ان کے احکام	807

www.dawateislami.net

سلم کے لئے وکیل کرنا درست ہے	807	حرام مال سے کوئی چیز خریدی، اس کی پانچ صورتیں ہیں	813
استصناع کا بیان	807	جاہل کو مضارب کیا تو نفع میں حصہ لے سکتا ہے جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ اس نے ناجائز طور پر نفع حاصل کیا ہے	813
استصناع بیع ہے نہ کہ وعدہ اس میں معقود علیہ وہ چیز ہے نہ کہ عمل	808		
جو چیز فرمائش سے بنوائی گئی وہ بنوانے والے کی کب ہوگی	808	کپڑا پھینک دیا اور کہہ دیا جس کا جی چاہے لے لے	813
بیع کے متفرق مسائل	808	باپ نے نابالغ اولاد کی زمین بیع کر ڈالی	814
مٹی کے کھلونوں کی بیع	808	ماں نے بچہ کے لئے کوئی چیز خریدی	814
کتا، بلی، ہاتھی، چیتا، باز، شکرا، بہری، بندر کی بیع	809	مکان میں چڑا پکاتا ہے یا چمڑے کا گودام بنایا	814
کتے کا پالنا کس صورت میں جائز ہے اور کس میں ناجائز اور اس کے متعلق احادیث	809	جس چیز کا گوشت کہہ کر خریدا اس کا نہیں ہے	814
		شیشہ دیکھ رہا تھا ہاتھ سے چھوٹ کر گرا اور سب ٹوٹ گئے	814
پانی کے جانور اور حشرات الارض کی بیع	810	گیہوں میں جَو ملا دیے اس کی اور اسکے آٹے کی بیع	814
بیع میں ذمی کے لئے وہی حکم ہے جو مسلم کا ہے	811	کیا چیز شرطِ فاسد سے فاسد ہوتی ہے اور کس کو شرط پر معلق کر سکتے ہیں؟ اس کا قاعدہ کلیہ	815
کافر نے مصحف شریف خریدا	811		
ایک شخص نے دوسرے سے کہا تم اپنی چیز فلاں کے ہاتھ ہزار روپے میں بیع کر دو ہزار کے علاوہ پانسو روپے ثمن کا میں ضامن ہوں	811	جو چیزیں شرطِ فاسد سے فاسد ہوتی ہیں اور شرط پر معلق نہیں کی جاسکتیں اور ان کی مثالیں	819
مشتری نے نہ قبضہ کیا نہ ثمن ادا کیا اور غائب ہوگیا	811	وہ چیزیں جو شرط فاسد سے فاسد نہیں ہیں	819
دو شخصوں نے چیز خریدی اور قبل قبضہ ان میں ایک غائب ہوگیا	811	وہ چیزیں جن کو شرط پر معلق کر سکتے ہیں	819
چند چیزیں ذکر کیں تو وزن یا ناپ یا عدد سب کے مجموعہ سے پورا کریں	812	وہ چیزیں جن کی اضافت زمانۂ مستقبل کی طرف ہوسکتی ہے	819
مکان بیع کیا اس کی دستاویز لکھنی ضرور ہے یا نہیں	812	جن چیزوں کی اضافت زمانۂ مستقبل کی طرف صحیح نہیں	819
پورانی دستاویز بائع مشتری کو دے گا یا نہیں؟	813	**بیع صرف کا بیان**	820
شوہر نے روئی خریدی اس کا سوت عورت نے کاتا سوت شوہر کا ہے	813	ثمن دو قسم ہے، خلقی و اصطلاحی	821
عورت یا ورثہ نے کفن دیا تو ترکہ سے لے سکتے ہیں، اجنبی نے دیا وہ متبرع ہے	813	تبادلہ جنس کے ساتھ ہو تو برابری اور قبضہ شرط ہے	821
		قبضہ اور برابری سے کیا مراد ہے؟	821

www.dawateislami.net

اتحادِ جنس میں کھرے کھوٹے میں فرق نہیں	821
اس میں صنعت وسکہ کا بھی اعتبار نہیں	821
زیور غصب کیا تو اس کا تاوان غیر جنس سے دلایا جائے	822
مختلف جنسوں میں وزن میں برابری ضرور نہیں تقابض بدلین ضرور ہے، چاندی کس طرح خریدی جائے؟	822
یہاں مجلس بدلنے کے معنٰی کیا ہیں؟	822
یہ کہلا بھیجا کہ تم سے اتنے روپے کی چاندی یا سونا خریدا	822
بیع صرف میں مبیع وثمن متعین نہیں مگر زیور وبرتن متعین ہیں	823
خیارِ شرط اور مدت سے بیع صرف فاسد ہوتی ہے	823
کسی طرف اودھار ہو بیع فاسد ہے اور مجلس میں اگر اس میں سے کچھ ادا کیا جب بھی فاسد ہی ہے	823
بیع صرف میں خیارِ عیب وخیارِ رویت حاصل ہے	823
عقدِ صحیح کے بعد شرط فاسد پائی گئی عقد فاسد ہو گیا	823
روپے کے بدلے میں اشرفی خریدی، ایک روپیہ خراب تھا پھیر دیا	824
بدلِ صرف پر قبضہ سے پہلے تصرف	824
کنیز جو زیور پہنے ہوئے ہے مع زیور کے خریدی یا تلوار خریدی جس میں چاندی یا سونے کا کام ہے	824
جس چیز میں سونے یا چاندی کا کام ہو اس کی بیع	825
گوٹا، لچکا، لیس وغیرہ کی بیع	825
جس کپڑے میں زری کا کام ہو	825
ملمع کی چیز کا بیچنا	826
چاندی کی چیز بیع کی، کچھ دام پر قبضہ ہوا اور افتراق ہو گیا یا اس میں استحقاق ہوا	826
چاندی کا ٹکڑا خریدا اور اس میں استحقاق ہوا	826
دو روپے اور ایک اشرفی کو ایک روپیہ دو اشرفیوں کے بدلے میں یا ایک من گیہوں دو من جَو کو دو من گیہوں ایک من جَو کے عوض میں یا گیارہ روپے کو دس روپے اور ایک اشرفی کے بدلے میں بیچنا	827
اتحادِ جنس کی صورت میں ایک طرف کمی ہے اور اِس کے ساتھ کوئی دوسری چیز شامل کر لی	827
سونار کی راکھ خریدنے کا کیا حکم ہے؟	827
مدیون پر روپے ہیں اس سے سونا خریدا	828
سونے چاندی میں کھوٹ ہو اور مغلوب ہو تو سونا چاندی ہے	828
اگر کھوٹ غالب ہو تو کیا حکم ہے؟	828
جس میں کھوٹ غالب ہے اس کی بیع اسی جنس کے ساتھ	828
روپے میں کھوٹ غالب ہے ان میں عدد و وزن دونوں جائز ہیں	829
جس روپیہ میں کھوٹ غالب ہے جب تک اس کا چلن ہے ثمن ہے اور چلن بند ہونے کے بعد متاع ہے	829
روپیہ میں چاندی اور کھوٹ دونوں برابر ہوں تو کیا حکم ہے	830
روپیہ میں کھوٹ غالب ہے، اس سے یا پیسہ سے چیز خریدی اور دینے سے پہلے ان کا چلن بند ہو گیا یا ان کی قیمت میں کمی بیشی ہوئی	830
پیسوں کا جب تک چلن ہے ثمن ہیں اور معین نہیں کئے جاسکتے ہیں	830

www.dawateislami.net

چلن جاتے رہنے کے بعد غیر معین سے بیع درست	831
پیسے خریدے تھے یا قرض لئے تھے اور قبضہ یا ادا سے چلن جاتا رہا	831
روپے یا اٹھنی کے پیسوں سے چیز خریدی	831
روپیہ کی ریزگاری اور پیسے خریدے	831
نوٹ بھی ثمن اصطلاحی ہے	831
کوڑیاں ثمن اصطلاحی ہیں	832
بیع تلجیہ اور فرضی بیع اور اس کی صورتیں	832
بیع تلجیہ بیع موقوف ہے	833
بیع کا غلط اقرار کریں تو بیع نہیں، اجازت سے بھی جائز نہ ہوگی	833
دونوں کا اختلاف ہوا کہ تلجیہ تھا یا نہ تھا	834
قرارداد کے موافق عقد ہوا یا خلاف اس کی صورتیں	834
بیع الوفا	834
بیع الوفا حقیقت میں رہن ہے	835
حصہ بارھواں (۱۲)	
کفالت کا بیان	836
کَفالت کے معنی اور اس کا اِستحباب	836
کفالت کا جواز	837
کفالت کے رکن ایجاب وقبول ہیں	837
وُرَثہ یا اجنبی نے مریض کی کفالت کی	837
کفالت کے اقسام	838
کفالت کے شرائط	838
کفالت کے الفاظ	841
کفالت کا حکم	841
کفالت میں خیار	842
مکفول عنہ غائب ہوگیا	843
کفیل یا مکفول بہ یا مکفول لہ مرگیا	843
کفالت بالنفس میں کفیل کب بری ہوگا	843
اگر میں حاضر نہ لایا تو مال کا ضامن ہوں	845
چند اشخاص نے کفالت کی	846
دعویٰ صحیح ہونا صحت کفالت کیلئے شرط نہیں	846
کفالت بِالمال کی دو صورتیں ہیں	847
کفالت کے لیے التزام ضروری ہے	847
کسی وجہ سے اصیل سے مطالبہ اس وقت نہ ہوسکے جب بھی کفیل سے مطالبہ ہوگا	847
مال مجہول کی کفالت	848
دَینِ مشترک میں ایک شریک دوسرے کی کفالت نہیں کرسکتا	848
نفقۂ زوجہ کی کفالت	848
دَینِ مَہر کی کفالت	848
ہمیشہ کے لیے نفقہ کا ضامن ہوا	849
روزانہ ایک روپیہ دیا کرو میں ضامن ہوں یا اس کے ہاتھ بیع کردو میں ضامن ہوں	849
قرض دیدو میں ضامن ہوں	849
خسارہ کی ضمانت صحیح نہیں	849

www.dawateislami.net

غصب کرے تو میں ضامن ہوں	850
اپنا کلام واپس لیا	850
جانور یا غلام کرایہ پر لیا اس کی ضمانت	850
مبیع کی کفالت صحیح نہیں	850
قبضہ کی صورتیں اور اس میں کہاں کفالت ہوسکتی ہے	850
ثمن کی کفالت	851
صبی مجور کی طرف سے کفالت نہیں ہوسکتی	852
وکیل ووصی وناظر ومضارِب کفالت نہیں کر سکتے	852
کفالت کو شرط پر معلق کرنا	852
طالب وکفیل میں اختلاف	853
کفالت میں میعادِ مجہول کا حکم	854
کفیل نے ادا کردیا تو کس صورت میں مکفول عنہ سے وصول کرسکتا ہے	854
بائع نے کفیل کو ثمن ہبہ کردیا	856
جس چیز کی ضمانت کی کفیل نے وہی دی یا دوسری چیز دی دونوں کے حکم	856
کفیل نے طالب سے کم پر مصالحت کرلی	857
واجب الادا ہونے سے پہلے ادا کردیا واپس نہیں لے سکتا	857
طالب مرگیا اور کفیل اس کا وارث ہوا اس کا حکم	857
کفیل ثمن ادا کرکے غائب ہوگیا اور مبیع میں استحقاق ہوا تو مشتری ثمن واپس لے سکتا ہے یا نہیں	857
مسلمان دارالحرب میں مقید تھا روپیہ دے کر چھڑایا	858
فلاں شخص کو اتنے روپے دیدو یہ کس کی طرف سے ہبہ ہے	858
فلاں کو قرض دے دو میرا کفارہ ادا کردو میری زکاۃ ادا کردو میرا حج بدل کرادو	858
مجھ کو اتنے روپے ہبہ کردو، فلاں شخص اس کا ضامن ہے	858
مدیون نے کسی سے کہا دین ادا کردو اس نے ادا کردیا دائن ادا کرنے سے انکار کرتا ہے	859
فلاں شخص کے مجھ پر ہزار روپے ہیں تم اپنی چیز اُس کے ہاتھ اُن روپیوں کے عوض بیع کردو	859
کفیل کب مطالبہ کرسکتا ہے	859
حبس وملازمہ	860
کفیل کے بریٔ الذمہ ہونے کی صورتیں	860
اصیل سے دین معاف کردیا کفیل بری ہوگیا	860
اصیل کے مرنے کے بعد معاف کیا	861
اصیل کو مہلت دی کفیل کے لیے بھی مہلت ہوگئی	861
کفیل سے معاف کیا یا اس کو مہلت دی اصیل سے نہ معاف ہوا نہ اس کو مہلت ہوئی	861
کفیل کو معاف کرنے میں قبول کی ضرورت نہیں	861
فوری دَین کی میعادی کفالت	861
میعادی دَین کی کفالت تھی کفیل یا اصیل مرگیا تو مرنے والے کے حق میں میعاد ساقط	862
میعادی دین کو کفیل نے قبل میعاد ادا کردیا	862
ہزار روپے دین تھا کفیل سے پانسو میں صلح ہوئی اس کی چار صورتیں ہیں	862
کفیل سے صلح ہوئی کہ اتنا دے دو تو کفالت سے تم بری	863

www.dawateislami.net

طالب نے کہا اُس پر میرا کوئی حق نہیں	863
کفالت کی تھی مگر مکفول عنہ کہتا ہے کہ میں نے کفالت سے پہلے دَین ادا کردیا	863
کفیل نے ادا کرنے سے پہلے اصیل کو بری کردیا	863
طالب نے کفیل سے کہا تو بری ہے یا میں نے تجھے بری کردیا یا اس مضمون کی دستاویز لکھی	863
مہر کی کفالت کی پھر مہر ساقط ہوگیا یا شوہر نے قبل دخول طلاق دی	864
عورت نے خلع کرایا اور بدل خلع کی کفالت کی	864
براءت کو شرط پر معلق کیا	864
براءت کو موت پر معلق کیا	864
کفالت بالنفس میں براءت کو شرط پر معلق کیا	865
اصیل نے کفیل کو دین ادا کرنے کے لیے روپیہ دیا	865
کفیل نے اصیل سے روپے یا شے معین لے کر نفع اُٹھایا اس کا حکم	865
اصیل نے کفیل کو بیع عینہ کا حکم دیا اور خسارہ اپنے ذمہ رکھا	866
جو کچھ فلاں کے ذمہ لازم یا ثابت ہوگا اس کا کفیل ہوں	866
کفیل کے مقابل میں شہادت اصیل کے مقابل میں ہے یا نہیں	866
کفالت بِالدرک یا بیع نافذ کی شہادت ملک بائع کا اقرار ہے	867
کفالت بالدرک میں محض استحقاق سے کفیل سے مواخذہ نہ ہوگا جب تک بیع نہ کردی جائے	867
استحقاقِ مُبطِل میں بغیر فیصلۂ قاضی بھی کفیل سے مواخذہ ہوگا	867
تم اپنی چیز ہزار میں بیچ دو میں ہزار کا ضامن ہوں دو ہزار میں بیع ہوئی جب بھی ہزار ہی کا ضامن ہے	867
جو کچھ فلاں کے ذمہ ہے میں ضامن ہوں گواہوں سے ہزار ثابت ہوئے تو ہزار کا ضامن ہے	868
کفیل نے کہا تھا جو کچھ فلاں اقرار کرے میں اُس کا ضامن ہوں پھر کفیل بیمار ہوگیا	868
اس شرط پر کفالت کی کہ مکفول عنہ کفیل کے پاس اپنی چیز رہن رکھے	868
کفالت کی کہ مکفول عنہ کی امانت سے یا اس چیز کے ثمن سے دَین ادا کرے گا	868
سو روپیہ کی کفالت کی کہ پچاس یہاں اور پچاس دوسرے شہر میں ادا کرے گا	869
کفیل سے طالب نے کہا اگر تم اسے کل نہ لائے تو اس چیز کی یہ قیمت ہے تم سے وصول کروں گا	869
اس راستہ میں اگر مال چھین لیا جائے یا درندہ پھاڑ کھائے میں ضامن ہوں، اس کا کیا حکم ہے	869
اس شرط پر کفالت کی کہ فلاں وفلاں بھی کفالت کریں	869
کفیل کہتا ہے جس روپیہ کی میں نے کفالت کی تھی وہ حرام تھا	870
کفیل نے ادا کرنے کے بعد رجوع کرنا چاہا مکفول عنہ کہتا ہے وہ مال حرام تھا	870
خراج ومطالبۂ حکومت کی کفالت	871
دلال سے تاوان لیا جاسکتا ہے یا نہیں	871
روپیہ وصول کرنے والے کی اجرت	872

www.dawateislami.net

دو شخص کفالت کریں اس کی صورتیں	872
دو شخصوں نے مدیون کی کفالت کی پھر ہر ایک نے دوسرے کی کفالت کی	873
شرکت مفاوضہ میں علیحدہ ہونے کے بعد قرض خواہ ہر ایک سے دَین وصول کرسکتا ہے	873
غلام کی کفالت کی تو مولے سے وصول نہیں کرسکتا	873
حوالہ کا بیان	**874**
حوالہ کے شرائط	875
محتال علیہ دوسرے پر حوالہ کرسکتا ہے	876
غازی نے دائن کو بادشاہ پر حوالہ کردیا کہ غنیمت میں میرے حصہ سے دَین ادا کردیا جائے یا موقوف علیہ نے متولی پر حوالہ کردیا یا ملازم نے اس پر حوالہ کیا جس کا نوکر ہے یہ حوالے صحیح ہیں	876
حوالہ صحیح ہونے کے بعد مدیون بری ہوگیا، مدیون کو نہ دَین ہبہ کرسکتا ہے نہ اُس سے معاف کرسکتا ہے	876
دَین ہلاک ہونے کی صورتیں	877
محیل ومحتال ومحتال علیہ میں اختلافات	877
حوالہ دو قسم ہے مُطْلقہ ومقیَّدہ	878
حوالہ میں میعاد ہوتی ہے یا نہیں	878
نابالغ کا دَین ہے مدیون نے حوالہ کردیا باپ یا وصی نے قبول کرلیا	879
محتال علیہ محیل سے کب وصول کرسکتا ہے	879
محتال علیہ نے ادا کردیا تو وہ وصول کرے گا جو ادا کیا ہے یا وہ جو دَین تھا	879
حوالۂ مقیَّدہ کا حکم	880
حوالہ ثمن کے ساتھ مقید تھا اور بیع فسخ ہوگئی تو حوالہ باقی رہے گا یا باطل ہوجائے گا	881
کفیل نے کسی پر حوالہ کردیا اصیل وکفیل دونوں بری ہوگئے	881
بیع میں شرط کی کہ بائع اپنے قرض خواہ کو مشتری پر حوالہ کرے گا	882
حوالۂ فاسدہ کا حکم	882
حوالہ بشرط عدم براءت یا کفالت بشرط براءت کا حکم	882
آڑھت میں چیز رکھ دیتے ہیں اور آڑھتی سے روپے لے لیتے ہیں اس کا کیا حکم ہے	882
حوالہ میں شرط خیار	883
عقد حوالہ میں میعاد نہیں ہوسکتی	883
ہُنڈی کے احکام	883
قضا کا بیان	**884**
فیصلہ کرنے سے بچنا	886
قضا کی طلب وخواہش نہ کی جائے	886
حاکم کا دروازہ اہل حاجت کے لیے کھلا رہے	887
فیصلہ کس طرح کیا جائے	888
قاضی کیسا شخص ہونا چاہیے	889
غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے	890
فیصلہ میں غور وخوض کرنے پر ثواب	890
قاضی تین ہیں ایک جنت میں دو جہنم میں	890
قاضی عادل وظالم	890

www.dawateislami.net

حاکم کا بغیر اجازت کوئی چیز لینا خیانت ہے	891
رشوت لینے والے اور دینے والے اور اس کے دلال کی	892
مذمت حاکم کو ہدیہ دینا بھی رشوت ہے	892
سفارش کرنے والے کو ہدیہ بھی ممنوع ہے	892
قضا فرض کفایہ ہے	892
کس کو قاضی بنایا جائے	893
قاضی کے شرائط	893
قاضی مقرر کرنا بادشاہِ اسلام کا کام ہے	893
فاسق کو قاضی یا مفتی بنانا	893
قاضی کے اوصاف	894
اس عہدہ کے متعلق ائمہ وعلما کی رائیں	895
اس کی طلب وسؤال	895
نااہل کو قاضی بنایا تو سب گنہگار ہوئے	895
قضا کو شرط پر معلق کرنا یا وقتِ محدود کے لیے قاضی بنانا جائز ہے	896
شہر کے لوگوں نے کسی کو قاضی بنادیا یہ قاضی نہیں ہوا	897
قاضی نے کسی کو اپنا نائب بنایا	897
بادشاہ نے قاضی کو معزول کردیا وہ کب معزول ہوگا	897
بادشاہ کے مرنے سے حکام بدستور اپنے عہدہ پر ہیں	897
قاضی میں شرائط مفقود ہوگئے معزول ہوگیا	897
قاضی نے اپنے کو معزول کیا تو ہوا یا نہیں	897
قاضی کس کے موافق فیصلہ کرسکتا ہے اور کس کے موافق نہیں کرسکتا	898
اجلاس کہاں کرنا بہتر ہے	898
فریقینِ مقدمہ کے ساتھ قاضی کے برتاؤ	899
ہدیہ وقرض وعاریت لینا قاضی کو ناجائز ہے	900
واعظ ومدرس ومفتی ہدیہ لے سکتے ہیں مگر مفتی کے لیے بھی بعض صورتوں میں منع ہے	900
بعض لوگوں کے ہدیہ قبول کرنا قاضی کو جائز ہے	900
قاضی کو دعوتِ خاصہ قبول کرنا ناجائز ہے دعوتِ عامہ جائز ہے	901
جو فیصلہ کتابُ اللہ یا سنتِ مشہورہ یا اجماع کے خلاف ہے نافذ نہیں	901
یومِ موت تحتِ فیصلہ داخل نہیں	902
بیع وہبہ ونکاح وغیرہا جملہ عقود تحت قضا داخل ہیں	903
قضاء قاضی عقود وفسوخ میں ظاہراً وباطناً نافذ ہے	903
اور ان کے علاوہ ظاہراً نافذ ہے باطناً نہیں	903
بعض صورتوں میں نہ ظاہراً نافذ ہے نہ باطناً	904
مدعی علیہ کے حلف پر فیصلہ ہوا یہ باطناً نافذ نہیں	904
قاضی نے اپنے مذہب کے خلاف فیصلہ کیا	904
غائب کے خلاف فیصلہ درست نہیں	905
مدعی علیہ غائب ہے مگر اس کا نائب موجود ہے فیصلہ ہوسکتا ہے	905
میت کے ذمہ حق ہو یا میت کا دوسرے پر حق ہو اس میں ایک وارث دیگر ورثہ کے قائم مقام ہوسکتا ہے	905
جن لوگوں پر جائداد وقف ہے ان میں ایک بقیہ کے قائم مقام ہوسکتا ہے	906
کبھی جانب شرع سے کسی کو مدعی علیہ کے قائم مقام بنایا جاتا ہے	906

www.dawateislami.net

غائب پر دعویٰ حاضر پر دعوے کے لیے سبب ہو تو حاضر حکماً نائب ہے اور شرط ہو تو نیابت نہیں	906
میت کا ترکہ بیچ کر دَین ادا کرنا قاضی کا کام ہے ورثہ نہیں	907
کر سکتے مالِ وقف یا مالِ غائب یا مالِ یتیم کو قاضی امانت دار شخص کو قرض دے سکتا ہے	907
باپ یا وصی نابالغ کا مال قرض نہیں دے سکتے	908
مُلتَقِط لُقطہ کو قرض نہیں دے سکتا	908
اگر قرض دینے کے سوا حفاظت کی کوئی صورت نہ ہو تو باپ یا وَصی بھی قرض دے سکتے ہیں	908
باپ یا وصی فضول خرچ ہوں تو نابالغ کا مال ان کے ہاتھ سے لے لیا جائے	908
افتا کے مسائل	**908**
مفتی کیسا ہونا چاہیے	909
مفتی پر لازم ہے کہ واقعہ کی تحقیق کرکے جس کے ساتھ حق پائے اسے فتوے دے	909
قاضی بھی فتوے دے سکتا ہے	910
مفتی اونچا سنتا ہو تو تحریری سوال وجواب ہو	910
امام اعظم کے قول پر فتویٰ دیا جائے مگر جب کہ اصحابِ فتویٰ ومرجحین نے دوسرے کو ترجیح دی ہو	910
جو فتوے دینے کا اہل ہو وہ فتوے دے اور نااہل کو اس کام سے روکا جائے	910
مفتی کو چاہیے کہ سائلین کی ترتیب کا لحاظ رکھے	911
کتاب کو عزت سے اٹھائے اور رکھے اور سوال کو خوب سمجھے	911
سوال کا کاغذ ہاتھ میں لیا جائے اور جواب لکھ کر ہاتھ میں دیا جائے	911
مفتی کے اوصاف واخلاق	912
ایسے وقت فتویٰ نہ دے جب غلطی کا اندیشہ ہو	912
بہتر یہ کہ سائل سے اجرت نہ لے ہدیہ اور دعوت قبول کرنا جائز ہے	912
تحکیم کا بیان	**913**
تحکیم کے شرائط	913
نامعلوم شخص کو حَکَم نہیں بنا سکتے	914
بعض صورتوں میں حَکَم باقی نہیں رہتا	914
حَکَم فریقین میں سے کسی کا وکیل بالخصومۃ ہوگیا حَکَم نہ رہا	914
حَکَم کا فیصلہ فریقین پر لازم ہے	914
ایک شریک نے حَکَم بنایا دوسرے پر بھی حَکَم کا فیصلہ نافذ ہے	915
حَکَم نے مبیع واپس کرنے کا حکم دیا تو بائع اپنے بائع کو واپس نہیں کر سکتا	915
حَکَم نے فیصلہ کے وقت گواہوں کا عادل ہونا یا مدعیٰ علیہ کا اقرار کرنا بیان کیا تو اس کی بات معتبر ہے اور بعد میں کہے گا تو نامعتبر	915
جن کے لیے گواہی نہیں دے سکتا ان کے موافق فیصلہ بھی نہیں کر سکتا	915
دو شخص حَکَم ہوں تو فیصلہ میں دونوں کا ہونا اور متفق ہونا ضرور ہے	915
حَکَم کے فیصلہ کا قاضی کے یہاں مرافعہ ہوا	916

www.dawateislami.net

حکم ہونے کو قاضی نے جائز کر دیا	916
ایک کو حَکَم بنایا پھر دوسرے کو بنایا	917
حَکَم کو یہ اختیار نہیں کہ حَکَم بنائے	917
بغیر حَکَم بنائے کسی نے خود ہی فیصلہ کر دیا	917
ہر ایک نے اپنے آدمی کو حَکَم بنایا	917
دو منزلہ مکان مشترک ہے تو ہر ایک ایسے تصرف سے منع کیا جائے گا جو دوسرے کو مضر ہو	917
اوپر کی عمارت گر چکی ہے اب نیچے والے نے خود گرا دی یہ عمارت بنوانے پر مجبور کیا جائے گا	918
ایک منزلہ مکان مشترک تھا اور کل گر گیا	918
قاعدۂ کلیہ کہاں شریک سے معاوضہ لے سکتا ہے اور	919
کہاں نہیں بالاخانہ والے نے نیچے کی عمارت بنوائی تو جب تک معاوضہ وصول نہ ہو سکونت سے روک سکتا ہے	919
ایک دیوار پر دو شخصوں کے چھپر ہیں دیوار خراب ہوگئی اس کو بنوانے کی صورت	919
کوچۂ سربستہ میں وہ لوگ راستہ نہیں نکال سکتے جن کے دروازے اس میں نہیں ہیں	920
راستہ میں گول صحن ہے	920
اپنی ملک میں ایسا تصرف نہیں کرسکتا جس سے پڑوس والوں کو ضرر ہے	921
بالاخانہ میں کھڑکی بناتا ہے جس سے بے پردگی ہو، روک دیا جائے	921
پردہ کی دیوار گر گئی	921
ہبہ کا دعویٰ کیا اور بیع کے گواہ پیش کرتا ہے	921
وقف کا دعویٰ کیا پھر کہتا ہے میرا ہے	922
ایک نے دوسرے سے کہا میرے ذمہ تمہارے روپے ہیں اس نے انکار کر دیا پھر کہتا ہے، ہیں۔ تو کچھ نہیں لے سکتا	922
تناقض کی صورتیں	922
کافر کی عورت اس وقت مسلمان ہے وہ میراث کا دعویٰ کرتی ہے کہتی ہے اُس کے مرنے کے بعد مسلمان ہوئی ہوں یا مسلمان کی عورت کافرہ تھی کہتی ہے میں اُس کی زندگی میں مسلمان ہوئی ہوں ورثہ منکر ہیں ان کے احکام	923
میت کے کفر و اسلام میں اختلاف ہے اس کا قول معتبر ہے جو مدعی اسلام ہے	923
پن چکی ٹھیکہ پر تھی مالک اور ٹھیکہ دار میں اختلاف ہے کہ پانی جاری تھا یا نہیں اس وقت جو ہے اس کا اعتبار ہے	923
امین کے پاس امانت رکھ کر مر گیا امین ایک شخص کو اُس کا وارث بتاتا ہے	924
امین نے کہا کہ جس نے امانت رکھی ہے یہ اس کا وکیل بالقبض یا وصی یا مشتری ہے تو دیدینے کا حکم نہیں دیا جائے گا اور مدیون نے ایسا اقرار کیا تو دینے کا حکم دے دیا جائے گا	924
ورثہ یا قرض خواہ کا ثبوت گواہوں سے ہوا ترکہ ان کو دے دیا جائے اور ضامن نہ لیا جائے	924
دعویٰ کیا کہ یہ مکان میرا اور میرے بھائی کا ہے اس کا حصہ اسے دے دیا جائے اور اس کے بھائی کا حصہ قابض کے ہاتھ میں چھوڑ دیا جائے	925
کسی نے یہ کہا کہ میرا مال صدقہ ہے یا جو کچھ میری	

www.dawateislami.net

مِلک میں ہے صدقہ ہے	925
وصی بنایا اور اسے خبر نہ ہوئی یہ ایصا صحیح ہے	925
قاضی یا امینِ قاضی نے بغرض ادائے دَین کسی کی چیز بیچی اور ثمن پر قبضہ کیا مگر ثمن ضائع ہوگیا اور مبیع ہلاک ہوئی مشتری ان سے تاوان نہیں لے گا بلکہ دائن سے لے گا	926
ثلث مال کی وصیت تھی وہ نکالا گیا مگر فقرا کو دینے سے پہلے ہلاک ہوگیا فقرا کا حق ہلاک ہوگیا	926
قاضی نے سزا یا حد قائم کرنے کا حکم دیا تو یہ افعال کب کرے	926
گواہی کا بیان	**927**
گواہی کے متعلق احادیث	927
گواہی دینا کس وقت ضروری ہے	930
گواہی کے شرائط	931
گواہوں کا تزکیہ ہوجائے تو اس کے موافق فیصلہ کرنا واجب ہے	932
ادائے شہادت واجب ہونے کے شرائط	932
گواہ کا مدعی کے یہاں کھانا یا اس کی سواری پر کچہری جانا	933
حقوق اللہ میں بغیر طلب گواہی دینا واجب ہے	933
طلاق کی گواہی	934
ہلالِ رمضان وعید کی گواہی واجب ہے	934
حدود میں اختیار ہے گواہی دے یا نہ دے	934
نصابِ شہادت کیا ہے	934
عورتوں کی مخصوص باتوں پر ایک عورت کی گواہی معتبر ہے	935
مکتب کے بچوں کے معاملہ میں تنہا مُعلّم کی شہادت معتبر ہے	935
تنہا چار عورتوں کی گواہی نامعتبر	935
گواہی واجب القبول ہونے کے لیے عدالت شرط ہے	936
مدعی ومدعی علیہ ومشہود بہ کی طرف اشارہ کرنا چاہیے	936
گواہوں کے حالات کی تحقیق	936
گواہی دینے کے لیے مشاہدہ کی ضرورت اور اس کی صورت	936
آواز سنی مگر صورت نہیں دیکھی تو گواہی درست ہے یا نہیں	937
کسی عورت سے بات سنی مگر یہ خود اسے پہچانتا نہیں اس کے متعلق گواہی دے سکتا ہے	937
عورت کے متعلق نام ونسب کے ساتھ گواہی دی مگر اس کو پہچانتا نہیں	937
مِلک ومالک دونوں کو پہچانتا ہے یا ایک کو پہچانتا ہے یا کسی کو نہیں پہچانتا	938
بعض چیزوں میں سن کر شہادت جائز ہے جب کہ سن کر اس بات کا صحیح ہونا ذہن میں آئے	938
تحریر کا ثبوت گواہوں سے ہوگا محض مشابہت سے نہیں ہوگا	939
دستاویز پر اس کی گواہی لکھی ہے اس کی چند صورتیں ہیں	939
دستخط پہچانتا ہے یا نہیں واقعہ یاد ہے یا نہیں	939
دستاویز میں جو کچھ لکھا ہے اس کی گواہی دینا کب جائز ہے	939
کبھی بغیر گواہ بنائے شہادت دینا جائز ہے اور بعض چیزوں میں جائز نہیں	940
بعض وہ چیزیں ہیں جن کو سن کر شہادت دینا جائز ہے	940
کس کی گواہی جائز ہے اور کس کی نہیں	**941**

www.dawateislami.net

اصل کی گواہی فرع کے لیے اور فرع کی اصل کے لیے ناجائز ہے	944
شریک کی گواہی شریک کیلئے اور گاؤں کے زمینداروں کی یہ گواہی کہ زمین اس گاؤں کی ہے نامقبول ہے	944
اہلِ محلّہ نے اوقاف مسجد محلّہ یا اہل شہر نے وقفِ جامع مسجد کی گواہی دی یا مسافروں نے مسافرخانہ کے متعلق یا اہلِ مدرسہ نے مدرسہ کے متعلق گواہی دی یہ مقبول ہے	945
کام سیکھنے والے اور اجیر خاص کی گواہی نامقبول ہے	945
مخنث اور گویّا اور نوحہ کرنے والی یا زیادہ قسم کھانے والے یا گالی دینے والے کی شہادت مقبول ہے یا نہیں	946
شاعر اور اس کی گواہی جس کا پیشہ کفن بیچنے یا گورکنی کا ہے	946
دلال اور وکیل ومختار وشراب خوار اور جانور سے کھیلنے والوں کی	947
گواہی مرتکب کبیرہ حمام میں برہنہ نہانے والے، جوا اور پچیسی، چوسر یا شطرنج کھیلنے والے کی شہادت	948
فرائض کے تارِک یا ان میں تاخیر کرنے والوں کی گواہی	948
جمعہ وجماعت کے تارک کی گواہی ناجائز ہے	948
فاسق نے توبہ کی تو قبول شہادت کیلئے آثارِ توبہ ظاہر ہونا ضرور ہے	948
جو بزرگانِ دین کو برا کہتا ہو اس کی گواہی نامقبول	949
جو ذلیل افعال کرتا ہو اس کی گواہی نامقبول	949
اس کی گواہی کہ میت نے فلاں کو وصی کیا ہے یا غائب نے فلاں کو وکیل کیا ہے	949
امین نے گواہی دی کہ امانت اس کی مِلک ہے جس نے اس کو دی ہے	950
مرتہن کی رہن کے متعلق گواہی	950
غاصب ومستقرض ومشتری وبائع ومدیون ومستاجر کی گواہیاں	950
وکیل بالخصومۃ اور وصی اور خصم کی گواہیاں اور گواہوں کے لیے مدعیان نے شہادت دی قبول ہے	951
وصی نے وارث کے لیے گواہی دی نامقبول ہے	952
جرح مجرد پر گواہی نہیں لی جائے گی	952
فسق کے علاوہ گواہ پر کوئی طعن ہو اس کے متعلق گواہی لی جائے گی	953
موذی کے متعلق گواہی دینا جائز ہے	953
جرح کے ساتھ حق کا مطالبہ بھی ہے تو گواہی لی جاسکتی ہے	953
گواہی دینے کے بعد گواہ کا یہ کہنا کہ مجھ سے کچھ غلطی ہوگئی ہے اس کی صورتیں	954
حدود یا نسب میں غلطی کی	955
شہادت قاصرہ جس میں بعض ضروری بات رہ گئی	955
دوسرے گواہ کا کہنا کہ جو پہلے نے گواہی دی وہی میری گواہی ہے نامقبول	955
نفی کی گواہی نہیں ہوسکتی شہادت کا ایک جز باطل ہو تو پوری شہادت باطل	956
شہادت میں اختلاف کا بیان اور اس کے اصول	956
دعویٰ مِلکِ مطلق کا ہے اور گواہوں نے مِلکِ مقید کی گواہی دی یا اس کا عکس	956
گواہوں نے بیان کیا کہ مدعیٰ علیہ نے اقرار کیا ہے	957

www.dawateislami.net

دونوں گواہوں کے لفظ ومعنے ایک ہوں اس کے معنے اور اس کی مثالیں	958
ایک نے قول بیان کیا دوسرے نے فعل تو کہاں مقبول کہاں نہیں	958
بیع میں اگر مبیع یا ثمن کا اختلاف ہوگیا گواہی مردود	959
پانسو کا دعویٰ تھا اور ایک ہزار کی شہادت گزری	959
رہن میں گواہوں کا اختلاف ہے تو رہن ثابت نہیں	959
اجارہ میں گواہوں کا اختلاف ہوتو چار صورتیں ہیں	960
دعوائے نکاح میں گواہوں نے مقدار مہر میں اختلاف کیا تو نکاح ثابت ہوگا	960
میراث کے دعوے میں گواہوں کو کیا ثابت کرنا ہوگا	960
دعوائے میراث میں سبب وراثت بھی بتانا ہوگا اور یہ بھی بتائے کہ اس کے سوا میت کا کوئی وارث ہے یا نہیں	960
دعوائے میراث میں گواہوں نے بتایا کہ یہ زوج یا زوجہ ہے	961
مِلک یا قبضہ کی شہادت	961
مدعیٰ علیہ نے مدعی کے قبضہ کا اقرار کیا	961
گواہوں کے بیانات میں وقت وتاریخ کا اختلاف ہے	962
ایک زوجہ کے طلاق دینے کے گواہ پیش ہوئے اور قاضی نے حکم دے دیا پھر اسی تاریخ میں دوسری زوجہ کو دوسرے شہر میں طلاق دینے کے گواہ پیش ہوئے	963
دونوں جانب سے گواہ پیش ہوئے تو کس کے گواہ معتبر ہیں	963
گائے چوری ہوئی گواہ اُس کا مختلف رنگ بتاتے ہیں	964
یہ گواہی دی کہ فلاں کے ذمہ اتنا دَین تھا	964
مدعی نے دعویٰ کیا کہ میری ملک تھی اور گواہوں نے بیان کیا کہ اس کی ملک ہے یا بالعکس	964
مکان جو دستاویز میں لکھا ہے بیان کیا اور حدود نہیں ذکر کیے	964

شہادۃ علی الشہادۃ کا بیان	**965**
حدود وقصاص کے علاوہ جملہ حقوق میں شہادۃ علی الشہادۃ جائز ہے	965
شہادۃ علی الشہادۃ جائز ہونے کی صورتیں	965
شاہد فرع میں عدد بھی شرط ہے	965
شاہد اصل شاہد فرع نہیں ہوسکتا	966
گواہ بنانے کا طریقہ اور قاضی کے پاس فرع کس طرح گواہی دے	966
بعض وہ امور ہیں جن سے شہادت فرع باطل	967
گواہ ناقابلِ شہادت ہوگیا تھا پھر قابلِ شہادت ہوگیا	967
گواہ کہتے ہیں ہم مدعیٰ علیہ کو پہچانتے نہیں تو مدعی کے ذمہ یہ بیان ہے کہ شخص حاضر وہی ہے	967
جھوٹے گواہ کی تشہیر کی جائے	968
یہ کیونکر معلوم ہوگا کہ گواہ نے جھوٹی گواہی دی	968
گواہی سے رجوع کرنے کا بیان	**969**
رجوع کے شرائط	969
فیصلہ کے بعد رجوع کرنے سے اس گواہ پر تاوان لازم	969
تاوان کے بارے میں باقی کا اعتبار ہے رجوع کرنے والے کا نہیں	970
نکاح وبیع کی گواہی دے کر رجوع کرنے کی صورت میں تاوان	970
بیع بالخیار میں گواہوں نے رجوع کیا جب بھی ضمان واجب ہے	971

www.dawateislami.net

طلاق کے گواہوں نے رجوع کیا تو کس صورت میں تاوان ہے	972
فروع نے رجوع کیا یا اصول نے	972
تزکیہ کرنے والے رجوع کرگئے تو ایک صورت میں تاوان ہے	972
دو گواہوں نے تعلیق کی گواہی دی اور دو نے وجود شرط کی اور سب رجوع کر گئے تو گواہانِ تعلیق پر تاوان ہے	972
دو نے تفویضِ طلاق کی شہادت دی اور دو نے طلاق کی پھر رجوع کر گئے	972
عورت نے دس روپے ماہوار نفقہ پر صلح ہونا گواہوں سے ثابت کیا پھر گواہ رجوع کر گئے	973
عورت کہتی ہے نفقہ مقررہ نہیں ملتا شوہر نے گواہوں سے ثابت کیا کہ ماہ بماہ برابر دیا جاتا ہے	973
وکالت کا بیان	**973**
طلاق دینے کا وکیل کیا	974
وکیل بنانے کے شرائط	974
سمجھ وال بچہ نے وکیل کیا اس کی تین صورتیں ہیں	975
مرتد نے وکیل کیا	975
مرتدہ نے اپنے نکاح کا وکیل کیا یا بعد توکیل مرتدہ ہوگئی	975
مسلمان کو یہ نہ چاہیے کہ شراب کے تقاضے کا وکیل بنے	975
باپ یا وصی نے نابالغ کے لیے خریدنے یا بیچنے کا کسی کو وکیل کیا	976
وکیل کا عاقل ہونا شرط ہے	976
وقتِ توکیل وکیل کو علم ہونا شرط نہیں مگر جب تک علم نہ ہو وکیل نہیں	976
حقوق کے اقسام اور کس قسم میں توکیل ہوسکتی ہے	976
مباحات میں توکیل جائز نہیں	977
وکیل بالخصومۃ میں خصم کا راضی ہونا شرط ہے مگر بعض صورتوں میں	977
بعض عقد میں موکل کی طرف اضافت ضرور ہے بعض میں نہیں	978
قسم اول میں حقوق کا تعلق وکیل سے ہے اور دوم میں موکل سے	978
موکل نے کہا حقوق کا تعلق وکیل سے نہ ہوگا یہ شرط باطل ہے	978
مِلک ابتدا ہی سے موکل کی ہوتی ہے	978
جن عقود میں موکل کی طرف اضافت ضروری ہے اُن میں حقوق کا تعلق موکل سے ہوگا	979
وکیل سے چیز خریدی موکل ثمن کا مطالبہ نہیں کرسکتا مگر موکل کو دے دیا تو صحیح ہے	979
وکیل مرگیا تو وصی اس کا قائم مقام ہے موکل نہیں	979
وکیل کو خریدنے سے پہلے ثمن دیدیا اور وہ ضائع ہوگیا	979
وکیل یا موکل کے ذمہ مشتری کا دین ہے مقاصہ ہوسکتا ہے	980
وصی کے وکیل نے چیز بیچ کر دام یتیم کو دے دیے یہ ناجائز ہے	980
قرض لانے کا وکیل نہیں ہوسکتا اور قرض پر قبضہ کے لیے وکیل ہوسکتا ہے	980
وکیل کو کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا مگر بعض صورت میں	980
وکیل کو وکیل بنانا درست نہیں مگر جبکہ موکل نے اختیار دیا ہو	980
وکالت میں تھوڑی سی جہالت ہوسکتی ہے اور شرط فاسد سے فاسد نہیں ہوتی	981

www.dawateislami.net

وکیل کا عزل بغیر دوسرے کی موجودگی کے درست ہے مگر جب تک علم نہ ہو معزول نہیں	981
وکیل امین ہے اس پر تاوان نہیں ہوسکتا	981
خرید وفروخت میں توکیل کا بیان	**981**
خریدنے میں وکالت عامہ وخاصہ	981
جنس وصفت یا جنس وثمن بیان کرنا ضروری ہے اور جنس کے نیچے مختلف نوعیں ہوں تو ثمن بیان کرنا کافی نہیں	982
گھوڑا خریدنے کو کہا یا تنزیب کا تھان خریدنے کو کہا توکیل صحیح ہے	982
طعام میں عرف کا لحاظ ہوگا	982
موتی یا یاقوت کا نگینہ خریدنے کو کہا اور ثمن بتادیا توکیل صحیح ہے	982
گیہوں وغیرہ غلہ خریدنے میں مقدار یا ثمن ذکر کرنا ضروری ہے	982
گاؤں والے نے کپڑا خریدنے کو کہا ایسا کپڑا خریدے جس کو گاؤں والے استعمال کرتے ہوں	982
دلال کو روپیہ دیا کہ چیز خرید لاؤ اگر کسی خاص چیز کا دلال ہے توکیل صحیح ہے ورنہ نہیں	983
مؤکل نے جو کہا ہے اس کی پابندی ضروری ہے اس کے خلاف کیا اور بہتر کیا تو مؤکل پر نافذ ہے ورنہ نہیں	983
وکیل بائع نے ثمن کی جنس یا مقدار میں خلاف کیا	983
وکیل نے چیز خریدی اس میں عیب ظاہر ہوا تو جب تک چیز وکیل کے پاس ہو واپس کرنے کا حق اسی کو ہے مؤکل کو نہیں وکیل بالبیع کا بھی یہی حکم ہے	983
وکیل نے چیز بیچی اور مشتری نے عیب کی وجہ سے واپس کردی اگر ثمن وکیل کو دیا ہے وکیل سے لے مؤکل کو دیا ہے مؤکل سے لے	984
وکیل عیب سے انکار کرتا ہے اور مؤکل اقرار کرتا ہے چیز واپس نہیں ہوسکتی اور وکیل اقرار کرتا ہے تو واپس ہوگی	984
وکیل نے بیع فاسد سے خریدی یا بیچی عقد کو فسخ کرسکتا ہے	984
جب تک مؤکل سے ثمن وصول نہ کرلے مبیع کو روکنے کا حق وکیل کو ہے	984
بائع نے وکیل کو ثمن کل یا جز ہبہ کردیا	985
وکیل نے مبیع روکی اور ہلاک ہوگئی تو وکیل کا نقصان ہوا اور روکی نہیں تھی تو مؤکل کا نقصان ہوا	985
بیع صرف وسلم میں مجلس عقد میں وکیل کا قبضہ ضروری ہے مؤکل کا نہیں	985
وکیل کو مؤکل نے روپے دیے تھے مگر وکیل نے خرچ کر ڈالے اور اپنے روپے سے چیز خریدی	985
وکیل بالشرا نے مؤکل سے ثمن نہیں لیا ہے تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ مؤکل سے ملے گا تب دوں گا اور وکیل بالبیع کو مشتری سے نہیں ملا ہے تو مؤکل سے کہہ سکتا ہے کہ ملے گا تب دوں گا	985
وکیل بالبیع نے مؤکل سے کہا دام نہیں ملے ہیں میں اپنے پاس سے دیتا ہوں یہ متبرع ہے	985
آڑھتی نے اپنے پاس سے دام دے دیے اور مشتری مفلس ہوگیا تو دام واپس لے سکتا ہے	986
مؤکل نے خریدنے سے پہلے روپے دیے اور ضائع ہوگئے	986
تو مؤکل کے ہوئے اور بعد میں دیے تو وکیل کے ضائع ہوئے روپے بھی ضائع ہوگئے اور چیز بھی تلف ہوگئی تو مؤکل دوبارہ دے	986

www.dawateislami.net

ایک روپیہ کا پانچ سیر گوشت منگایا وکیل وہی گوشت روپیہ کا دس سیر لایا	986
چیز خریدنے کا وکیل ہے تو اپنے لیے خرید سکتا ہے یا نہیں کب اس کے لیے ہوگی اور کب موکل کے لیے	987
وکیل وموکل میں اختلاف ہوا کہ کس کے لیے خریدی ہے	988
خریدار نے کہا یہ چیز زید کے لیے بیچو پھر کہتا ہے کہ زید نے مجھ سے نہیں کہا تھا	988
دو چیزیں خریدنے کے لیے کہا تھا وکیل نے ایک خریدی	988
مدیون سے کہا تمہارے ذمہ جو میرے روپے ہیں ان سے فلاں چیز یا فلاں سے فلاں چیز خریدلاؤ یہ توکیل صحیح ہے	989
دائن نے مدیون سے کہا دین کی رقم صدقہ کردو یا مستاجر سے کہا کرایہ کی رقم سے مرمت کرالو یہ توکیل صحیح ہے	989
وکیل وموکل میں اختلاف ہوا کہ کتنے میں خریدی ہے	989
وکیل کن لوگوں سے عقد نہیں کرسکتا	990
کہاں ادھار بیع کرسکتا ہے اور کہاں نہیں	991
موکل نے ادھار بیچنے کو کہا تھا وکیل نے نقد بیچ دی	991
وکالت کو زمان یا مکان کے ساتھ مقید کرنا درست ہے	991
وکیل سے کہا فلاں کی معرفت چیز خریدو	991
جس چیز میں بار برداری صرف ہوگی اس کو دوسرے شہر میں لے جانا درست نہیں	992
وکیل پر کوئی شرط لگادی ہے	992
وکیل کا کفیل لینا یا رہن رکھنا درست ہے	992
وکیل نے ثمن کی خود ہی کفالت کی یہ صحیح نہیں	992
وکیل نے ثمن وصول کرنے میں تاخیر کی یا معاف کردیا یا حوالہ قبول کیا یا خراب روپے لے لیے تو وکیل پر لازم ہے موکل پر نہیں	993
وکیل واجبی قیمت یا کچھ زائد پر خرید سکتا ہے	993
چیز بیچنے یا خریدنے کا وکیل تھا آدھی بیچی یا خریدی	993
مشتری نے عیب کی وجہ سے مبیع کو وکیل پر رد کردیا اس کی صورتیں	993
وکالت میں خصوص اصل ہے اس کے تفریعات	994
وکیل کہتا ہے چیز بیچ دی اور ثمن پر قبضہ کرلیا مگر ہلاک ہوگیا	994
دو شخصوں کو وکیل کیا ان میں تنہا ایک تصرف کرسکتا ہے یا نہیں	995
یہ کہا کہ تم دونوں میں سے ایک کو فلاں چیز خریدنے کا وکیل کیا اور دونوں نے خریدلی	997
ایک سے کہا میری یہ چیز بیچ دو پھر دوسرے سے یہی کہا اور دونوں نے بیچ دی	997
وکیل کام کرنے پر کہاں مجبور ہے کہاں نہیں	997
وکیل دوسرے کو وکیل بناسکتا ہے یا نہیں	998
وکیل نے حقوق عقد میں دوسرے کو وکیل کیا یہ جائز ہے	999
وکیل الوکیل نے تصرف کیا اُس میں وکیل کی رائے شامل ہوگئی تو موکل پر نافذ ہے	999
وکالت عامہ وخاصہ، وکیل عام کیا کرسکتا ہے کیا نہیں	999
جس پر ولایت نہ ہو اُس کے حق میں تصرف جائز نہیں	1000
نابالغ کے مال کا کون ولی ہے	1000
وکیل بالخصومۃ اور وکیل بالقبض کا بیان	1001

www.dawateislami.net

وکیل بالخصومۃ قبضہ نہیں کرسکتا اور تقاضے کا وکیل کرسکتا ہے جبکہ عرف ہو	1001
خصومت وتقاضے کا وکیل صلح نہیں کرسکتا	1001
صلح کا وکیل دعویٰ نہیں کرسکتا	1001
کل دین پر قبضہ کو کہا تھا اس نے ایک روپیہ کم پر قبضہ کیا	1001
ہر دین اور تمام حقوق وصول کرنے کے لیے وکیل کیا	1002
قبض دین کا وکیل حوالہ وغیرہ نہیں قبول کرسکتا	1002
وکیل سے کہا کہ فلاں سے دین وصول کرکے فلاں کو ہبہ کردے	1002
ایک وکیل نے دین وصول کیا دوسرا وکیل اُس سے نہیں لے سکتا	1002
محتال لہ نے محیل کو وکیل کیا دائن نے مدیون کو وکیل کیا یہ صحیح نہیں	1002
کفیل بالمال وکیل نہیں ہوسکتا	1002
دو شخصوں پر ہزار روپے ہیں دونوں باہم کفیل ہیں	1003
وکیل سے کہا تھا کہ فلاں سے وصول کرنا اُس نے دوسرے سے وصول کیا یہ صحیح ہے	1003
مدیون سے روپے کی جگہ وکیل نے سامان لیا	1003
مدیون نے دائن کو چیز دی کہ اسے بیچ کر ثمن وصول کرلو	1003
ایک نے دوسرے سے کہا جو کچھ تمہارے ذمہ فلاں کا دَین ہے میں اس کے لینے کا وکیل ہوں اس کی تین صورتیں ہیں	1003
یہ کہا کہ میں امانت وصول کرنے کا وکیل ہوں امین کو دینے کا حکم نہیں دیا جائے گا	1004
دائن نے مدیون سے کہا فلاں کو دے دینا پھر دوسرے موقع پر کہا مت دینا مدیون کہتا ہے میں دے چکا اور وہ بھی مقر ہے دینا صحیح ہے	1004
دائن نے مدیون کے پاس کہلا بھیجا میرا روپیہ بھیج دو اس کی چند صورتیں ہیں	1004
دین ادا کرنے یا زکاۃ دینے یا کفارہ میں کھلانے کو کہا اور اس نے کردیا	1005
یہ کہا کہ فلاں کو اتنے روپے دے دو	1005
ایک ہی شخص دائن و مدیون دونوں کا وکیل نہیں ہوسکتا	1005
مدیون نے کسی کو روپے دیے کہ فلاں کو دیدو اور رسید لکھوالینا	1005
دَین ادا کرنے کو کہا اس نے بہتر یا خراب ادا کیا	1005
وکیل بالقبض و وکیل بالخصومۃ سے کہہ دیا ہے کہ مجھ پر جو دعویٰ ہو اس کا تو وکیل نہیں	1005
وکیل بالخصومۃ کو اقرار و انکار دونوں کا اختیار ہے	1006
توکیل بالاقرار صحیح ہے	1006
وکیلِ دائن کو چیز دیدی کہ بیچ کر دین وصول کرے صحیح نہیں	1006
کفیل بالنفس وقاصد ووکیل بالنکاح قبض کے وکیل ہوسکتے ہیں	1007
وکیل بالقبض کفیل ہوسکتا ہے مگر وکالت باطل ہوگئی	1007
وکیل بیع نے بائع کے لیے ثمن کی ضمانت کی یہ ناجائز ہے	1007
وکیل بالقبض نے مال طلب کیا، مدیون نے کہا موکل کو دے چکا ہوں یا وہ معاف کرچکا ہے	1007
مشتری نے عیب کی وجہ سے مبیع واپس کرنے کے لیے کسی کو وکیل کیا بائع کہتا ہے مشتری عیب پر راضی تھا	1007
کسی کو روپے دیے کہ میرے بال بچوں پر خرچ کردینا یا میرا دَین ادا کردینا یا صدقہ کردینا اُس نے یہ روپے رکھ لیے اور اپنے پاس سے یہ کام کردیے	1008

www.dawateislami.net

وکیل سے کہا فلاں پر میرے روپے ہیں وصول کر کے خیرات کردو اُس نے اپنے پاس سے خیرات کردیے کہ وصول کر کے لے لوں گا	1008
وصی یا باپ نے بچہ پر اپنا مال خرچ کیا اس کی دو صورتیں ہیں	1008
شے معین کے قبضہ کا جو وکیل ہے اُس کے احکام	1009
وکیل سے امانت پر قبضہ کے لیے کہا اور وکیل سے پہلے خود قبضہ کرلیا پھر امانت رکھی تو وکیل نہ رہا	1009
وکیل سے کہا آج قبضہ کرو یا کل قبضہ کرنا یا فلاں کی موجودگی میں یا گواہوں کے سامنے قبضہ کرنا	1009
گھوڑا لانے کو کہا تو وکیل اُس پر سوار ہوسکتا ہے یا نہیں	1010
وکیل کو معزول کرنے کا بیان	**1010**
وکالت کا بالقصد حکم نہیں ہوتا	1010
موکل معزول کرے یا خود وکیل اپنے آپ کو معزول کرے بہرحال دوسرے کو علم ہونا ضروری ہے اور معزولی کی صورتیں	1010
وکالت کے ساتھ حق غیر متعلق ہوجائے تو موکل معزول نہیں کرسکتا	1011
بعض وکیل اپنے کو بغیر علم موکل معزول کرسکتے ہیں	1011
قبضِ دَین کے وکیل کو معزول کرنے میں مدیون کا موجود ہونا ضرور ہے یا نہیں	1011
راہن نے وکیل کیا کہ مرہون کو بیع کر کے دین ادا کرے وکیل نے وکالت رد کردی	1011
توکیل کو شرط پر معلق کرسکتے ہیں اور عزل کو نہیں کرسکتے	1012
جس کام کی وکالت تھی اُس کو کرلیا وکالت باطل ہوگئی	1012
دونوں میں سے کوئی مرگیا یا اُس کو جنون مطبق ہوگیا یا مرتد ہو کر دار الحرب کو چلا گیا وکالت باطل ہوگئی	1012
راہن نے وکیل کیا تھا اور مرگیا وکالت باطل نہیں ہوئی	1012
امر بالید یا بیع بالوفا کے وکیل کا موکل مرگیا وکالت باطل نہیں	1012
دو شریکوں نے وکیل کیا تھا پھر جدائی ہوگئی	1012
مکاتب نے وکیل کیا تھا اور عاجز ہوگیا یا ماذون نے وکیل کیا تھا مجور ہوگیا وکالت باطل ہوگئی	1013
موکل کے کام کرلینے سے وکالت اُس وقت باطل ہوتی ہے کہ موکل کے کرنے کے بعد وکیل نہ کرسکے ورنہ باطل نہیں	1013
ہبہ کا وکیل تھا موکل نے ہبہ کر کے واپس لیا	1013
اجارہ کا وکیل تھا موکل نے اجارہ دے کر فسخ کردیا	1013
مکان بیع کرنے کا وکیل تھا اس میں جدید تعمیر کی	1014
ستو میں گھی مل دیا، تل کو پیل ڈالا	1014
موکل نے بیع کی، وکیل کو خبر نہ ہوئی اس نے بھی بیع کردی	1014
وکیل نے وکیل کیا اس کو معزول کرسکتا ہے یا نہیں	1014
مدیون سے کہہ دیا جو شخص یہ نشانی لائے اسے دَین دے دینا یہ توکیل صحیح نہیں	1014
حصہ تیرھواں (۱۳)	
دعوے کا بیان	**1015**
دعوے کی تعریف اور مدعی و مدعیٰ علیہ کا تعین	1016
صحت دعویٰ کے شرائط	1017
جواب دعویٰ	1018
بعض صورتوں میں مدعیٰ علیہ و قابض دونوں کی حاضری ضروری ہے	1018

www.dawateislami.net

منقول شے کے حاضر کرنے میں دشواری نہ ہو تو حاضر کی جائے	1019
دعوائے غصب میں چیز کی قیمت بیان کرنا ضرور نہیں	1019
مختلف قسم کی چیزوں کا دعویٰ ہے تو مجموعہ کی قیمت بیان کر دینا کافی ہے	1019
ودیعت کا دعویٰ ہو تو یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ فلاں جگہ امانت رکھی تھی	1020
جائداد غیر منقولہ میں حدود کا بیان کرنا ضروری ہے	1020
تین حدیں بیان کیں ایک چھوڑ گیا یا اس میں غلطی کی	1020
کیا چیز حد ہو سکتی ہے اور حدود کو کس طرح لکھا جائے	1021
غیر منقول چیزوں میں مدعیٰ علیہ کا قبضہ ثابت کرنا ہوگا	1021
پرنالہ یا نالی یا آبچک کا دعویٰ	1022
یہ دعویٰ کہ میری زمین میں مکان بنا لیا یا درخت لگائے	1022
دوسرے کا مکان بیع کر دیا اور قبضہ بھی دے دیا	1022
بائع کے رشتہ دار وقت بیع حاضر تھے اُس وقت کچھ نہیں بولے ایک مدت کے بعد اپنی ملک کا دعوے کیا	1023
مکان کا دعوے کیا کہ یہ مجھے میراث میں ملا ہے	1023
اقرار کو دعویٰ کی بنا کیا یہ دعویٰ صحیح نہیں	1023
اقرار مدعی سے دعوے دفع ہو سکتا ہے	1024
دَین کے دعوے میں کیا کیا بیان کرنا ہوگا	1024
مبیع کے ثمن کا دعویٰ کیا تو مبیع کیا چیز تھی اس کا بیان ضروری ہے یا نہیں	1025
دعویٰ صحیح ہونے کے بعد قاضی کیا کرے گا	1025
مدعیٰ علیہ نے مدعی پر حلف دیا یہ ناجائز ہے	1026
بغیر حکم قاضی مدعی کی طلب پر مدعیٰ علیہ نے قسم کھالی اس کا اعتبار نہیں	1026
بعض صورتوں میں مدعی پر قسم ہے اور گواہوں سے ثبوت کے بعد بھی بعض صورتوں میں قسم ہے	1026
مدعی نے اپنا دعویٰ گواہوں سے ثابت کر دیا اب مدعیٰ علیہ درخواست کرتا ہے کہ مدعی یا اُس کے گواہوں پر حلف دیا جائے یہ بات نامسموع ہے	1027
مغصوب منہ اپنی چیز کی سو روپے قیمت بتاتا ہے اور غاصب انکار کرتا ہے دونوں پر قسم ہے	1027
گواہ شہر میں موجود ہیں مگر کچہری میں نہیں آئے تو مدعیٰ علیہ پر حلف نہیں	1027
گواہ شہر سے غائب ہیں یا بیمار ہیں تو مدعیٰ علیہ پر حلف دیا جا سکتا ہے	1027
ملک مطلق میں خارج کے گواہ معتبر ہیں	1027
مدعیٰ علیہ حلف سے منکر ہے یا خاموش ہے تو اُس کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے	1028
مدعیٰ علیہ گونگا ہے تو سب کام اشارہ سے ہوگا	1028
قطعی قرائن سے جو بات معلوم ہو اُس کی گواہی دینا درست ہے	1029
مدعیٰ علیہ کو یہ شبہ پیدا ہو گیا کہ شاید مدعی ٹھیک کہتا ہو تو کیا کرے	1029
مدعیٰ علیہ نہ اقرار کرتا ہے نہ انکار اور کہتا ہے مدعی نے مجھے دعویٰ سے بری کر دیا	1029
بعض دعویٰ میں منکر پر قسم نہیں	1029

www.dawateislami.net

عورت نے نکاح کا دعوے کیا مرد منکر ہے وہ قاضی سے طلاق کی درخواست کرتی ہے یا مرد مدعی ہے عورت منکر اور چاہتا ہے کہ اُسکی بہن سے نکاح کرے	1029
جن صورتوں میں منکر پر قسم نہیں اگر وہاں مال مقصود ہو تو حلف ہے	1030
حدود میں چوری کے سوا منکر پر حلف نہیں	1030
حلف میں نیابت نہیں ہوسکتی، استحلاف میں ہوسکتی ہے	1030
حلف میں کبھی قطعی طور پر انکار کرنا ہوتا ہے اور کبھی یوں کہ مجھے اس کا علم نہیں ان دونوں صورتوں کی تفصیل	1031
مدعی علیہ نے حلف کے بدلے کوئی چیز مدعی کو دے دی یا دونوں نے صلح کر لی یہ جائز ہے اور اگر مدعی نے حلف ساقط کر دیا تو ساقط نہ ہوگا	1031
مدعی علیہ نے دعوے سے انکار کیا پھر حلف سے بھی انکار کیا اس کی تاویل	1032
حلف کا بیان	**1032**
قسم کے الفاظ اور اس میں تغلیظ کی صورتیں	1032
یہود و نصاریٰ و دیگر کفار کو کن لفظوں سے قسم دی جائے	1033
کبھی سبب پر قسم دیتے ہیں اور کبھی حاصل پر دونوں کی تفصیل	1034
مدعی علیہ کہتا ہے مدعی پہلے قسم کھلا چکا ہے اب نہیں کھاؤں گا	1037
مدعی علیہ کہتا ہے میں حلف کر چکا ہوں کہ کبھی قسم نہ کھاؤں گا	1038
تحالُف کا بیان	**1038**
تحالف کی صورتیں	1038
پہلے کس کو حلف دیا جائے	1039
محض تحالف سے بیع فسخ نہیں ہوگی، بلکہ دونوں فسخ کریں یا قاضی فسخ کرے	1039
مبیع ہلاک ہوگئی یا ملک مشتری سے خارج ہوگئی یا اُس میں زیادتی ہوگئی تو تحالف نہیں	1039
مبیع کا ایک جز ہلاک ہوگیا تو تحالف نہیں مگر ایک صورت میں	1039
بعض صورت میں تحالف موافق قیاس ہے اور بعض میں خلاف قیاس	1040
تحالُف کا طریقہ	1040
اگر ثمن میں اختلاف ضمنی طور پر ہو تو تحالف نہیں	1040
ثمن یا مبیع کے سوا دوسری چیزوں میں اختلاف سے تحالف نہیں	1040
نفس عقد بیع میں اختلاف ہو تحالف نہیں	1041
جنس ثمن میں اختلاف سے تحالف ہے اگرچہ مبیع ہلاک ہوچکی ہو	1041
ثمن و میعاد، دونوں میں اختلاف ہے اور دونوں نے گواہ پیش کیے	1041
بیع سلم میں اقالہ کے بعد راس المال میں اختلاف ہوا	1041
بیع میں اقالہ کے بعد مقدار ثمن میں اختلاف ہوا	1041
زوجین میں مہر کی بیشی میں اختلاف ہوا	1042
موجر و مستاجر میں اختلاف ہے تو کس صورت میں تحالف ہے	1043
دو شخصوں نے دعویٰ کیا ایک نے بیع کا دوسرے نے اجارہ کا	1043
سامان خانہ داری میں زوجین یا باپ بیٹے وغیرہم میں اختلاف	1044

www.dawateislami.net

کس کومدعیٰ علیہ بنایاجاسکتاھے اورکس کی حاضری ضروری ھے	1046
دعوےٰ دفع کرنے کا بیان	1047
جواب دعوےٰ	1052
دوشخصوں کے دعوےٰ کرنے کا بیان	1053
کہاں ذوالید کے گواہ معتبر ہونگے اور کہاں خارج کے	1053
دونوں مدعیوں نے اپنی ملک گواہوں سے ثابت کر دی دونوں کونصف نصف دیدی جائے	1054
زید نے پورے مکان کا دعوے کیا اور بکر نے آدھے کا تین چوتھائی زید کو اور ایک چوتھائی بکر کو دی جائے اور مکان انہیں دونوں کے قبضہ میں ہے،تو کل زید کو ملے گا	1054
تین شخصوں کے قبضہ میں مکان ہے ایک نے کل کا دعوے کیا دوسرے نے نصف کا تیسرے نے ثلث کا اسے کیوں کر تقسیم کیا جائے	1054
وقف کا دعوے مِلک مطلق کے حکم میں ہے	1054
دوگواہوں سے ثابت ہوا کہ اولادِ زید پر وقف کرنے کا اقرار کیا ہے اور دو سے اولادِ عمرو پر وقف کرنے کا اقرار	1055
دونوں مدعیوں نے گواہ پیش نہیں کیے تو ذوالید پر دونوں کے مقابل میں حلف دیا جائے	1055
خارج نے ملک مطلق کا دعویٰ کیا اور ذوالید نے اُسی سے خریدنا بتایا یا دونوں نے ملک کا ایسا سبب بیان کیا جس میں تکرار نہیں ہوتی تو ذوالید کے گواہ معتبر ہیں	1055
ایسا سبب بیان کیا جو مکرر ہوسکتا ہو تو خارج کو ترجیح ہے	1056
مرغی غصب کی اُس نے انڈے دیے کچھ انڈے اسی مرغی کے نیچے بٹھائے کچھ اپنی مرغی کے نیچے، اس کا کیا حکم ہے	1056
ایک جانور کو دونوں اپنے گھر کا بچہ بتاتے ہیں اس کی صورتیں	1056
ایک عورت کے متعلق دو شخصوں نے نکاح کا دعوے کیا	1057
مرد نے دعوے کیا کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا اور عورت کی بہن دعوے کرتی ہے میں نے اس مرد سے نکاح کیا مرد کے گواہ معتبر ہیں	1058
مرد نے نکاح کا دعوے کیا عورت نے انکار کر دیا پھر اس عورت نے قاضی کے پاس نکاح کا اقرار کرلیا یہ صحیح ہے	1059
ایک ہزار پر نکاح کا دعوے کیا اور دو ہزار پر نکاح ہونا گواہوں سے ثابت کیا گواہ معتبر ہیں	1059
ایک چیز کے متعلق دو شخص خریدنے کا دعوے کرتے ہیں	1059
بیع و ہبہ وصدقہ ورہن ومَہر وغصب وامانت میں کس کو ترجیح ہے	1061
ایک طرف گواہ کم ہیں دوسری طرف زیادہ یا ایک طرف اعدل ہوں دوسری طرف عادل تو کسی کو ترجیح نہیں	1062
قبضہ کی بنا پر فیصلہ	**1063**
خودرو غلّہ مالک زمین کا ہے	1063
نہر کے کنارے پر بندا ہے اس میں اختلاف ہے تو کس کا قرار دیا جائے	1063
مٹی جس کی زمین میں جمع ہوگئی اُسی کی ہے	1064
پن چکی میں آٹا اُڑتا ہے یہ کس کا ہے	1064
ڈلاؤ پر راکھ اور گوبر پھینکتے ہیں جو لیجائے اُس کا ہے	1064
کپڑے اور جانور وغیرہ پر کیونکر قبضہ ثابت ہوگا	1064

www.dawateislami.net

دیوار میں دو شخصوں نے اختلاف کیا تو کس کی قرار پائے	1065
دیوار مشترک جھک گئی جس کی طرف جھکی ہے وہ دوسرے سے کہتا ہے سامان اُتار لو ورنہ دیوار گرنے سے نقصان ہوگا اُس نے نہیں اُتارا تو نقصان دینا ہوگا	1067
پردہ کی دیوار مشترک تھی گر گئی تو دونوں بنوائیں	1067
مکان مشترک میں صحن کی کس طرح تقسیم ہو	1067
پانی میں نزاع ہو تو اُس کی تقسیم کھیتوں کی کمی بیشی کے حساب پر ہوگی	1068
غیر منقول میں گواہوں سے قبضہ ثابت ہوگا یا تصرف مالکانہ سے	1068
ملک فی الحال کا دعوے ہے اور گواہوں سے زمانۂ گزشتہ کی مِلک ثابت ہوئی	1068
دعوائے نسب کا بیان	**1068**
مدعیٰ علیہ کو معلوم ہو کہ مدعی کا دعوے درست ہے تو انکار جائز نہیں	1071
حق مجہول پر حلف نہیں دیا جاتا مگر چند مواقع میں	1072
چند چیزیں مانع دعوائے مِلک ہیں	1072
اقرار کا بیان	**1072**
اقرار خبر ہے مگر اس میں انشا کے معنے بھی پائے جاتے ہیں	1074
اقرار کے خبر ہونے کے شواہد	1074
اس کے انشا ہونے کے احکام	1075
مقرلہ کی ملک نفس اقرار سے ثابت ہوجاتی ہے	1075
اقرار میں شرط خیار باطل ہے	1075
اقرار کے شرائط اور غلام و نابالغ اور نشہ والے کا اقرار	1075
مقربہ مجہول ہو جب بھی اقرار صحیح ہے	1076
شرط یہ ہے کہ مقربہ کی تسلیم واجب ہو	1076
مقر یا مقرلہ کی جہالت	1076
مجہول چیز کا اقرار کیا تو اس کو بیان کرنے پر مجبور کیا جائے گا	1076
مقرلہ کو معلوم ہے کہ مقر اپنے اقرار میں جھوٹا ہے تو لینا جائز نہیں	1078
اقرار کے الفاظ	1078
اشارہ کا کہاں اعتبار ہے کہاں نہیں	1082
دَین مؤجل یا کرایہ پر مکان ہونے کا اقرار	1082
فلاں کے اس قسم کے روپے میرے ذمہ ہیں	1082
ایک چیز کے اقرار میں دوسری چیز کہاں داخل ہے کہاں نہیں	1083
حمل کا اقرار یا حمل کے لیے اقرار صحیح ہے	1085
حمل کے لیے اقرار کیا یہ اُس وقت صحیح ہے کہ سبب ایسا بیان کرے جو ہو سکے	1085
بچہ کے لیے اقرار اور آزاد مجبور کا اقرار	1086
اقرار میں خیار شرط	1086
تحریری اقرار	1087
چند مرتبہ اقرار کیا تو ایک اقرار ہے یا متعدد	1089
اقرار کے بعد کہتا ہے میں نے جھوٹا اقرار کیا تھا	1090
اقرار وارث بعد موت مورث	**1091**
استثنا اور اس کے متعلقات کا بیان	**1092**
اقرار کے بعد ان شاء اللہ کہا یا اُس کو شرط پر معلق کیا اقرار باطل ہوگیا	1095
توابع کا استثنا صحیح نہیں	1096
اپنے ذمہ ثمن کا اقرار کیا اس کی چند صورتیں	1096

www.dawateislami.net

یہ اقرار کیا کہ یہ چیز مجھے زید نے دی ہے اور یہ عمرو کی ہے تو کس کو واپس دے	1097
روپے کا اقرار کیا اس کے بعد یہ کہا کہ یہ حرام کے ہیں تو کیا حکم ہے	1097
روپے کا اقرار کیا اس کے بعد کہتا ہے وہ کھوٹے ہیں	1098
بیع تلجئہ کا اقرار کیا یا کہتا ہے تلجئہ کے طور پر اقرار کیا	1098
نکاح و طلاق کا اقرار	**1099**
طلاق وظہار وایلا وخلع نکاح کا اقرار ہے	1099
خرید وفروخت کے متعلق اقرار	1100
وصی کا اقرار	**1103**
ودیعت و غصب وغیرہ کا اقرار	**1105**
دَین کی وصولی کا اقرار	1107
اقرارِ مریض کا بیان	**1111**
مریض نے دَینِ صحت کا اقرار کیا یا ایسے دَین کا جس کا سبب معروف ہے	1111
مریض نے اجنبی کے لیے اقرار کیا یا وارث کیلئے، دونوں کے احکام	1111
مریض کو یہ اختیار نہیں کہ بعض دائن کا دَین ادا کرے بعض کا نہ کرے	1112
مریض نے قرض لیا ہے یا کوئی چیز خریدی ہے تو دَین وثمن ادا کرسکتا ہے	1112
چیز خریدی اور بغیر دام دیے مر گیا	1112
مریض نے دَین کا اقرار کیا پھر دوسرے دَین کا اقرار کیا، دونوں برابر ہیں	1112
مریض نے ایک ایک ہزار روپے کا تین شخصوں کے لیے اقرار کیا اور اُس کے پاس ایک ہزار ہی ہیں	1113
مریض نے اپنے باپ کے ذمہ دَین کا اقرار کیا اور اس کے قبضہ میں باپ کا مکان ہے	1113
مریض نے وِدیعت یا عاریت وصول پانے کا اقرار کیا	1113
مریض نے دَین معاف کردیا یہ صحیح ہے یا نہیں	1114
یہ اقرار کیا کہ یہ چیز صحت میں بیچ دی تھی اور ثمن وصول پالیا	1114
یہ اقرار کیا فلاں کے ذمہ دَین تھا وہ وصول پالیا	1114
بدلِ خلع وصول پانے کا اقرار	1114
غبن فاحش کے ساتھ صحت میں بشرط خیار چیز خریدی اور مرض میں بیع کو جائز کیا	1114
عورت نے مہر وصول پانے کا اقرار کیا اور مہر معاف کردیا	1114
مریض نے اموال کثیرہ کا دعوے کیا تھا، مدعیٰ علیہ سے کچھ لے کر صلح کرلی اور اقرار کرلیا کہ میرا کچھ نہیں چاہیے، ورثہ کہتے ہیں ہمیں محروم کرنے کے لیے یہ صورت کی گئی	1115
وارث کہتا ہے کہ میرے لیے صحت میں اقرار کیا تھا	1115
وارث سے مراد وقتِ موت وارث، نہ کہ وقتِ اقرار	1115
مریض نے اجنبیہ کے لیے وصیت کی یا ہبہ کیا پھر اُس سے نکاح کیا	1116
مریض نے اجنبی کے لیے اقرار کیا اُس اجنبی نے کہا کہ مریض کے وارث کی ہے	1116
مریض نے وارث کے لیے اقرار کیا یہ باطل ہے	1116
وارث کے لیے وصیت باطل ہے	1116
وقف کا اقرار کیا اس کی دو صورتیں ہیں	1117

www.dawateislami.net

مریض نے دَین کا اقرار کیا اور مرا نہیں یہ اقرار مریض نہیں	1117
مریض نے وارث کی امانت ہلاک ہونے کا اقرار کیا	1117
مریض کی لڑکی مرچکی ہے اُس سے دَین وصول پانے کا اقرار صحیح ہے	1117
مریض نے زوجہ کے لیے اقرار کیا جو اولاد چھوڑ مری ہے یا مریض نے بیٹے کے لیے اقرار کیا جو مریض سے پہلے اولاد چھوڑ کر مرگیا، یہ اقرار صحیح نہیں	1117
ایک شخص دوچار روز کے لیے بیمار ہوجاتا ہے پھر دو چار روز کو اچھا ہوجاتا ہے اس کے اقرار کا کیا حکم ہے	1118
مریض نے حق کا اقرار کیا اور بیان نہیں کیا اس کا حکم	1118
مریض نے معین چیز کا وارث کے لیے اقرار کیا اور وارث اجنبی کی وہ چیز بتاتا ہے	1118
مریض نے غاصب سے مغصوب منہ کی قیمت وصول پانے کا اقرار کیا	1118
مریض نے ایک چیز بیچی اور اُس کے پاس کوئی مال نہیں ہے اور بکثرت دَین ہے اُس کا یہ اقرار کہ چیز کی قیمت وصول پائی صحیح نہیں	1119
ایک شخص نے صحت میں چیز بیچی اُس کے مرنے کے بعد مشتری بوجہ عیب چیز کو واپس کرنا چاہتا ہے	1119
مریض نے دَین ادا کرنے کے لیے وارث کو روپے دیے وہ کہتا ہے دے دیے مگر دائن انکار کرتا ہے	1119
مریض نے اپنی چیز بیچنے کے لیے وارث کو وکیل کیا	1119
گواہوں کے سامنے باپ کے پاس ہزار روپے امانت رکھے	
باپ کہتا ہے کہ خرچ کرڈالے یا ضائع ہوگئے یا دے دیے	1120
مریض سے اُس کی زوجہ نے طلاق مانگی اُس نے دے دی پھر اس کے لیے مریض نے اقرار کیا	1120
مریض نے اقرار کیا کہ یہ روپے لقطہ ہیں	1120
مریض کے تین بیٹے ہیں ایک پر دَین ہے، مریض نے دَین وصول پانے کا اقرار کیا اور باقی دو میں سے ایک اقرار کرتا ہے ایک انکار	1121
مجہول النسب کے لیے مال کا اقرار کیا پھر اُس کے بیٹے ہونے کا اقرار کیا	1121
عورت کو بائن طلاق دی پھر اس کے لیے دَین کا اقرار کیا	1121
اقرار نسب	**1122**
بھائی کے اقرار کرنے سے نسب ثابت نہیں ہوگا	1122
مرد کن لوگوں کا اقرار کرسکتا ہے اور عورت کن لوگوں کا اور اس اقرار کے شرائط	1122
ان اقراروں کے صحیح ہونے کا مطلب	1122
غلام کا زمانۂ صحت یا مرض میں مالک ہوا اور حالت مرض میں کہتا ہے یہ میرا بیٹا ہے اقرار صحیح ہے	1123
مقر کے مرنے کے بعد بھی مقر لہ اس کی تصدیق کرسکتا ہے	1123
نسب کا اس طرح اقرار جس کا بوجھ دوسرے پر پڑے یہ صحیح نہیں	1123
جس اقرار میں تحمیلِ نسب غیر پر ہوتی ہے اُس میں احکام جاری ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ اقرار سے رجوع نہ کیا ہو	1124

www.dawateislami.net

باپ کے مرنے کے بعد کسی کے بھائی ہونے کا اقرار کیا وہ اس کے حصہ میں نصف کا شریک ہے	1124
تنہا پھوپی وارث تھی اُس نے اپنے سے مقدم کسی وارث کا اقرار کیا	1124
اقرار کی بعض صورتوں میں اس کا اثر دوسروں پر بھی پڑتا ہے	1125
عورت مجہولۃ النسب نے اپنے لونڈی ہونے کا اقرار کیا یہ اقرار اس کے حق میں معتبر ہے شوہر اور اولاد کے حق میں نہیں	1125
مجہول النسب نے غلام کو آزاد کیا اس کے بعد اپنے غلام ہونے کا اقرار کیا عتق باطل نہ ہوگا	1125
اقرار کے بعض الفاظ	1126
جن الفاظ سے پکارنا یا گالی دینا مقصود ہوتا ہے وہ اقرار عیب نہیں	1126
چند ایسے اقرار ہیں کہ مُقرلہ کے رد کرنے سے رد نہیں ہوتے	1126
وارث نے اقرار کیا کہ وصی سے میں نے کل ترکہ وصول پایا یا جن لوگوں پر میرے باپ کے دیون تھے میں نے سب وصول پائے، اس کے بعد دعوے کرسکتا ہے یا وصی سے صلح کرلی پھر اس کے پاس ایسی چیز دیکھی جو بوقتِ صلح ظاہر نہیں کی گئی اس کا دعویٰ کرسکتا ہے	1127
دخول کے بعد اِقرار کیا کہ قبل دخول طلاق دے دی تھی پورا مَہر اور نصف مہر لازم ہے	1127
وقف کی آمدنی کا میں مستحق نہیں ہوں فلاں ہے یہ اقرار صحیح ہے	1127
اقرار کیا کہ ہم نے غصب کیا پھر کہتا ہے کہ ہم دس شخص تھے پورا ضمان اس پر لازم ہے	1127
مفتی کے غلط فتویٰ کی بنا پر طلاق کا اقرار کیا یہ عذر دیانۃً مسموع ہے	1128
اقرار کیا کہ میرے والد نے فلاں کے لیے وصیت کی بلکہ فلاں کے لیے تو پہلے ہی کے لیے وصیت ہے	1128
یہ کہتا ہے کہ نابالغی یا حالتِ سرسام میں اقرار کیا مقر کا قول معتبر ہے	1128
مرد کہتا ہے کہ میں نے نابالغی میں نکاح کیا عورت کہتی ہے تم بالغ تھے یا مرد کہتا ہے کہ وقتِ نکاح مجوسی تھا عورت کہتی ہے تم مسلمان تھے	1128
شرکت مفاوضہ میں ایک شریک نے دوسرے کے ذمہ قبلِ شرکت دَین کا اقرار کیا دوسرا انکار کرتا ہے اور طالب زمانۂ شرکت کا دَین بتاتا ہے تو دَین دونوں پر ہے	1128
اس چیز میں مَیں اور فلاں شریک ہیں تو دونوں کی نصف نصف قرار دی جائے گی	1129
یہ اقرار کیا کہ فلاں کے ذمہ میرا کوئی حق نہیں تو حقوق مالیہ اور غیر مالیہ سب سے براءت ہے	1129
مدعی نے گواہوں سے ہزار روپے ثابت کیے مدعیٰ علیہ نے ہزار روپے کی معافی گواہوں سے ثابت کی اس کی چند صورتیں ہیں	1129
صلح کا بیان	**1130**
صلح میں ایجاب وقبول ضروری ہیں یا نہیں اور صلح کے شرائط	1132
بدل صلح کبھی مال ہوتا ہے کبھی منفعت	1134
صلح کا حکم	1134
صلح کی تین صورتیں ہیں اگر مال سے مال پر صلح ہو تو بیع کے احکام جاری ہوں گے	1135
جو صلح بیع کے حکم میں ہے اُس میں دو باتوں میں بیع کا حکم نہیں	1135

www.dawateislami.net

صلح بیع کے حکم میں اُس وقت ہے کہ غیر جنس پر صلح ہو	1135
اُس صلح میں میعاد مجہول ہونا صلح کو ناجائز کر دیتا ہے	1136
مال کے دعوے میں منفعت پر صلح ہوئی یہ اجارہ کے حکم میں ہے	1136
منفعت کا دعویٰ تھا اور مال پر صلح ہوئی یا ایک منفعت کا دعویٰ تھا دوسری منفعت پر صلح ہوئی یہ بھی اجارہ کے حکم میں ہے	1136
انکار و سکوت کے بعد جو صلح ہوئی حق مدعی میں معاوضہ ہے اور حق مدعیٰ علیہ میں قسم کا فدیہ	1136
انکار یا سکوت کے بعد صلح ہوئی اور مدعی کو معلوم ہے کہ دعوے غلط ہے تو بدل صلح لینا مدعی کو ناجائز ہے اور مدعیٰ علیہ جھوٹا ہے تو صلح کے ذریعہ حق مدعی سے بری نہ ہوگا	1137
صلح کے بعد اُس چیز میں یا بدل صلح میں کسی نے حق ثابت کر دیا تو کیا حکم ہے	1137
بدل صلح تسلیم سے قبل ہلاک ہوگیا	1138
مکان کا دعویٰ تھا اور صلح ہوگئی پھر مکان میں استحقاق ہوا	1138
عین کے دعویٰ میں اُس کے ایک جز پر صلح ناجائز ہے	1138
دَین کے دعویٰ میں ایک جز پر صلح جائز ہے	1139
دعوائے مال و منفعت میں صلح مطلقاً جائز ہے	1139
ایک شخص پر غلام ہونے کا دعوے کیا اور صلح ہوگئی یہ عتق ہے	1139
عورت پر نکاح کا دعویٰ تھا مال دے کر اُس نے صلح کی یہ خلع کے حکم میں ہے اور عورت نے نکاح کا دعویٰ کیا مرد نے مال دے کر صلح کی یہ ناجائز ہے	140
غلام ماذون نے عمداً قتل کیا اور مال پر صلح کی یہ ناجائز ہے مگر قصاص ساقط اور ماذون کے غلام نے قتل کیا تو صلح ہو سکتی ہے	140
مال مغصوب ہلاک ہوگیا، مالک و غاصب نے صلح کی اس کی صورتیں	1140
غلام مشترک کو ایک شریک نے آزاد کیا اور یہ مالدار ہے اُس نے دوسرے شریک سے نصف قیمت سے زیادہ پر صلح کی یہ ناجائز ہے	1141
مغصوب چیز کو غاصب کے سوا کسی اور نے ہلاک کر دیا تو مالک اُس غاصب یا ہلاک کرنے والے سے کم قیمت پر صلح کر سکتا ہے	1141
جنایت عمد میں دیت سے زیادہ پر صلح ہو سکتی ہے اور جنایت خطا میں زیادہ پر نہیں ہو سکتی	1141
صلح کے لیے وکیل کیا اُس نے صلح کی تو حقوق اُس کی طرف راجع ہوں گے یا نہیں	1141
فضولی کی صلح کا حکم	1142
زمین کے وقف کا دعوے کیا مدعیٰ علیہ منکر ہے اُس میں صلح ہو سکتی ہے یا نہیں	1142
صلح کے بعد دوسری صلح ہوئی تو پہلی کا اعتبار ہے یا دوسری کا	1142
امین سے صلح ہو سکتی ہے یا نہیں	1142
صلح کی خواہش کرنا دعوے کا اقرار نہیں	1143
عیب کا دعویٰ تھا صلح ہوگئی پھر معلوم ہوا کہ عیب تھا ہی نہیں یا زائل ہو چکا تھا یہ صلح باطل ہے	1143
دعوائے دَین میں صلح کا بیان	**1144**
دعوائے دَین میں اُسی جنس پر صلح ہو تو بعض حق کو چھوڑنا کہا جائے گا اور غیر جنس پر صلح ہوئی تو معاوضہ ہے	1144
ہزار روپے باقی ہیں صلح ہوئی کہ پانچ سو روپے کل دے گا اس کی پانچ صورتیں ہیں	1144
ایک سو روپے اور دس اشرفیاں باقی ہیں ایک سو دس روپیہ پر صلح ہوئی یہ جائز ہے یا نہیں	1145

www.dawateislami.net

یوہیں صلح ہوئی کہ اگر ایک ماہ میں دو گے تو سو روپے ورنہ دو سو روپے، یہ صلح ناجائز ہے	1145
روپے باقی ہیں گیہوں پر صلح ہوئی یا گیہوں باقی ہیں جَو یا روپے پر صلح ہوئی ان کے احکام	1145
روپے کا دعویٰ ہے اور صلح ہوئی کہ مدیون اس مکان میں اتنے دِن رہ کر دائن کو دے دے گا یہ ناجائز ہے	1146
دائن مدیون سے اقرار کرانا چاہتا ہے مدیون کہتا ہے کہ کچھ کم کر دو یا میعاد مقرر کر دو ورنہ اقرار نہ کروں گا اُس نے ایسا کر دیا یہ جائز ہے	1146
دَین مشترک میں جو کچھ ایک شریک وصول کرے گا اُس میں سے دوسرا شریک بقدر اپنے حصہ کے لے سکتا ہے اور دَین مشترک کی صورتیں	1146
ایک شریک نے غیر جنس پر صلح کی تو دوسرا شریک اس میں سے نصف لے لے یا پہلا شریک نصف دَین کا دوسرے کے لیے ضامن ہو جائے	1147
شریک نے اپنے نصف دَین کے عوض میں مدیون سے کوئی چیز خریدی تو چہارم دَین کا ضامن ہو گیا	1147
شریک نے اپنا حصہ معاف کر دیا تو اس سے مطالبہ نہیں ہوسکتا یوہیں اگر اس کے ذمّہ مدیون کا پہلے سے دَین تھا اُس سے مقاصہ کیا تو مطالبہ نہیں ہوسکتا	1148
شریک نے اپنے حصّہ کا دَین جدید سے مقاصہ کیا تو دوسرا اس سے وصول کر سکتا ہے	1148
مدیون کی چیز کرایہ پر لی اور اُجرت دَین کا حصہ قرار پایا یہ دَین پر قبضہ ہے اور قصداً اس کی چیز تلف کر کے حصۂ دَین پر مصالحت کی یہ قبضہ نہیں	1148
شریک نے مدیون کے لیے میعاد مقرر کر دی اس کی صورتیں	1148
دو شخصوں نے شرکت کے ساتھ سلم کی تھی ان میں سے ایک نے مسلم الیہ سے صلح کر لی یہ صلح دوسرے کی اجازت پر موقوف ہے	1149
دو شخصوں کے دو قسم کے دَین ایک شخص پر ہیں دونوں نے مل کر اُس سے صلح کی یہ جائز ہے	1149
تخارُج کا بیان	**1150**
اس کا مطلب اور یہ کہ کس صورت میں جائز ہے اور کب نہیں	1150
خارج ہونے والے کو سونا یا چاندی دے کر جدا کیا اس کے جواز کے شرائط	1150
عروض دے کر جدا کیا یہ مطلقاً جائز ہے یا ورثہ اس کی وراثت سے منکر ہیں تو جو کچھ دے کر نکالیں مطلقاً جائز ہے	1151
ترکہ میں دَین ہے اور خارج یوں کیا کہ دَین وصول کر کے ہم لیں گے تجھے نہیں دیں گے یہ ناجائز ہے اس کے جائز ہونے کی تین صورتیں ہیں	1151
ترکہ میں دَین نہیں ہے مگر جو چیزیں ہیں وہ کل معلوم نہیں تو صلح ہوسکتی ہے	1151
میت پر اتنا دَین ہے کہ کل ترکہ کو مستغرق ہے تو مصالحت اور تقسیم درست نہیں	1152
اگر دَین مستغرق نہ ہو تو مصالحت و تقسیم ہوسکتی ہے	1152
تخارج کے بعد ایک چیز ظاہر ہوئی جو معلوم نہ تھی تو مصالحت درست ہے یا نہیں	1153
اجنبی نے ترکہ میں دعویٰ کیا اور ایک وارث نے اُس سے صلح کر لی	1153

www.dawateislami.net

عورت نے میراث کا دعوے کیا ورثہ نے اُس سے صلح کی	1153
مَہر ونکاح وطلاق ونفقہ میں صلح	1153
نفقہ کا دعویٰ تھا ایک مقدار پر صلح ہوگئی اس کے بعد اُس میں کمی بیشی ہوسکتی ہے یا نہیں	1154
عدت اگر دنوں سے ہے تو نفقہ میں مقدار معین پر صلح ہوسکتی ہے ورنہ نہیں	1154
معتدہ کے لیے سکنٰی کی جگہ روپیہ پر صلح ہوئی یہ ناجائز	1155
ودیعت وھبہ واجارہ ومضاربت ورھن میں صلح	1155
جس کے پاس دوسرے کی چیزیں تھیں اُس نے کسی کے پاس ودیعت رکھی پھر اُس سے لے کر کسی اور کے پاس رکھی پھر اُس سے واپس لی اور اس میں کی کوئی چیز گم ہوگئی ہے اور معلوم نہیں کس کے پاس گی، تو صلح ہوسکتی ہے یا نہیں	1155
ایک شخص نے دعوے کیا مدعیٰ علیہ کہتا ہے یہ چیز میرے پاس امانت ہے اس میں صلح جائز ہے	1156
مستعیر ومالک میں صلح	1156
مضارب ورب المال میں صلح	1156
واہب وموہوب لہ میں صلح	1156
معین گیہوں پر اجیر رکھا اور روپیہ پر صلح ہوئی یہ ناجائز ہے	1157
مالک اور کرایہ دار میں مدت اور اجرت میں اختلاف ہے زیادہ پر صلح ہوسکتی ہے	1158
گھوڑا کرایہ پر لیا مالک اور کرایہ دار میں مقدار کرایہ اور جہاں تک جانا ہے دونوں میں اختلاف ہے صلح ہوسکتی ہے	1158

راہن ومرتہن میں صلح	1158
غصب وسرقہ واکراہ میں صلح	1159
غاصب کے پاس کسی نے چیز ہلاک کردی مالک غاصب سے بھی صلح کرسکتا ہے اور ہلاک کنندہ سے بھی	1159
گیہوں غصب کیے اور صلح روپے پر ہوئی اس کی صورتیں	1159
ایک من گیہوں اور ایک من جَو غصب کیے اور خرچ کر ڈالنے کے بعد ایک من جو پر صلح ہوئی	1159
گیہوں غصب کیے اور انہیں کے نصف پر صلح ہوئی یا جانور غصب کیا اور نصف پر صلح ہوئی	1160
ایک ہزار غصب کیے اور ان کے نصف پر صلح ہوئی قضاءً جائز ہے مگر بقیہ کو واپس دے دینا دیانتاً واجب ہے	1160
چاندی کا برتن غصب کیا قیمت پر صلح ہوئی یا قاضی نے حکم دیا قبل قبضہ جدا ہونے سے نہ فیصلہ باطل ہوگا نہ صلح	1160
موچی کی دوکان پر لوگوں کے جوتے رکھے تھے کسی کا جوڑا چوری گیا چور سے موچی نے صلح کرلی بغیر اجازتِ مالک جائز ہے یا نہیں	1160
صلح کرنے پر مجبور کیا گیا یہ صلح ناجائز ہے	1160
کام کرنے والوں سے صلح	1161
دھوبی نے کپڑے کو زور سے پٹکا اور پھٹ گیا اُس میں صلح کی صورتیں	1161
دھوبی کہتا ہے کپڑا دے دیا مالک کہتا ہے نہیں دیا یا دُھلائی دی یا نہیں اس میں اختلاف ہے صلح ہوسکتی ہے	1161
اجیر مشترک یا اجیر خاص کے پاس سے چیز ہلاک ہوگئی تو صلح نہیں ہوسکتی	1161

www.dawateislami.net

کپڑا بننے والے کو سوت دیا مگر جتنا چوڑا لمبا بننے کو کہا تھا اُس سے کم یا زیادہ کر دیا یہاں کیا حکم ہے اور صلح ہو سکتی ہے یا نہیں	1162
کپڑا رنگنے کو دیا اور جتنا رنگ ڈالنے کو کہا تھا اُس سے زیادہ ڈال دیا اس کا حکم کیا ہے؟ اور صلح کس طرح ہوگی	1162
بیع میں صلح	**1162**
بیع میں استحقاق ہوا مشتری نے مستحق سے صلح کی یہ جائز ہے	1162
دعوے کرتا ہے کہ بیع فاسد ہوئی مگر گواہ نہیں ہیں بائع سے صلح کر لی یہ ناجائز ہے	1162
سلم میں رأس المال پر صلح ہو سکتی ہے دوسری چیز پر نہیں	1163
بیع سلم میں صلح کی صورتیں	1163
صلح میں خیار	**1165**
جو صلح بیع کے حکم میں ہے، اُس میں خیارِ شرط جائز ہے	1165
جس چیز پر خیار کے ساتھ صلح ہوئی وہ ضائع ہوگئی اس کا کیا حکم ہے	1165
صاحبِ خیار کہتا ہے میں نے فسخ کر دیا دوسرا منکر ہے تو کس کی بات معتبر ہے اور گواہ کس کے	1166
دو شخص مدعی تھے اور دونوں نے خیار کے ساتھ مدعیٰ علیہ سے صلح کی تنہا ایک فسخ نہیں کر سکتا	1166
جس چیز پر صلح ہوئی اوس میں عیب نکلا یا استحقاق ہوا یا خیارِ رویت کی وجہ سے واپس کر دی	1166
مبیع میں عیب نکلا، اور بائع و مشتری نے صلح کی	1167
تھان خرید کر دھونے کے لیے دے دیا دھو کر آیا تو پھٹا ہوا نکلا مشتری کو معلوم نہیں کہ بائع کے یہاں پھٹا تھا یا دھوبی نے پھاڑا یہاں صلح کی کیا صورت ہے	1168
جائداد غیر منقولہ میں صلح	**1169**
دو شخصوں نے دعوے کیا کہ یہ مکان ہمارے باپ کا متروکہ ہے اُن میں سے ایک نے مدعیٰ علیہ سے صلح کی اس کی چند صورتیں ہیں	1170
دروازہ یا روشندان کے متعلق پڑوسی سے صلح	1171
زمین کے مالک پر دعویٰ کیا کہ اُس میں زراعت میری ہے اور صلح ہوگئی	1171
شارعِ عام پر سائبان لٹکایا اس کے ہٹانے کا دعوے کیا گیا صلح ہو سکتی ہے یا نہیں	1171
درخت کی شاخ کسی کے مکان میں آگئی، وہ کاٹنا چاہتا ہے اس میں اور مالک درخت میں صلح ناجائز ہے	1171
یمین کے متعلق صلح	**1172**
دوسرے کی طرف سے صلح	**1173**
فضولی نے صلح کی یہ صلح مدعیٰ علیہ کی اجازت پر موقوف ہے	1173
مدعیٰ علیہ منکر ہے اور اس نے کسی کو صلح پر مامور کیا ہے یہ صلح مدعیٰ علیہ پر نافذ ہوگی	1173
اجنبی نے صلح کی اضافت اپنے مال کی طرف کی یا بدلِ صلح کا ضامن ہوگیا یہ صلح مدعیٰ علیہ پر نافذ ہے مگر پہلی صورت میں اجنبی کو بدل صلح دینا ہوگا، اور دوسری میں مدعی کو اختیار ہے، مدعیٰ علیہ سے لے یا اجنبی سے	1174
اجنبی نے صلح کی پھر بدل صلح دینے سے انکار کرتا ہے	1174
اجنبی نے بدل صلح دے دیا مگر عیب کی وجہ سے مدعی نے واپس کر دیا تو اب اس سے مطالبہ نہیں ہو سکتا	1174
فضولی نے اس شرط پر صلح کی کہ جس چیز کا دعویٰ ہے یہ لے گا	1174

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

دعوے کا بیان

حدیث ۱ صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ''اگر لوگوں کو محض دعوے کی وجہ سے دے دیا جایا کرے تو کتنے لوگ خون اور مال کا دعویٰ کر ڈالیں گے ولیکن مدعیٰ علیہ[1] پر حلف[2] ہے'' اور بیہقی کی روایت میں ہے ''ولیکن مدعی[3] کے ذمہ بیّنہ (گواہ) ہے اور مُنکِر پر قسم۔''[4]

حدیث ۲ امام احمد و بیہقی ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''جو شخص اُس چیز کا دعویٰ کرے جو اُس کی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں اور وہ جہنم کو اپنا ٹھکانا بنائے۔''[5]

حدیث ۳ طبرانی واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''بہت بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی اولاد سے انکار کردے۔''[6]

حدیث ۴ امام احمد و طبرانی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ''جو اپنی اولاد سے انکار کرے کہ اسے دنیا میں رُسوا کرے قیامت کے دن علی رؤس الاشہاد[7] اُس کو اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا یہ اُس کا بدلہ ہے۔''[8]

حدیث ۵ عبدالرزاق نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی میری عورت کے سیاہ بچہ پیدا ہوا ہے (یہ شخص اشارۃً اُس بچہ سے انکار کرنا چاہتا ہے) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''تیرے یہاں اونٹ ہیں۔'' عرض کی ہاں، فرمایا: ''اُن کے رنگ کیا کیا ہیں؟'' عرض کی سب سرخ

---

1 ...... جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔ 2 ...... قسم۔ 3 ...... دعویٰ کرنے والا۔

4 ......''صحیح مسلم''، کتاب الأقضیة، باب الیمین علی المدعیٰ علیه، الحدیث: ۱ـ(۱۷۱۱)، ص ۹۴۱.

و''السنن الکبریٰ''، للبیهقي، کتاب الدعوی و البیّنات، باب البیّنة علی المدعی...إلخ، الحدیث: ۲۱۲۰۱، ج ۱۰، ص ۴۲۷.

5 ......''المسند'' للإمام احمد بن حنبل، مسند الأنصار/حدیث أبي ذر الغفاري، الحدیث: ۲۱۵۲۱، ج ۸، ص ۱۰۷.

6 ......''المعجم الکبیر''، الحدیث: ۲۳۸، ج ۲۲، ص ۹۸.

7 ...... علی الاعلان، مخلوق کے سامنے۔

8 ......''المسند'' للإمام احمد بن حنبل، مسند عبد اللّٰه بن عمر بن الخطاب، الحدیث: ۴۷۹۵، ج ۲، ص ۲۵۵.

www.dawateislami.net

ہیں۔فرمایا: ''اُن میں کوئی بھورے رنگ کا بھی ہے۔'' عرض کی چند اونٹ بھورے بھی ہیں۔فرمایا: ''سرخ اونٹوں میں بھورے کہاں سے پیدا ہوگئے۔'' عرض کی مجھے معلوم نہیں شاید رگ نے کھینچ لیا ہو یعنی اُن کی اُوپر کی پشت میں کوئی بھورا ہوگا۔اُس کا یہ اثر ہوگا۔فرمایا: ''تیرے بیٹے کو بھی شاید رگ نے کھینچ لیا ہو''(1) یعنی تیرے آبا اجداد میں کوئی سیاہ ہوا اُس کا یہ اثر ہو۔اُس شخص کو نسب سے انکار کی اجازت نہیں دی۔

مسائل فقهيه

دعویٰ اُس قول کو کہتے ہیں جو قاضی کے سامنے اِس لیے پیش کیا گیا جس سے مقصود دوسرے شخص سے حق طلب کرنا ہے۔(2)

مسئلہ ۱ دعویٰ میں سب سے زیادہ اہم جو چیز ہے وہ مدعی و مدعیٰ علیہ کا تعیّن ہے اس میں غلطی کرنا فیصلہ کی غلطی کا سبب ہوتا ہے عام لوگ تو اُس کو مدعی جانتے ہیں جو پہلے قاضی کے پاس جا کر دعویٰ کرتا ہے اور اس کے مقابل کو مدعیٰ علیہ۔مگر یہ سطحی و ظاہری بات ہے بہت مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ جو صورۃً مدعی ہے وہ مدعیٰ علیہ ہے اور جو مدعیٰ علیہ ہے وہ مدعی۔فقہا نے اس کی تعریفات میں بہت کچھ کلام ذکر کیے ہیں اس کی ایک تعریف یہ ہے کہ مدعی وہ ہے کہ اگر وہ اپنے دعوے کو ترک کردے تو اسے مجبور نہ کیا جائے اور مدعیٰ علیہ وہ ہے جو مجبور کیا جاتا ہو مثلاً ایک شخص کے دوسرے پر ہزار روپے ہیں اگر وہ دائن(3) مطالبہ نہ کرے تو قاضی کبھی اس کو دعویٰ کرنے پر مجبور نہیں کرسکتا اگرچہ قاضی کو معلوم ہو اور مدیون(4) اُس کے دعوے کے بعد مجبور ہے۔ اُس کو لامحالہ(5) جواب دینا ہی پڑے گا۔ظاہر میں مدعی اور حقیقت میں مدعیٰ علیہ کی ایک مثال یہ ہے ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ فلاں کے پاس میری امانت ہے دلا دی جائے۔امین(6) یہ کہتا ہے کہ میں نے امانت واپس کردی۔اس کا ظاہر مطلب یہ ہوا کہ اُس کی امانت مجھ کو تسلیم ہے مگر میں دے چکا ہوں یہ امین کا ایک دعویٰ ہے مگر حقیقت میں امین ضمان سے منکر ہے۔کیونکہ امین جب امانت سے انکار کرے تو امین نہیں رہتا بلکہ اُس پر ضمان واجب ہوجاتا ہے۔لہٰذا پہلے شخص کے دعوے کا حاصل طلبِ ضمان(7) ہے۔اور اس کے جواب کا محصل وجوبِ ضمان سے انکار ہے اب اس صورت میں حلف(8) امین کے ذمہ ہوگا

---

1 ......"المصنف"،لعبدالرزاق،كتاب الطلاق،باب الرجل ينتفي من ولده،الحديث:١٢٤١٩،ج٧،ص٧٤،٧٥.

2 ......"الدرالمختار"،كتاب الدعوىٰ،ج٨،ص٣٢٧.

3 ......قرض دینے والا۔

4 ......مقروض۔

5 ......یعنی لازمی۔

6 ......جس کے پاس امانت رکھی جاتی ہے،امانت دار۔

7 ......تاوان طلب کرنا۔

8 ......قسم۔

www.dawateislami.net

اور حلف سے کہہ دے گا تو بات اسی کی معتبر ہوگی۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۲ مدعی اگر اصیل ہے یعنی خود اپنے حق کا دعویٰ کرتا ہے تو اُس کو دعوے میں یہ ظاہر کرنا ہوگا کہ فلاں کے ذمّہ میرا یہ حق ہے اور اگر اصیل نہیں ہے بلکہ دوسرے شخص کا قائم مقام ہے مثلاً وکیل یا وصی ہے تو یہ بتانا ہوگا کہ فلاں شخص جس کا میں قائم مقام ہوں اُس کا فلاں کے ذمہ یہ حق ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳ دعویٰ وہی کرسکتا ہے جو عاقل تمیز دار ہو مجنون یا اتنا چھوٹا بچہ جس کو کچھ تمیز نہیں ہے دعویٰ نہیں کرسکتا۔ نابالغ سمجھ وال دعویٰ کرسکتا ہے بشرطیکہ وہ جانبِ ولی سے ماذون ہو۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۴ دعوے میں مدعی کو جزم ویقین کے ساتھ بیان دینا ہوگا۔ اگر یہ کہے گا مجھے ایسا شبہہ ہوتا ہے یا میرا گمان یہ ہے تو دعویٰ قابلِ سماعت[4] نہ ہوگا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۵ دعوے کی صحت کے شرائط یہ ہیں:

(۱) جس چیز کا دعویٰ کرے وہ معلوم ہو۔ مجہول شے کا دعویٰ مثلاً فلاں کے ذمہ میں میرا کچھ حق ہے۔ قابلِ سماعت نہیں۔

(۲) دعویٰ ثبوت کا احتمال رکھتا ہو لہٰذا ایسا دعویٰ جس کا وجود محال[6] ہے باطل ہے مثلاً کسی ایسے کو اپنا بیٹا بتاتا ہے کہ اُس کی عمر اس سے زائد ہے یا اُس عمر کا اس کا بیٹا نہیں ہوسکتا یا معروف النسب[7] کو کہتا ہے یہ میرا بیٹا ہے قابلِ سماعت نہیں۔ جو چیز عادۃً محال ہے وہ بھی قابلِ سماعت نہیں مثلاً ایک شخص فقر وفاقہ میں مبتلا ہے سب لوگ اُسکی محتاجی سے واقف ہیں اغنیا سے زکاۃ لیتا ہے وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ فلاں شخص کو میں نے ایک لاکھ اشرفی قرض دی ہے۔ وہ مجھے دلادی جائے۔ یا کہتا ہے فلاں امیر کبیر نے میرے لاکھوں روپے غصب کر لیے وہ مجھ کو دلا دیے جائیں۔

(۳) خود مدعی اپنی زبان سے دعویٰ کرے بلا عذر اسکی طرف سے دوسرا شخص دعویٰ نہیں کرسکتا اگر مدعی زبانی دعویٰ کرنے سے عاجز ہے تو لکھ کر پیش کرے اور اگر قاضی اسکی زبان نہ سمجھتا ہو تو مترجم مقرر کرے۔

---

1 ......"الهداية"، كتاب الدعوىٰ، ج ٢، ص ١٥٤.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الدعوىٰ، ج٨، ص ٣٢٩.

3 ......المرجع السابق.

4 ......سننے کے قابل یعنی مقدمہ چلانے کے قابل۔

5 ......"ردالمحتار"، كتاب الدعوىٰ، ج٨، ص ٣٣٠.

6 ......جس کا پایا جانا ممکن ہی نہیں۔

7 ......یعنی جس کا باپ معلوم ہو۔

www.dawateislami.net

(۴) مدعیٰ علیہ یا اُس کے نائب کے سامنے اپنے دعوے کو بیان کرے اور اُس کے سامنے ثبوت پیش کرے۔

(۵) دعوے میں تناقض نہ ہو یعنی اس سے پہلے ایسی بات نہ کہی ہو جو اس دعوے کے مناقض ہو مثلاً پہلے مدعیٰ علیہ کی ملک کا خود اقرار کر چکا ہے اب یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اُس اقرار سے پہلے میں نے یہ چیز اُس سے خرید لی ہے۔ نسب اور حریت[1] میں تناقض مانع دعویٰ نہیں۔

(۶) دعویٰ ایسا ہو کہ بعد ثبوت خصم پر کوئی چیز لازم کی جاسکے یہ دعویٰ کہ میں اُس کا وکیل ہوں بیکار ہے۔ (خانیہ، بحرالرائق، منحۃ الخالق، عالمگیری)[2]

مسئلہ ۶: جب دعویٰ صحیح ہوگیا تو مدعیٰ علیہ پر جواب دینا ہاں یا نہ کے ساتھ لازم ہے اگر سکوت کرے گا[3] تو یہ بھی انکار کے معنے میں ہے۔ اس کے مقابلے میں مدعی کو گواہ پیش کرنے کا حق ہے یا گواہ نہ ہونے کی صورت میں مدعیٰ علیہ پر حلف ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۷: منقول شے کا دعویٰ ہو تو یہ بھی بیان کرنا ہوگا کہ وہ مدعیٰ علیہ کے قبضہ میں ناحق طور پر ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ چیز مدعی کی ہو اور مدعیٰ علیہ کے پاس مرہون ہو[5] یا ثمن نہ دینے کی وجہ سے اس نے روک رکھی ہو۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۸: ایک چیز میں ملکِ مطلق کا دعویٰ کرتا ہے اور وہ چیز مدعیٰ علیہ کے مستاجر[7] یا مستعیر[8] یا مرتہن[9] کے قبضہ میں ہے اس صورت میں مالک و قابض[10] دونوں کو حاضر ہونا ضروری ہے ہاں اگر مدعی یہ کہتا ہے کہ مالک کے اجارہ پر

---

1 ...... آزاد ہونا غلام نہ ہونا۔

2 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الدعوى و البيّنات، باب الدعوى، ج٢، ص٤٨، ٤٩.
و"البحرالرائق"، كتاب الدعوى، ج٧، ص٣٢٧.
و"منحة الخالق" حاشية "البحرالرائق"، كتاب الدعوى، ج٧، ص٣٢٨.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الدعوى، الباب الأول، ج٤، ص٣، ٢.

3 ...... خاموش رہے گا۔

4 ...... "الدرالمختار"، كتاب الدعوى، ج٨، ص٣٣١.

5 ...... گروی رکھی ہو۔

6 ...... "الدرالمختار"، كتاب الدعوى، ج٨، ص٣٣١.

7 ...... کرایہ دار۔

8 ...... عارضی طور پر استعمال کے لیے کسی سے کوئی چیز لینے والا۔

9 ...... جس کے پاس چیز گروی رکھی جائے۔

10 ...... جس کا قبضہ ہے اس کو قابض کہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

دینے سے قبل میں نے خریدی ہے تو تنہا مالک خصم ہے اسی کے حاضر ہونے کی ضرورت ہے۔[1] (بحر)

مسئلہ ۹ زمین کے متعلق دعویٰ ہے اور زمین مزارع کے قبضہ میں ہے اگر بیج اس نے اپنے ڈالے ہیں یا زراعت اوگ چکی ہے تو مزارع[2] کا حاضر ہونا بھی ضروری ہے ورنہ نہیں۔[3] (بحر)

مسئلہ ۱۰ منقول چیز اگر ایسی ہو کہ اسکے حاضر کرنے میں دشواری نہ ہو تو مدعیٰ علیہ کے ذمہ اس کا حاضر کرنا ہے تاکہ دعویٰ اور شہادت اور حلف میں اسکی طرف اشارہ کیا جاسکے اور اگر وہ چیز ہلاک ہوچکی ہے یا غائب ہوگئی ہے تو مدعی اسکی قیمت بیان کردے اور اگر چیز موجود ہے مگر اسکے لانے میں دشواری ہو اگرچہ فقط اتنی ہی کہ اُس کے لانے میں مزدوری دینی پڑے گی تکلیف ہوگی جیسے چکی اور غلہ کی ڈھیری بکریوں کا ریوڑ تو مدعی قیمت ذکر کرے گا اور قاضی معاینہ کے لیے اپنا امین بھیجے گا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے میری فلاں چیز غصب کرلی اور مدعی اُسکی قیمت نہیں بتاتا ہے جب بھی دعویٰ مسموع ہے یعنی مدعیٰ علیہ منکر ہے تو اُس پر حلف دیا جائے گا اور مقر ہے[5] یا قسم سے انکار کرتا ہے تو بیان کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ چند جنس ونوع وصفت کی چیزوں کا دعویٰ کیا اور تفصیل کے ساتھ ہر ایک کی قیمت نہیں بتاتا مجموعی قیمت بتا دینا کافی ہے۔ اِس کے ثبوت کے گواہ لیے جائیں گے اور حلف کی ضرورت ہوگی تو مجموعہ پر ایک دم حلف دیا جائے گا۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ مدعیٰ علیہ نے مدعی کی کوئی چیز ہلاک کردی ہے۔ اُس کی قیمت دلا پانے کا دعوٰی ہے تو مدعی اُس کی جنس و نوع بیان کرے تاکہ قاضی کو معلوم ہوسکے کہ کیا فیصلہ دینا چاہیے کیونکہ بعض چیزیں مثلی ہیں جن کا تاوان مثل سے ہے اور بعض قیمی جن کا تاوان قیمت سے دلایا جائے گا۔[8] (درمختار، عالمگیری)

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الدعوی، ج۷، ص۳۳۱.

2 ......کسان، کاشتکار۔

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الدعوی، ج۷، ص۳۳۱.

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الدعوی، ج۸، ص۳۳۱.

5 ......اقرار کرتا ہے۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الدعوی، ج۸، ص۳۳۲.

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الدعوی، ج۸، ص۳۳۲.

8 ......المرجع السابق، ص۳۳۳.
و"الفتاوی الهندية"، کتاب الدعوی، الباب الثانی فيما تصح به الدعوی...إلخ، الفصل الثانی، ج٤، ص٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ کُرتے کا دعویٰ ہو تو جنس ونوع وصفت و قیمت بیان کرنے کے علاوہ یہ بھی بیان کرنا ہوگا کہ زنانہ ہے یا مردانہ بڑا ہے یا چھوٹا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ ودیعت (امانت) کا دعویٰ ہو تو یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ یہ چیز فلاں جگہ اُس کے پاس امانت رکھی گئی تھی خواہ وہ چیز ایسی ہو جس کے لیے بار برداری صرف کرنی پڑے[2] یا نہ پڑے اور غصب کا دعویٰ ہو تو جگہ بیان کرنے کی وہاں ضرورت ہے کہ اُس چیز کے جگہ بدلنے میں بار برداری صرف کرنی پڑے ورنہ جگہ بیان کرنا ضروری نہیں۔ غیر مثلی چیز کے غصب کا دعویٰ ہو تو غصب کے دن جو اُس کی قیمت ہو وہ بیان کرے۔[3] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۶ جائدادِ غیر منقولہ[4] کا دعویٰ ہو تو اُس کے حدود کا بیان کرنا ضرور ہے دعوے میں بھی اور شہادت میں بھی اگر یہ جائداد بہت مشہور ہو جب بھی اِس کے حدود کا بیان کرنا ضروری ہے گواہوں کو وہ مکان جس کے متعلق دعویٰ ہے معلوم ہے یعنی بعینہٖ اُس کو پہچانتے ہوں تو اُن کو حدود کا ذکر کرنا ضروری نہیں اور عقار (غیر منقولہ) میں یہ بھی بیان کرنا ہوگا کہ وہ کس شہر کس محلّہ کس کوچہ میں ہے۔[5] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۷ تین حدوں کا بیان کرنا کافی ہے۔ یعنی مدعی یا گواہ چوتھی حد چھوڑ گیا دعویٰ صحیح ہے اور گواہی بھی صحیح اور اگر چوتھی حد غلط بیان کی یعنی جو چیز اُس جانب ہے اُس کے سوا دوسری چیز کو بتایا تو نہ دعویٰ صحیح ہے نہ شہادت کیونکہ مدعیٰ علیہ یہ کہے گا کہ یہ چیز میرے پاس نہیں ہے پھر مجھ پر دعویٰ کیوں ہے۔ اور اگر مدعیٰ علیہ یہ کہے کہ یہ محدود میرے قبضہ میں ہے مگر تو نے حدود کے ذکر میں غلطی کی یہ بات قابل التفات نہیں یعنی مدعیٰ علیہ پر ڈگری نہ ہوگی ہاں دونوں نے بالاتفاق غلطی کا اعتراف کیا تو سرے سے مقدمہ کی سماعت ہوگی[6] (خانیہ) اور اگر صرف دو ہی حدیں ذکر کیں تو نہ دعویٰ صحیح ہے نہ شہادت۔ رہی یہ بات کہ یہ کیونکر معلوم ہو کہ مدعی یا شاہد نے حد کے بیان میں غلطی کی ہے اس کا بیان خود اُس کے اقرار سے ہوگا مدعیٰ علیہ

---

1 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوىٰ، الباب الثاني فيما تصح به الدعوىٰ...إلخ، الفصل الثاني، ج٤، ص٧.

2 ……یعنی چیز لانے کی مزدوری دینی پڑے۔

3 ……"الدرالمختار"، كتاب الدعوىٰ، ج٨، ص٣٣٤.

و"البحرالرائق"، كتاب الدعوىٰ، ج٧، ص٣٣٧.

4 ……وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کی جاسکتی ہو جیسے زمین وغیرہ۔

5 ……"الهداية"، كتاب الدعوىٰ، ج٢، ص١٥٤، ١٥٥.

و"الدرالمختار"، كتاب الدعوىٰ، ج٨، ص٣٣٤.

6 ……"الفتاوی الخانية"، كتاب الدعوىٰ و البيّنات، فصل في دعوى الدورِ والأراضي، ج٢، ص٦٤.

www.dawateislami.net

اُس کی غلطی پر گواہ نہیں پیش کرے گا۔[1] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۸ تین حدیں ذکر کردی ہیں۔ایک باقی ہے جب یہ صحیح ہے تو چوتھی جانب کہاں تک چیز شمار ہوگی اس کی صورت یہ کی جائے گی کہ تیسری حد جہاں ختم ہوئی ہے وہاں سے پہلی حد کے کنارہ تک ایک خطِ مستقیم کھینچا جائے اور اُس کو چوتھی حد قرار دیا جائے۔[2] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۹ راستہ حد ہوسکتا ہے اس کا طول وعرض بیان کرنا ضرور نہیں نہر کو حد قرار نہیں دے سکتے۔شہر پناہ کو حد قرار دے سکتے ہیں اور خندق کو نہیں۔ اگر یہ کہا کہ فلاں جانب فلاں شخص کی زمین یا مکان ہے اگرچہ اس شخص کے اس شہر یا گاؤں میں بہت مکان، بہت زمینیں ہیں جب بھی یہ دعویٰ اور شہادت صحیح ہے۔[3] (بحر)

مسئلہ ۲۰ حدود میں جو چیزیں لکھی جائیں گی اُن کے مالکوں کے نام اور اُن کے باپ اور دادا کے نام لکھے جائیں یعنی فلاں بن فلاں بن فلاں اور اگر وہ شخص معروف ومشہور ہو تو فقط اُس کا ہی نام کافی ہے اگر کوئی جائدادِ موقوفہ کسی جانب میں واقع ہو تو اُس کو اِس طرح تحریر کیا جائے کہ پوری طرح ممتاز ہوجائے۔مثلاً اگر وہ واقف کے نام سے مشہور ہے تو اُسکا نام جن لوگوں پر وقف ہے اُن کے نام سے مشہور ہو تو اُن کے نام لکھے جائیں۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱ مکان کا دعویٰ کیا قاضی نے دریافت کیا تم اُس مکان کے حدود کو پہچانتے ہو اُس نے کہا نہیں دعویٰ خارج ہوگیا اب پھر دعویٰ کرتا ہے اور حدود بیان کرتا ہے یہ دعویٰ مسموع نہ ہوگا[5] اور اگر پہلی مرتبہ کے دعوے میں اُس نے یہ کہا تھا کہ جن لوگوں کے مکان حدود میں واقع ہیں اُن کے نام مجھے نہیں معلوم ہیں اس وجہ سے خارج ہوا تھا اور اب دعوے کے ساتھ نام بتاتا ہے تو یہ دعویٰ مسموع ہوگا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ عقار[7] میں مدعی کو یہ ذکر کرنا ہوگا کہ مدعیٰ علیہ اُس پر قابض ہے کیونکہ بغیر اس کے خصم[8] نہیں ہوسکتا

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الدعوی، ج۷، ص۳۳۹.
و"الدرالمختار"، کتاب الدعوی، ج۸، ص۳۳۵.

2 ......"البحرالرائق"، کتاب الدعوی، ج۷، ص۳۴۰.

3 ......المرجع السابق، ص۳۳۸.

4 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الدعوی، ج۸، ص۳۳۵.

5 ......قابل قبول نہ ہوگا۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الدعوی، الباب الثانی فيما تصح به الدعوی...إلخ، الفصل الثالث، ج٤، ص١١.

7 ......غیر منقولہ جائیداد جیسے زمین وغیرہ۔ 8 ......یعنی مدمقابل۔

www.dawateislami.net

اور دونوں کا متفق ہو کر مدعیٰ علیہ کا قبضہ ظاہر کرنا یہ کافی نہیں بلکہ گواہوں سے قبضہ مدعیٰ علیہ ثابت کرنا ہوگا یا قاضی کو ذاتی طور پر اس کا علم ہو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ایک مکان کے متعلق زید نے عمرو[1] پر دعویٰ کر دیا اور عمرو نے اقرار کرلیا زید کے موافق فیصلہ ہوگیا حالانکہ وہ مکان نہ زید کا ہے نہ عمرو کا بلکہ تیسرے کا ہے اور اُس کے قبضہ میں ہے یہ دونوں مل گئے ان میں ایک مدعی بن گیا ایک مدعیٰ علیہ تاکہ ڈگری کرا کے آپس میں بانٹ لیں۔[2] (درمختار، ہدایہ)

مسئلہ ۲۳ عقار میں اگر غصب کا دعویٰ ہو کہ میرا مکان فلاں نے غصب کرلیا یا خریداری کا دعویٰ ہو کہ میں نے وہ مکان خریدا ہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ گواہوں سے مدعیٰ علیہ کا قابض ہونا ثابت کرے کہ فعل کا دعویٰ قابض اور غیر قابض دونوں پر ہوتا ہے۔ فرض کیا جائے کہ وہ قابض نہیں ہے تو دعوے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۴ یہ دعویٰ کیا کہ فلاں شخص کے مکان میں میرے مکان کی نالی جاتی ہے یا اُس کے مکان میں پرنالہ[4] گرتا ہے یا آبچک[5] ہے تو یہ بیان کرنا ہوگا کہ برساتی پانی جانے کا راستہ ہے یا وہاں گرتا ہے یا استعمالی پانی بھی اور نالی یا آبچک کی جگہ بھی متعین کرنی ہوگی کہ اُس مکان کے کس حصہ میں ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ یہ دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے میری زمین میں درخت نصب کیے[7] ہیں تو زمین کو بتانا ہوگا کہ کس زمین میں درخت لگائے اور کیا درخت لگائے ہیں۔ یہ دعویٰ کیا کہ میری زمین میں مکان بنالیا ہے تو زمین کو بیان کرے اور مکان کا طول وعرض[8] بیان کرے اور یہ کہ اینٹ کا بنایا ہے یا کچّا مکان ہے۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ دوسرے کا مکان بیع کر دیا اور مشتری کو قبضہ بھی دے دیا اب مالک آیا اور اُس نے بائع پر دعویٰ کیا اُسکی چند صورتیں ہیں اگر مالک کا یہ مقصد ہے کہ مکان واپس لوں تو دعویٰ صحیح نہیں کہ بائع کے پاس مکان کب ہے جو اُس سے لے گا۔

---

1 ...... اسے عَمْرُ پڑھتے ہیں اس میں واوِ صرف لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، ج۸، ص۳۳۶.

و"الهداية"، کتاب الدعویٰ، ج۲، ص۱۵۵.

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، ج۸، ص۳۳۷.

4 ...... بالاخانے یا چھت کی نالی۔

5 ...... مکان کے پچھواڑے چھت کا پانی گرنے کی جگہ۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الدعویٰ، الباب الثانی فیما تصح به الدعوی... إلخ، الفصل الثالث، ج٤، ص١١.

7 ...... درخت لگا دیے۔

8 ...... لمبائی، چوڑائی۔

9 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الدعویٰ، الباب الثانی فیما تصح به الدعوی... إلخ، الفصل الثالث، ج٤، ص١١.

www.dawateislami.net

اور اگر یہ مقصود ہے کہ اُس سے تاوان لے تو امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مسلک معلوم ہے کہ عقار میں امام کے نزدیک غصب سے ضمان نہیں مگر چونکہ اس شخص نے بیع کر کے تسلیم مبیع کی ہے اس میں اصح قول یہی ہے کہ ضمان واجب ہے اور اگر مالک یہ چاہتا ہے کہ بیع جائز کر کے بائع سے ثمن وصول کرلے یہ دعویٰ صحیح ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷ ایک شخص نے جائداد غیر منقولہ[2] بیع کی اور بائع[3] کا بیٹا یا بی بی یا بعض دیگر قریبی رشتہ دار وہاں حاضر تھے۔ اور مشتری[4] مبیع پر قبضہ کر کے ایک زمانہ تک تصرف کرتا رہا پھر ان حاضرین میں کسی نے مشتری پر دعویٰ کیا کہ بائع مالک نہ تھا میں مالک ہوں یہ دعویٰ مسموع نہ ہوگا اور اس کا سکوت[5] ملک بائع کا اقرار متصور ہوگا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ یہ دعویٰ کیا کہ یہ مکان جو مدعیٰ علیہ کے قبضہ میں ہے یہ میرے باپ کا ہے جو مرگیا اور اس کو ترکہ[7] میں چھوڑا اور میرے باپ نے اس مکان کے علاوہ دوسری اشیا جانور وغیرہ بھی ترکہ میں چھوڑیں اور میں اور میری ایک بہن کل دو وارث چھوڑے ہم نے ترکہ کو باہم تقسیم کرلیا اور یہ مکان تنہا میرے حصہ میں پڑا میری بہن نے اپنا کل حصہ اُن اشیا سے وصول کرلیا یہ مکان خاص میری ملک ہے یہ دعویٰ مسموع ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹ یہ دعویٰ کیا کہ یہ مکان مجھے اپنے باپ یا ماں سے میراث میں ملا ہے اور مورث[9] کا نام و نسب کچھ نہیں بیان کیا یہ دعویٰ مسموع نہیں۔[10] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰ یوں دعویٰ کیا کہ اس کے پاس جو فلاں چیز ہے وہ میری ہے کیونکہ اُس نے میرے لیے اقرار کیا ہے یا اُس پر میرے ہزار روپے ہیں اس لیے کہ اُس نے ایسا اقرار کیا ہے یعنی اقرار کو دعوے کی بنا قرار دیتا ہے یہ دعویٰ مسموع نہیں ہاں اگر ملک کا دعویٰ کرتا اور اقرار کو ثبوت میں پیش کرتا تو دعویٰ مسموع ہوتا۔[11] (عالمگیری)

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوىٰ،الباب الثاني فيما تصح به الدعوىٰ...إلخ،الفصل الثالث،ج٤،ص١٢.

2 ......وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کی جاسکتی ہو جیسے زمین وغیرہ۔

3 ......بیچنے والا۔ 4 ......خریدار۔ 5 ......خاموش رہنا۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوىٰ،الباب الثاني فيما تصح به الدعوىٰ...إلخ،الفصل الثالث،ج٤،ص١٢.

7 ......وہ مال و جائداد جو میت چھوڑ جائے۔

8 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوىٰ،الباب الثاني فيما تصح به الدعوىٰ...إلخ،الفصل الثالث،ج٤،ص١٢.

9 ......وارث بنانے والا یعنی میت۔

10 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوىٰ،الباب الثاني فيما تصح به الدعوىٰ...إلخ،الفصل الثالث،ج٤،ص١٣.

11 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۱ مدعیٰ علیہ نے اقرارِ مدعی کو دفع دعویٰ میں پیش کیا یعنی مدعی کو مجھ پر دعویٰ کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ اُس نے خود میرے لیے اقرار کیا ہے یہ مسموع ہے یعنی اس کی وجہ سے دعوے مدعی دفع ہو جائے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲ دَین کا دعویٰ ہو تو وہ مکیل ہو یا موزون نقد ہو یا غیر نقد اُس کا وصف بیان کرنا ہوگا اور مثلی چیزوں میں جنس، نوع، صفت، مقدار، سببِ وجوب[2] سب ہی کو بیان کرنا ہوگا مثلاً یہ دعویٰ کیا کہ فلاں کے ذمہ میرے اتنے گیہوں[3] ہیں اور سببِ وجوب نہیں بیان کرتا کہ اُس نے قرض لیا ہے یا اُس سے میں نے سلم کیا ہے یا اُس نے غصب کیا ہے ایسا دعویٰ مسموع نہیں اور سبب بیان کر دے گا تو مسموع ہوگا اور قرض کی صورت میں جہاں قرض لیا ہے وہاں دینا ہوگا اور غصب کیا ہے تو جہاں سے غصب کیا ہے وہاں اور سلم ہے تو جو جگہ تسلیم کی قرار پائی ہے وہاں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ سلم کا دعویٰ ہو تو شرائطِ صحت کا بیان کرنا بھی ضرور ہے اگر یہ کہہ دیا کہ اتنے من گیہوں سلم صحیح کی رو سے واجب ہیں اسکو بعض مشایخ کافی بتاتے ہیں اسے شرائطِ صحت کے قائم مقام کہتے ہیں۔ اور بیع کے دعوے میں بیع صحیح کہنا کافی ہے۔ شرائطِ صحت بیان کرنا ضروری نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴ یہ دعویٰ کیا کہ میرا اس کے ذمہ اتنا چاہیے ہمارے مابین جو حساب تھا اُس کے سبب سے یہ صحیح نہیں کہ حساب سببِ وجوب نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ یہ دعویٰ ہے کہ میت کے ذمّہ اتنا دین ہے اور یہ بیان کر دیا کہ وہ بغیر دین ادا کیے مر گیا اور اُس نے اتنا ترکہ چھوڑا ہے جس سے میرا دین ادا ہو سکتا ہے اور ترکہ ان وارثوں کے قبضہ میں ہے یہ دعویٰ مسموع ہے مگر وارث کو دین ادا کرنے کا اُس وقت حکم ہوگا جب اُسے ترکہ ملا ہو اور اگر وارث ترکہ ملنے سے انکار کرتا ہو تو مدعی کو ثابت کرنا ہوگا اور یہ بھی بتانا ہوگا کہ ترکہ کی فلاں فلاں چیزیں اسے ملی ہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ دائن نے دین کا دعویٰ کیا مدیون کہتا ہے کہ میں نے اتنے روپے تمھارے پاس بھیج دیے تھے یا فلاں

---

1 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوی، الباب الثانی فيما تصح به الدعوی...إلخ، الفصل الثالث، ج٤، ص١٣.

2 ……یعنی حق کے لازم ہونے کا سبب۔　3 ……گندم۔

4 ……"الدرالمختار"، كتاب الدعوی، ج٨، ص٣٣٨.

5 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوی، الباب الثانی فيما تصح به الدعوی...إلخ، الفصل الثالث، ج٤، ص١٣.

6 ……المرجع السابق، الفصل الأول، ص٤.

7 ……المرجع السابق، ص٣.

www.dawateislami.net

شخص نے بغیر میرے کہنے کے دین ادا کردیا مدیون کی یہ بات مسموع ہوگی اور دائن پر حلف دیا جائیگا اور اگر مدیون قرض کا دعویٰ کرتا ہے کہتا ہے کہ فلاں شخص نے جو تمہیں اتنے روپے قرض دیے تھے وہ میرے روپے تھے یہ بات مسموع نہ ہوگی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ یہ دعویٰ کیا کہ مبیع کا ثمن اسکے ذمہ ہے اور مبیع پر قبضہ کر چکا ہے تو مبیع کیا چیز تھی صحتِ دعویٰ کے لیے اس کا بیان کرنا ضرور نہیں اسی طرح مکان بیچا تھا اس کے ثمن کا دعویٰ ہے تو اس دعوے میں اُس کے حدود بیان کرنا ضرور نہیں اور اگر مبیع پر مشتری کا قبضہ نہیں ہوا ہے تو مبیع کا بیان کرنا ضرور ہے بلکہ ممکن ہو تو حاضر لانا ہوگا تاکہ اُسکی بیع ثابت کی جاسکے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸ دعویٰ صحیح ہوگیا تو قاضی مدعیٰ علیہ سے اس دعوے کے متعلق دریافت کرے گا کہ اس دعوے کے متعلق تم کیا کہتے ہو اور دعویٰ اگر صحیح نہ ہو تو مدعیٰ علیہ سے کچھ نہیں دریافت کرے گا کیونکہ اُس پر جواب دینا واجب نہیں۔ اب مدعیٰ علیہ اقرار کرے گا یا انکار اگر اقرار کرلیا بات ختم ہوگئی مدعی کے موافق فیصلہ ہوگا اور مدعیٰ علیہ کے انکار کی صورت میں مدعی کے ذمہ یہ ہے کہ وہ اپنے دعوے کو گواہوں سے ثابت کرے اگر ثابت کردیا مدعی کے موافق فیصلہ کیا جائے گا اور گواہ پیش کرنے سے مدعی عاجز ہے اور مدعیٰ علیہ پر حلف دینے کو کہتا ہے تو اُس پر حلف دیا جائے گا بغیر طلب مدعی حلف نہیں دیا جائے گا کیونکہ حلف دینا مدعی کا حق ہے اُس کا طلب کرنا ضروری ہے اگر مدعیٰ علیہ نے قسم کھالی مدعی کا دعویٰ خارج اور قسم سے انکار کرتا ہے تو مدعی کا دعویٰ دلایا جائے گا۔[3] (ہدایہ، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۳۹ مدعیٰ علیہ یہ کہتا ہے کہ نہ میں اقرار کرتا ہوں نہ انکار تو قاضی حلف[4] نہیں دے گا بلکہ دونوں باتوں میں سے ایک پر مجبور کرے گا اُسے قید کردیگا یہاں تک کہ اقرار کرے یا انکار۔ یوہیں اگر مدعیٰ علیہ خاموش ہے کچھ بولتا ہی نہیں اور کسی مرض کی وجہ سے بولنے سے عاجز بھی نہیں تو اُسے مجبور کیا جائے گا مگر امام ابو یوسف یہ فرماتے ہیں کہ سکوت بمنزلہ انکار کے ہے۔[5] اور اس باب میں اُنھیں کے قول پر بیشتر فتویٰ دیا جاتا ہے۔[6] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الدعوی، الباب الثانی فیما تصح به الدعوٰی...إلخ، الفصل الثانی، ج٤، ص٥.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الهدایة"، کتاب الدعوی، ج٢، ص١٥٥.

و"الدرالمختار"، کتاب الدعوی، ج٨، ص٣٣٩، وغیرهما.

4 ...... قسم۔

5 ......یعنی یہ خاموشی انکار کے قائم مقام ہے۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الدعوی، ج٨، ص٣٤٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۰: مدعیٰ علیہ نے مدعی سے کہا اگر تم قسم کھا جاؤ تو میں مال کا ضامن ہوں۔ مدعی نے قسم کھالی مدعیٰ علیہ مال کا ضامن نہ ہوگا کہ یہ تغیرِ شرع ہے[1] شرع میں مدعی پر حلف نہیں ہے۔ یوہیں زید نے عمرو پر ہزار روپے کا دعویٰ کیا عمرو نے کہا اگر تم قسم کھا جاؤ کہ میرے ذمہ تمہارے ہزار روپے ہیں تو ہزار روپے دے دوں گا زید نے قسم کھالی اور عمرو نے اس وجہ سے کہ قسم کھانے پر دینے کو کہا تھا دیدیے یہ دینا باطل ہے جو کچھ دیا ہے اُس سے واپس لے سکتا ہے۔[2] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۴۱: مدعی نے مدعیٰ علیہ سے قسم کھانے کو کہا اُس نے قاضی کے سامنے بغیر حکم قاضی قسم کھالی یہ قسم معتبر نہیں کہ اگرچہ قسم کا مطالبہ مدعی کا کام ہے مگر حلف دینا قاضی کا کام ہے جب تک قاضی اُس پر حلف نہ دے اُس کا قسم کھانا بے سود ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲: شوہر غائب ہے عورت نے قاضی کے یہاں درخواست کی کہ میرے لیے نفقہ مقرر کردیا جائے قاضی عورت پر حلف دے گا کہ قسم کھا کہ تیرا شوہر جب گیا تجھے نفقہ نہیں دے گیا یہ حلف بغیر طلب مدعی ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳: میّت پر دَین کا دعویٰ کیا اور ثبوت کے گواہ بھی رکھتا ہے مگر باوجود گواہ قاضی خود بغیر وارث یا وصی کی طلب کے اُس پر یہ قسم دے گا کہ نہ تو نے میّت سے دَین وصول پایا نہ کسی دوسرے نے اُس کی طرف سے تجھے دَین ادا کیا نہ کسی دوسرے نے تیرے حکم سے دَین پر قبضہ کیا نہ تو نے کل دَین یا اُس کا کوئی جز معاف کیا نہ کل دَین یا جز کا کسی پر حوالہ تو نے قبول کیا نہ دَین کے بدلہ میں کوئی چیز تیرے پاس رہن ہے۔ یہاں بھی بغیر طلب خود قاضی یہ حلف دیگا بغیر حلف لیے قاضی نے دَین ادا کرنیکا حکم دیدیا یہ حکم نافذ نہیں۔[5] (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: گواہ سے ثبوت ہونے کے بعد قسم نہیں دی جاتی مگر ان مسائل ذیل میں (۱) میت پر دَین کا دعویٰ کیا اور گواہوں سے ثابت کردیا یا ترکہ میں حق کا دعویٰ کیا اور گواہوں سے ثابت کردیا قاضی حلف دے گا کہ قسم کھا کر مدعی یہ کہے کہ میں نے اپنا دَین یا حق وصول نہیں پایا ہے۔ یہاں بغیر دعویٰ حلف دیا جائے گا جس طرح حقوق اللہ میں حلف دیا جاتا ہے۔ (۲) کسی

1 ......یعنی حکمِ شرعی کو بدلنا ہے۔

2 ......"البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، ج۷، ص۳٤۹.

و"الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، ج۸، ص۳٤۱.

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الدعویٰ، الباب الثانی فیما تصح به الدعوی...إلخ، الفصل الثالث، ج٤، ص۱۳.

4 ......المرجع السابق، ص۱٤.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الدعویٰ، ج۸، ص۳٤۰.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الدعویٰ، الباب الثالث فی الیمین...إلخ، الفصل الأول، ج٤، ص۱٤.

www.dawateislami.net

نے مبیع میں اپنا حق ثابت کیا کہ یہ چیز میری ہے اور گواہوں سے اپنی ملک ثابت کردی۔ مشتری مستحق پر یہ حلف دے گا کہ نہ تو نے یہ چیز بیع کی نہ ہبہ کی نہ صدقہ کی نہ یہ چیز تیری ملک سے خارج ہوئی۔ (۳) کسی نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا غلام ہے بھاگ گیا ہے اور گواہوں سے ثابت کیا اُس کو قسم کھا کر بتانا ہوگا کہ وہ اب تک اسی کی ملک میں ہے نہ اسے بیچا ہے نہ ہبہ کیا ہے۔[1] (بحر)

مسئلہ ۴۵: مدعی نے دعوے کو گواہوں سے ثابت کردیا مدعیٰ علیہ قاضی سے یہ کہتا ہے کہ مدعی پر یہ قسم دی جائے کہ وہ اپنے دعوے میں سچا ہے یا اُس کے گواہ پر قسم دی جائے کہ وہ سچے ہیں یا شہادت میں حق پر ہیں۔ قاضی اُسکی بات تسلیم نہ کرے بلکہ اگر گواہوں کو معلوم ہو کہ قاضی اُن پر حلف دیگا اور منسوخ پر عمل کرے گا تو گواہی سے باز رہ سکتے ہیں کہ ایسی حالت میں گواہی دینا اُن پر لازم نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴۶: مغصوب منہ (جس کی چیز کسی نے غصب کی) کہتا ہے میرے کپڑے کی قیمت سو روپے ہے اور غاصب یہ کہتا ہے مجھے معلوم نہیں کیا قیمت ہے مگر سو روپے نہیں غاصب کو قیمت بیان کرنے پر مجبور کیا جائے گا اگر وہ نہ بیان کرے تو اُس کو یہ قسم کھانی ہوگی کہ سو روپے اُس کی قیمت نہیں ہے اس کے بعد پھر مغصوب منہ کو حلف دیا جائے گا کہ وہ قسم کھائے سو روپے قیمت ہے اگر یہ بھی قسم کھا جائے تو سو روپے دلوا دیے جائیں گے اس کے بعد اگر وہ کپڑا مل گیا تو غاصب کو اختیار ہے کہ کپڑا لے لے یا کپڑا مغصوب منہ کو دے کر اپنے سو روپے واپس لے لے۔[3] (بحر الرائق)

مسئلہ ۴۷: مدعی یہ کہتا ہے میرے گواہ شہر میں موجود ہیں کچہری میں حاضر نہیں ہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ مدعیٰ علیہ پر حلف دے دیا جائے قاضی حلف نہیں دے گا بلکہ کہے گا تم اپنے گواہ پیش کرو۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۴۸: مدعی کہتا ہے میرے گواہ شہر سے غائب ہو گئے ہیں یا بیمار ہیں کہ کچہری تک نہیں آ سکتے تو مدعیٰ علیہ پر حلف دیا جائے گا مگر قاضی اپنا آدمی بھیج کر تحقیق کرلے کہ واقعی وہ نہیں ہیں یا بیمار ہیں بغیر اس کے حلف نہ دے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹: ملک مطلق کا دعویٰ کیا یعنی مدعی نے اپنی ملک کا کوئی سبب نہیں بیان کیا اور اپنی ملک پر گواہ پیش کرتا ہے ذی الید یعنی مدعیٰ علیہ بھی اپنی ملک کے گواہ پیش کرتا ہے کیونکہ یہ بھی اپنی ملک کا مدعی ہے اس صورت میں ذی الید (قابض)

---

1. ......"البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، ج۷، ص۳٤۷.
2. ......"الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، ج۸، ص۳٤۱.
3. ......"البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، ج۷، ص۳٤۸.
4. ......"الهداية"، کتاب الدعویٰ، باب اليمين، ج۲، ص۱۵۵.
5. ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الدعویٰ، الباب الثالث في اليمين... إلخ، الفصل الأول، ج٤، ص۱٤.

www.dawateislami.net

کے گواہ سے خارج (جسکے قبضہ میں وہ چیز نہیں ہے) اُس کے گواہ زیادہ ترجیح رکھتے ہیں یعنی خارج کے گواہ مقبول ہیں یہ اُس صورت میں ہے کہ دونوں نے ملک کی کوئی تاریخ نہیں بیان کی یا دونوں کی ایک تاریخ ہے یا خارج کی تاریخ پہلے کی ہے۔[1] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۵۰ مدعیٰ علیہ نے انکار کیا اُس پر حلف دیا گیا حلف سے بھی انکار کر دیا خواہ یوں کہ اُس نے کہہ دیا میں حلف نہیں اٹھاؤنگا یا سکوت کیا اور معلوم ہے کہ یہ سکوت کسی آفت کی وجہ سے نہیں ہے مثلاً بہرا نہیں ہے کہ سنا ہی نہیں اور یہ انکار یا سکوت مجلسِ قاضی میں ہے تو قاضی فیصلہ کر دے گا اور بہتر یہ ہے کہ اس صورت میں تین مرتبہ اُس پر حلف پیش کیا جائے بلکہ قاضی کو چاہئے کہ اُس سے پہلے ہی کہہ دے میں تجھ پر تین مرتبہ قسم پیش کروں گا اگر تو نے قسم کھالی تو تیرے موافق فیصلہ کروں گا ورنہ تیرے خلاف فیصلہ کر دوں گا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۱ حلف سے انکار پر فیصلہ کر دیا گیا اب کہتا ہے میں قسم کھاؤں گا اس کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔ فیصلہ جو ہو چکا، ہو چکا مگر جس کے خلاف فیصلہ ہوا ہے وہ اگر ایسی بات پر شہادت پیش کرنا چاہتا ہو جس سے فیصلہ باطل ہو جائے تو گواہ لیے جاسکتے ہیں۔[3] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۵۲ قاضی نے دو مرتبہ قسم پیش کی اُس نے کہا مجھے تین دن کی مہلت دی جائے تین دن کے بعد آکر کہتا ہے میں قسم نہیں کھاؤں گا اُس کے خلاف فیصلہ نہ کیا جائے جب تک پھر قاضی اُس پر قسم پیش نہ کرے اور وہ انکار نہ کرے اور اس وقت بھی تین مرتبہ قسم پیش کرنا اور انکار کرنا ہو۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۳ مدعیٰ علیہ کا جواب نہ دینا اس وجہ سے ہے کہ وہ گونگا ہے قاضی حکم دے گا کہ اشارہ سے جواب دے اگر اقرار کا اشارہ کیا اقرار صحیح ہے انکار کا اشارہ کیا اُس پر قسم دی جائے گی۔ قسم کھالینے کا اشارہ کیا قسم ہوگئی قسم سے انکار کا اشارہ کیا نکول ہوگا[5] اور اُس کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب اليمين، ج ٢، ص ١٥٦، وغيرها.

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الدعوىٰ، ج٨، ص ٣٤٢.

3 ......"البحرالرائق"، كتاب الدعوىٰ، ج٧، ص ٣٥٠.

و"الدرالمختار"، كتاب الدعوىٰ، ج٨، ص ٣٤٣.

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الدعوىٰ، الباب الثالث في اليمين...إلخ، الفصل الأول، ج ٤، ص ١٥.

5 ......یعنی قسم سے انکار ہوگا۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الدعوىٰ، الباب الثالث في اليمين...إلخ، الفصل الأول، ج ٤، ص ١٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵۴ ایک صورت فیصلہ کی یہ بھی ہے کہ دعویٰ قطعی قرائن سے ثابت ہو جس میں شبہہ کی گنجائش نہ ہو مثلاً ایک خالی مکان سے ایک شخص خون آلودہ چھری لیے ہوئے نکلا جس پر خوف کے آثار ظاہر ہیں لوگ اُس مکان میں فوراً گھسے اور ایک شخص کو پایا جو فوراً ذبح کیا گیا ہے اُن کی شہادت پر وہ قاتل قرار پائے گا اگرچہ اُنھوں نے قتل کرتے نہیں دیکھا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵۵ مدعیٰ علیہ کو شبہہ پیدا ہو گیا کہ شاید مدعی جو کہتا ہے وہ ٹھیک ہو اس صورت میں مدعی سے مصالحت کرلے اور قسم نہ کھائے اور اگر مدعی راضی نہیں ہوتا وہ کہتا ہے میں تو حلف ہی دوں گا اگر غالب گمان یہ ہے کہ میں برسرِ حق ہوں تو حلف کرے ورنہ انکار کردے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۵۶ ایک شخص پر مال کا دعویٰ ہوا اُس نے نہ انکار کیا نہ اقرار اور کہتا ہے مجھے مدعی نے اس دعوے سے اور حلف سے بری کردیا ہے اور مدعی کہتا ہے میں نے اسے بری نہیں کیا ہے دیکھا جائے گا اگر مدعی نے گواہوں سے دعویٰ ثابت کردیا ہے تو بری نہ کرنے پر اُسے قسم دی جائے گی ورنہ مدعیٰ علیہ پر قسم دیں گے۔[3] (بحر)

مسئلہ ۵۷ بعض دعوے ایسے ہیں کہ اُن میں منکر پر قسم نہیں ہے (۱) نکاح میں، مدعی مرد ہو یا عورت۔ (۲) رجعت میں، مرد نے اس سے انکار کیا یا عورت نے مگر عورت اس صورت میں منکر اُس وقت ہوسکتی ہے جب عدت گزر چکی ہو۔ (۳) ایلا میں فے۔ مدتِ ایلا گزرنے کے بعد کوئی بھی اس سے منکر ہو عورت ہو یا مرد۔ (۴) استیلاد یعنی ام ولد ہونے کا دعویٰ اس کی صورت یہ ہے کہ باندی ام ولد ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور مولے منکر ہے۔ (۵) رقیت یعنی وہ کہتا ہے میں فلاں کا غلام ہوں اور مولے[4] منکر ہے یا اس کا عکس۔ (۶) نسب ایک نسب کا مدعی ہے دوسرا منکر۔ (۷) ولا۔ (۸) حد۔ (۹) لعان۔[5] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۵۸ عورت نے نکاح کا دعویٰ کیا مرد منکر ہے قسم اس صورت میں نہیں ہے جیسا کہ مذکور ہوا۔ لہٰذا قاضی فیصلہ بھی نہیں کرسکتا عورت قاضی سے کہتی ہے میں نکاح کر نہیں سکتی کہ میرا شوہر یہ موجود ہے اور یہ خود نکاح سے انکار کرتا ہے اب میں مجبور ہوں کیا کروں اسے یہ حکم دیا جائے کہ مجھے طلاق دیدے تاکہ میں دوسرے سے نکاح کرلوں۔ زوج کہتا ہے اگر میں طلاق دیتا ہوں تو نکاح کا اقرار ہوا جاتا ہے۔ قاضی حکم دے گا کہ تو یہ کہہ دے کہ اگر یہ میری عورت ہے تو اسے طلاق،

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، ج۸، ص۳۴۳.

2 ......"البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، ج۷، ص۳۵۱.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... آقا، مالک۔

5 ......"الهداية"، کتاب الدعویٰ، باب اليمين، ج۲، ص۱۵۶، وغيرها.

www.dawateislami.net

اور اگر مرد مدعی نکاح ہے عورت منکر ہے شوہر کہتا ہے میں اسکی بہن سے یا اس کے علاوہ چوتھی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں قاضی اس کی اجازت نہیں دے سکتا کیونکہ جب یہ شخص خود مدعی نکاح ہے تو اسکی بہن سے یا چوتھی عورت سے کیونکر نکاح کرسکتا ہے بلکہ قاضی یہ کہے گا اگر تو نکاح کرنا چاہتا ہے تو اسے طلاق دیدے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۹ یہ جو بیان کیا گیا ہے کہ نکاح وغیرہ فلاں فلاں چیزوں میں منکر پر حلف نہیں ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب محض انھیں چیزوں کا دعویٰ ہو اور اگر اُس سے مقصود مال ہو تو منکر پر[2] حلف ہے مثلاً عورت نے مرد پر دعویٰ کیا کہ اتنے مہر پر میرا نکاح اس سے ہوا اور اس نے قبل دخول طلاق دیدی لہٰذا نصف مہر مجھے دلایا جائے مرد کہتا ہے میرا نکاح ہی اس سے نہیں ہوا۔ یا عورت دعویٰ کرتی ہے کہ اس سے میرا نکاح ہوا اس سے نفقہ مجھے دلایا جائے مرد کہتا ہے نکاح ہوا ہی نہیں نفقہ کیونکر دوں ان صورتوں میں منکر پر حلف ہے کہ یہاں مقصود مال کا دعویٰ ہے اگرچہ بظاہر نکاح کا دعویٰ ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۰ چور چوری سے انکار کرتا ہے اس پر حلف دیا جائے گا مگر حلف سے انکار کریگا تو ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مال لازم ہو جائے گا اور اقرار کرلے گا تو ہاتھ کاٹا جائے گا۔ چوری کے سوا اور کسی حد کے معاملہ میں حلف نہیں ہے۔ اور اگر ایک نے دوسرے کو کافر، منافق، زندیق وغیرہ الفاظ کہے یا اس کو تھپڑ مارا یا اسی قسم کی کوئی دوسری حرکت کی جس سے تعزیر واجب ہوتی ہے اور مدعی حلف دینا چاہتا ہے تو حلف دیا جائے گا۔[4] (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

مسئلہ ۶۱ حلف میں نیابت نہیں ہوسکتی کہ ایک شخص کی جگہ دوسرا شخص قسم کھا جائے استحلاف میں نیابت ہوسکتی ہے۔ یعنی دوسرا شخص مدعی کے قائم مقام ہو کر حلف طلب کرسکتا ہے مثلاً وکیل مدعی اور وصی اور ولی اور متولی کہ اگر یہ مدعی ہوں حلف کا مطالبہ کرسکتے ہیں اور مدعیٰ علیہ ہوں تو اُن پر حلف عائد نہیں ہوتا ہاں اگر ان پر دعویٰ ایسے عقد کے متعلق ہو جو خود ان کا کیا ہو یا انھوں نے اصیل پر کوئی اقرار کیا ہے اور اب انکار کرتے ہیں تو حلف ہوگا مثلاً ایک شخص وکیل بالبیع[5] ہے یہ موکل پر اقرار کرے صحیح ہے اور قسم سے انکار کرے یہ بھی صحیح ہے یعنی اسے نکول قرار دیا جائے گا[6] اور فیصلہ کیا جائے گا۔[7] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوى، الباب الثالث في اليمين...إلخ، الفصل الأول، ج٤، ص١٥، ١٦.

2 ......انکار کرنے والے پر۔

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوى، الباب الثالث في اليمين...إلخ، الفصل الأول، ج٤، ص١٦.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الدعوى، ج٨، ص٣٤٥.

و"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوى، الباب الثالث في اليمين...إلخ، الفصل الأول، ج٤، ص١٦ وغيرهما.

5 ......بیچنے کا وکیل۔

6 ......یعنی قسم سے انکار قرار دیا جائے گا۔

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الدعوى، ج٨، ص٣٤٦، ٣٤٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۲ کسی شخص پر حلف دیا جائے اس کی دو صورتیں ہیں حلف خود اُسی کے فعل کے متعلق ہے یا دوسرے کے فعل کے متعلق اگر اُسی کے فعل پر قسم دی جائے تو بالکل یقینی طور پر ہو اُس سے یہ کہلوایا جائے خدا کی قسم میں نے اس کام کو نہیں کیا ہے اور دوسرے کے فعل کے متعلق ہو تو علم پر قسم کھلائی جائے یعنی واللہ میرے علم میں یہ نہیں ہے کہ اُس نے ایسا کیا ہے۔ ہاں اگر دوسرے کا فعل ایسا ہو جس کا تعلق خود اسی سے ہے تو اب علم پر قسم نہیں ہوگی بلکہ قطعی طور پر انکار کرنا ہوگا۔ مثلاً زید نے دعویٰ کیا کہ جو غلام میں نے خریدا ہے اُس نے چوری کی ہے اور اس کو گواہوں سے ثابت کیا اور زید یہ بھی کہتا ہے کہ بائع [1] کے یہاں بھی اُس نے چوری کی تھی لہٰذا اس عیب کی وجہ سے بائع پر واپس کیا جائے اور بائع منکر ہے زید بائع پر حلف دیتا ہے تو بائع کو یوں قسم کھانی ہوگی کہ واللہ اُس نے میرے یہاں نہیں چوری کی ہے اس صورت میں اگر چہ چوری کرنا غلام کا فعل ہے مگر چونکہ اس کا تعلق بائع سے ہے لہٰذا فعل کی قسم کھانی ہوگی یوں نہیں کہ میرے علم میں اُس نے چوری نہیں کی اور اگر دوسرے کے فعل سے اس کو تعلق نہ ہو تو فعل کی قسم نہیں کھلائی جائے گی بلکہ یہ قسم کھائے گا کہ میرے علم میں یہ بات نہیں ہے مثلاً ایک چیز کے متعلق زید بھی کہتا ہے میں نے خریدی ہے اور عمرو بھی کہتا ہے میں نے خریدی ہے زید یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ چیز میں نے عمرو کے پہلے خریدی ہے اور گواہ موجود نہیں ہیں تو عمرو پر یہ قسم دی جائے گی خدا کی قسم میں نہیں جانتا ہوں کہ زید نے یہ چیز مجھ سے پہلے خریدی ہے۔ زید نے وارث پر ایک چیز کا دعویٰ کیا کہ یہ میری ہے وارث انکار کرتا ہے تو علم پر قسم کھائے گا اور اگر وارث نے دوسرے پر دعویٰ کیا تو وہ قطعی طور پر قسم کھائے گا۔ ایک شخص نے کوئی چیز خریدی یا کسی نے اُسے ہبہ کیا [2] اور دوسرا شخص اس چیز میں اپنی ملک کا دعویٰ کرتا ہے مگر اُس کے پاس کوئی گواہ نہیں اس مشتری یا موہوب لہ [3] پر یمین ہے کہ منکر ہے اور یہ قطعی طور پر مدعی کی ملک سے انکار کرے گا کیونکہ جب یہ خرید چکا ہے یا اس کو ہبہ کیا گیا تو یقیناً مالک ہو گیا۔ [4] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۶۳ مدعیٰ علیہ پر حلف آیا اُس نے مدعی کو کچھ دے دیا کہ یہ چیز حلف کے بدلے میں لے لو اور مجھ پر حلف نہ دو یا کسی چیز پر دونوں نے صلح کر لی یہ صحیح ہے یعنی قسم کے معاوضہ میں جو چیز لی گئی یا کوئی چیز دے کر مصالحت ہوئی جائز ہے اس کے بعد اب مدعی اُس پر حلف نہیں رکھ سکتا اور اگر مدعی نے یہ کہہ دیا ہے کہ میں نے تجھ سے حلف ساقط کر دیا یا تو حلف سے بری ہے یا میں نے تجھے حلف ہبہ کر دیا یہ صحیح نہیں پھر اس کے بعد بھی حلف دے سکتا ہے۔ [5] (کنز)

---

1 ...... بیچنے والا۔ 2 ...... تحفہ دیا۔ 3 ...... جس کو تحفہ دیا۔

4 ...... "البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، ج۷، ص ۳۷۰.

و"الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، ج۸، ص ۳۴۷.

5 ...... "کنزالدقائق"، کتاب الدعویٰ، ص ۳۱۵.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۴ مدعیٰ علیہ نے پہلے مدعی کے دعوے سے انکار کیا اُس کے ذمہ حلف آیا تو حلف سے بھی انکار کیا اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ مدعیٰ علیہ انکارِ دعوے میں جھوٹا ہے کیونکہ سچا تھا تو حلف کیوں نہیں اُٹھایا بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ آدمی کبھی سچی قسم سے بھی گریز کرتا ہے اپنا اتنا نقصان ہوگیا یہ گوارا مگر قسم کھانا منظور نہیں اگرچہ سچی ہوگی لہٰذا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکول [1] کو بذل قرار دیتے ہیں کہ مال دے کر جھگڑا کاٹا یعنی تھا تو ہمارا مگر ہم نے چھوڑا اور دَین کا دعویٰ ہو تو مدعی کو لینا جائز اس وجہ سے ہے کہ مدعی اُسے اپنا حق سمجھ کر لیتا ہے نہ یہ کہ حق مدعیٰ علیہ جان کر لیتا ہے۔[2] (ہدایہ وغیرہا) یہ اُس صورت میں ہے کہ مدعی و مدعیٰ علیہ دونوں اپنے اپنے خیال میں سچے ہوں ناجائز طور پر مال لینا نہ چاہتے ہوں ورنہ جو خود اپنا ناحق پر ہونا جانتا ہو اُس کے گنہگار ہونے میں کیا شبہہ۔

حلف کا بیان

مسئلہ ۱ قسم اللہ عزوجل کی کھائی جائے غیر خدا کی قسم نہ کھائی جائے نہ کھلائی جائے اگر قسم میں تغلیظ (سختی کرنا) چاہیں تو صفات کا اضافہ کریں مثلاً واللہ العظیم۔ قسم ہے خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو عالم الغیب والشہادہ رحمٰن رحیم ہے اس شخص کا میرے ذمہ نہ یہ مال ہے جس کا دعویٰ کرتا ہے نہ اس کا کوئی جز ہے۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۲ تغلیظ میں اس سے کمی بیشی بھی ہوسکتی ہے۔ الفاظِ مذکورہ پر الفاظ بڑھا دے یا کم کردے قاضی کو اختیار ہے مگر یہ ضرور ہے کہ صفات کا ذکر بغیر حرف عطف ہو یہ نہ کہے واللہ والرحمٰن والرحیم کہ اس صورت میں عطف کے ساتھ جتنے اسما ذکر کیے جائیں گے اُتنی قسمیں ہو جائیں گی اور یہ خلاف شرع ہے کیونکہ شرعاً اُس پر ایک یمین کا مطالبہ ہے۔ بعض فقہا یہ کہتے ہیں کہ جو شخص صلاح و تقویٰ کے ساتھ معروف ہو اُس پر تغلیظ نہ کی جائے دوسروں پر کی جائے بعض یہ بھی کہتے ہیں مال حقیر میں تغلیظ نہ کی جائے اور مال کثیر میں تغلیظ کی جائے۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۳ طلاق و عِتاق کی یمین نہ ہونی چاہیے یعنی مدعیٰ علیہ سے مثلاً یہ نہ کہلوایا جائے کہ اگر مدعی کا یہ حق میرے ذمہ ہو تو میری عورت کو طلاق یا میرا غلام آزاد بعض فقہا یہ کہتے ہیں کہ اگر مدعیٰ علیہ بے باک ہے اللہ عزوجل کی قسم کھانے میں پرواہ نہیں کرتا اور طلاق و عتاق کی قسم میں گھبراتا اور ڈرتا ہے کہ بی بی یا غلام کہیں ہاتھ سے نہ چلے جائیں ایسے

---

1 ......قسم سے انکار۔

2 ......"الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب اليمين، ج ٢، ص ١٥٧، وغيرها.

3 ......"الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب اليمين، فصل في كيفية اليمين... إلخ، ج ٢، ص ١٥٨.

4 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

لوگوں کو طلاق وعتاق کا حلف دیا جائے مگر اس قول پر اگر بضرورت[1] قاضی نے عمل کیا اور نکول[2] پر مدعی کو مال دِلوا دیا یہ قضا[3] نافذ نہیں ہوگی۔[4] (ہدایہ، نتائج الافکار)

مسئلہ ۴ حلف میں تغلیظ زمان یا مکان کے اعتبار سے نہ کی جائے۔ مثلاً عصر کے بعد یا جمعہ کے دن کو مخصوص کرنا یا اس سے کہنا کہ مسجد میں چل کر قسم کھاؤ، منبر پر قسم کھاؤ، فلاں بزرگ کے مزار کے سامنے چل کر قسم کھاؤ۔[5] (ہدایہ، درمختار، وغیرہما)

مسئلہ ۵ اس زمانہ میں تغلیظ یا حلف کی ایک صورت بہت زیادہ مشہور ہے کہ قرآن مجید ہاتھ میں دے کر کچھ الفاظ کہلواتے ہیں مثلاً اسی قرآن کی مار پڑے، ایمان پر خاتمہ نصیب نہ ہو، خدا کا دیدار نصیب نہ ہو، شفاعت نصیب نہ ہو، یہ سب باتیں خلافِ شرع[6] ہیں مُصحف شریف[7] ہاتھ میں اُٹھانا حلفِ شرعی نہیں۔ غالبًا حلف اُٹھانے کا محاورہ لوگوں نے یہیں سے لیا ہے۔ مدعیٰ علیہ[8] اگر اس قسم سے انکار کردے تو دعویٰ اُس پر لازم نہیں کیا جائے گا بلکہ انکار ہی کرنا چاہیے۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ میں مسجد میں رکھ دیتا ہوں یا فلاں بزرگ کے مزار پر رکھ دیتا ہوں تمھارا ہو تو چل کر اُٹھالو اگر حقیقت میں مدعی کا نہیں ہے اور اُٹھالیا تو مدعیٰ علیہ اُس سے واپس لے سکتا ہے کہ استحقاق کا یہ شرعی طریقہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۶ یہودی کو یوں قسم دی جائے قسم ہے خدا کی جس نے موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل فرمائی اور نصرانی کو یوں کہ قسم ہے خدا کی جس نے عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل فرمائی اور دیگر کفار سے یہ کہلوایا جائے خدا کی قسم۔ ان لوگوں سے حلف لینے میں ایسی چیزیں ذکر نہ کرے جن کی یہ لوگ تعظیم کرتے ہیں۔[9] (ہدایہ)

مسئلہ ۷ ان کفار سے حلف لینے میں ایسا ہرگز نہ کیا جائے کہ اُن کے عبادت خانوں میں جا کر قسم دی جائے کہ مسلمان کو ایسی لعنت کی جگہ جانا منع ہے۔[10] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۸ معاذ اللہ ہنود کو اُن کے معبودانِ باطل کی قسم دینا جیسا کہ بعض جاہلوں میں دیکھا جاتا ہے اس کا

---

1 ......ضرورت کے وقت۔ 2 ......انکار۔ 3 ......فیصلہ۔

4 ......"الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب اليمين، فصل فى كيفية اليمين...إلخ، ج٢، ص١٥٨.

و"نتائج الأفكار"، تكملة فتح القدير، كتاب الدعوىٰ، باب اليمين، فصل فى كيفية اليمين...إلخ، ج٧، ص١٨٣، ١٨٤.

5 ......"الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب اليمين، فصل فى كيفية اليمين...إلخ، ج٢، ص١٥٩.

و"الدرالمختار"، كتاب الدعوىٰ، ج٨، ص٣٥٢ وغيرهما.

6 ......شریعت کے خلاف۔ 7 ......قرآن مجید۔ 8 ......جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔

9 ......"الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب اليمين، فصل فى كيفية اليمين...إلخ، ج٢، ص١٥٨.

10 ......المرجع السابق، ص١٥٩، وغيرها.

www.dawateislami.net

حکم سخت ہے توبہ کرنی چاہیے۔ اسی طرح اُن سے کہنا کہ گنگا جل ہاتھ میں لیکر کہہ دو ان کے علاوہ اور بھی ناجائز و باطل صورتیں ہیں جن سے احتراز لازم۔

مسئلہ ۹: جس چیز پر حلف[1] دیا جائے وہ کیا ہے۔ بعض صورتوں میں سبب پر قسم کھلاتے ہیں بعض میں نہیں۔ اگر سبب ایسا ہو جو مرتفع ہو جاتا ہے تو حاصل پر قسم کھلائی جائے اور اگر مرتفع نہ ہو تو سبب پر قسم کھائے۔ اسکی چند صورتیں ہیں مدعی نے دَین[2] کا دعویٰ کیا ہے یا عین میں مِلک کا دعویٰ ہے یا عین میں کسی حق کا دعویٰ ہے پھر ہر ایک میں مطلق کا دعویٰ ہے یا کسی سبب کا بیان ہے۔ اگر دین کا دعویٰ ہو اور سبب نہ ہو تو حاصل پر حلف دیں گے یعنی تمھارا میرے ذمہ میں کچھ نہیں ہے۔ عین حاضر میں ملکِ مطلق یا حقِ مطلق کا دعویٰ ہو تو حاصل پر حلف دیں گے مثلاً قسم کھائے گا کہ نہ یہ چیز فلاں کی ہے نہ اس کا کوئی جز ہے اور اگر دعوے کی بنا سبب پر ہو مثلاً کہتا ہے میرا اُس پر دَین ہے اس سبب سے کہ میں نے قرض دیا ہے یا اُس نے مجھ سے کوئی چیز خریدی ہے اُس کے دام باقی ہیں یا یہ چیز میری ملک ہے اس لیے کہ میں نے خریدی ہے یا مجھے فلاں نے ہبہ کی ہے یا اُس شخص نے غصب کر لی ہے یا اُس کے پاس امانت یا عاریت ہے ان سب صورتوں میں حاصل پر حلف دیں گے مثلاً بیع کا مدعی ہے اور وہ منکر ہے قسم یوں کھلائی جائے کہ میرے اور اُس کے درمیان میں بیع قائم نہیں یوں قسم نہ کھلائی جائے کہ میں نے بیچی نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اُس نے بیچ کر اقالہ کر دیا ہو تو بیع نہ کرنے پر قسم دینا مدعیٰ علیہ کے لیے مضر[3] ہوگا۔ غصب میں یوں قسم کھائے اُس چیز کے رد کرنے کا مجھ پر حق نہیں یہ نہیں کہ میں نے غصب نہیں کی کیونکہ کبھی چیز غصب کر لیتے ہیں پھر ہبہ یا بیع کے ذریعہ سے مالک ہو جاتے ہیں۔ طلاق کے دعوے میں یہ قسم کھلائی جائے وہ میرے نکاح سے اس وقت باہر نہیں ہے۔ کیونکہ کبھی بائن طلاق دے کر پھر تجدید نکاح ہو جاتی ہے[4] لہٰذا ان سب صورتوں میں حاصل پر قسم دی جائے کیونکہ سبب پر قسم دینے میں مدعیٰ علیہ کا نقصان ہے۔ ہاں اگر حاصل پر قسم دینے میں مدعی کا ضرر ہو تو ایسی صورتوں میں سبب پر حلف دیا جائے مثلاً عورت کو تین طلاقیں دی ہیں وہ نفقۂ عدت کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر شافعی ہے[5] جس کا مذہب یہ ہے کہ ایسی عورت کا نفقہ[6] واجب نہیں ہے اگر حاصل پر قسم دی جائے گی تو بے شک وہ قسم کھالے گا کہ مجھ پر نفقۂ عدت واجب نہیں ہے۔ کیونکہ اُس کا اعتقاد و مذہب یہی ہے یا جوار[7] کی وجہ سے شفعہ کا دعویٰ کیا اور مشتری شافعی المذہب ہے اُس کا مذہب یہ ہے کہ جوار کی وجہ سے شفعہ کا حق نہیں ہے حاصل پر اگر حلف

---

1 قسم۔ 2 قرض۔ 3 نقصان دہ۔

4 دوبارہ نکاح کر لیا جاتا ہے۔ 5 یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد، پیروکار ہے۔

6 نفقہ سے مراد کھانا، کپڑا، رہنے کا مکان ہے۔ 7 پڑوس۔

www.dawateislami.net

دیں گے تو وہ قسم کھالے گا کہ اس کو حق شفعہ نہیں ہے اور اس میں مدعی کا نقصان ہے لہٰذا اس کو یہ قسم دیں گے کہ خدا کی قسم جائدادِ مشفوعہ [1] کو اُس نے خریدا نہیں۔ [2] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۰ مدعیٰ علیہ خرید نے کا اقرار کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ وہ مکان مدعی کے پڑوس میں ہے مگر جب اسے خریداری کی اطلاع ہوئی اُس نے طلبِ شفعہ [3] نہیں کیا لہٰذا حقِ شفعہ ساقط ہے۔ شفیع [4] کہتا ہے میں نے طلب کیا اس صورت میں شفیع کی بات قسم کے ساتھ معتبر ہے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ عورت نے رجعی طلاق کا دعویٰ کیا اس بات پر قسم کھلائی جائے کہ اس وقت مطلقہ نہیں ہے اور بائن یا تین طلاق کا دعوی ہو تو یہ قسم کھائے کہ وہ اس وقت ایک طلاق یا تین طلاق سے بائن نہیں ہے۔ یوہیں اگر عورت نے طلاق کا دعویٰ نہیں کیا مگر ایک شخص عادل یا چند اشخاص فساق نے قاضی کے پاس طلاق کی شہادت دی اور شوہر منکر ہے۔ یہاں قاضی شوہر کو قسم دے گا احتیاط کا مقتضٰی یہی ہے کہ شوہر کو قسم دے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ عورت نے دعویٰ کیا کہ میں نے شوہر سے طلاق دینے کی درخواست کی تھی شوہر نے کہا تمھارا امر تمھارے ہاتھ میں ہے یعنی اُس نے تفویض طلاق کی [7] میں نے بمقتضائے تفویض طلاق دے لی اور میں شوہر پر حرام ہوگئی۔ شوہر کہتا ہے میں نے اختیار طلاق دیا ہی نہیں اس صورت میں حاصل پر قسم نہیں کھلائی جائے گی بلکہ سبب پر قسم کھائے یوں کہے واللہ میں نے سوالِ طلاق کے بعد اُس کا امر اُس کے ہاتھ میں نہیں دیا اور نہ میرے علم میں یہ بات ہے کہ اُس نے مجلس تفویض میں اُس تفویض کی رو سے اپنے نفس کو اختیار کیا۔ اور اگر شوہر تفویضِ طلاق کا اقرار کرتا ہے اور اس سے انکار کرتا ہے کہ عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو شوہر یوں قسم کھائے کہ واللہ میرے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ اس نے مجلس تفویض میں اپنے نفس کو اختیار کیا اور اگر شوہر تفویض سے انکار کرتا ہے اور یہ اقرار کرتا ہے کہ عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا یوں قسم کھائے واللہ عورت کے اختیار کرنے سے پہلے میں نے اُس مجلس میں اُسے تفویض طلاق نہیں کی۔ [8] (عالمگیری)

---

1 ......جس جائداد پر شفعہ کیا گیا۔

2 ......"الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب اليمين، فصل فی كيفية اليمين...إلخ، ج۲، ص۱۵۹ وغيرها.

3 ......یعنی شفعہ کا مطالبہ۔ 4 ......شفعہ کرنے والا۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوىٰ، الباب الثالث فی اليمين...إلخ، الفصل الثانی، ج٤، ص۲۰.

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوىٰ، الباب الثالث فی اليمين...إلخ، الفصل الثانی، ج٤، ص۱۸.

7 ......یعنی بیوی کو طلاق کا اختیار دیا۔

8 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوىٰ، الباب الثالث فی اليمين...إلخ، الفصل الثانی، ج٤، ص۱۸، ۱۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۳ دعویٰ کیا کہ فلاں چیز میں نے فلاں شخص کے پاس ودیعت رکھی ہے مدعیٰ علیہ کہتا ہے تو نے تنہا نہیں رکھی ہے بلکہ تو اور فلاں شخص دونوں نے ودیعت رکھی ہے تو یہ چاہتا ہے کہ کل چیز تجھے دے دوں یہ نہیں کروں گا مدعیٰ علیہ پر یہ قسم دی جائے کہ واللہ اس پوری چیز کا فلاں پر واپس کرنا مجھ پر واجب نہیں قسم کھالے گا دعویٰ خارج ہو جائے گا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ اجارہ یا مزارعت[2] میں نزاع ہے تو منکر یوں قسم کھائے واللہ میرے اور فلاں کے مابین اس مکان کے متعلق اجارہ قائم نہیں ہے یا اس کھیت کے متعلق مزارعت قائم نہیں ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ مدعی نے اجرت کا دعویٰ کیا اور مدعیٰ علیہ منکر ہے یوں قسم کھائے واللہ اس شخص کی میرے ذمہ وہ اُجرت نہیں ہے جس کا وہ مدعی ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ یہ دعویٰ کیا کہ فلاں شخص نے میرا کپڑا اپھاڑ دیا اور کپڑا قاضی کے پاس پیش کرتا ہے۔ یہ چاہتا ہے کہ مدعیٰ علیہ پر حلف دے دیا جائے۔ قاضی یہ قسم نہ دے کہ میں نے پھاڑا نہیں کیونکہ کبھی پھاڑنا ایسا ہوتا ہے جس کا حکم یہ ہے کہ پھٹنے سے جو اُس کپڑے میں کمی ہوگئی ہے وہی لے سکتا ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ پھٹا ہوا کپڑا پھاڑنے والے کو دے کر اس سے کپڑے کی قیمت کا تاوان لے مثلاً تھوڑا سا پھاڑا ہو اس صورت میں اچھے کپڑے اور پھٹے ہوئے کی قیمت معلوم کریں جو فرق ہو وہ پھاڑنے والے سے وصول کیا جائے اور یوں قسم کھائے واللہ مجھ پر اتنے روپے واجب نہیں اور اگر زیادہ پھٹا ہے تو مدعی کو اختیار ہے کپڑا لے لے اور نقصان کا تاوان لے یا کپڑا دے دے اور اُس کی قیمت کا تاوان لے اس صورت میں یہ قسم کھائے کہ میں نے اُس طرح نہیں پھاڑا ہے جس کا مدعی نے دعویٰ کیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ ایک شخص کے پاس ایک چیز ہے۔ دو شخصوں نے اُس پر دعویٰ کیا ہر ایک کہتا ہے چیز میری ہے اس نے غصب کر لی ہے یا میں نے اس کے پاس امانت رکھی ہے۔ اُس مدعیٰ علیہ نے ایک کے لیے اقرار کر لیا کہ اسکی ہے اور دوسرے کے لیے انکار کر دیا۔ حکم ہوگا کہ چیز مقرلہ[6] کو دیدے اب دوسرا شخص مدعیٰ علیہ سے حلف لینا چاہتا ہو نہیں لے سکتا کیونکہ اُس کے قبضہ میں چیز نہیں رہی وہ مدعیٰ علیہ نہیں رہا اس کو اگر خصومت کرنی ہو مقرلہ سے کرے کہ اب وہی قابض ہے اگر یہ شخص یہ کہے

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الدعوی، الباب الثالث فی الیمین...إلخ، الفصل الثانی، ج٤، ص١٩.

2 ......کسی کو اپنی زمین اس طور پر کاشت کے لیے دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی دونوں میں تقسیم ہو جائے گی مثلاً نصف نصف یا ایک تہائی دو تہائیاں۔

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الدعوی، الباب الثالث فی الیمین...إلخ، الفصل الثانی، ج٤، ص١٩.

4 ......المرجع السابق، ص١٩، ٢٠.

5 ......المرجع السابق، ص٢٠، ٢١.

6 ......جس کے لئے اقرار کیا گیا۔

www.dawateislami.net

کہ اُس نے دوسرے کے لیے اس غرض سے اقرار کیا کہ اپنے سے یمین کو دفع کرے لہٰذا قسم دی جائے قاضی اس کی بات قبول نہ کرے۔ اور اگر دونوں کے لیے اُس نے اقرار کیا دونوں کو تسلیم کردی جائے گی اب ان میں سے اگر کوئی یہ چاہے کہ نصف باقی کے متعلق مدعیٰ علیہ پر حلف دیا جائے یہ بات نامقبول ہے اور اگر دونوں کے مقابل میں اُس نے انکار کیا تو دونوں کے مقابل میں حلف دیا جائے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ ایک شخص نے اپنے باپ کے ترکے کی ایک زمین ہبہ کردی اور موہوب لہ کو[2] قبضہ بھی دے دیا اس کے بعد اُس میت کی زوجہ دعویٰ کرتی ہے کہ یہ زمین میری ہے کیونکہ اس زمین کے ہبہ کرنے کے بعد ترکہ تقسیم ہوا اور یہ زمین میرے حصہ میں آئی موہوب لہ یہ کہتا ہے کہ تقسیم کے بعد زمین کا ہبہ ہوا ہے اور یہ زمین واہب کے حصہ میں پڑی تھی اور موہوب لہ اپنی بات کو گواہوں سے ثابت نہ کرسکا اور عورت نے اپنی بات پر قسم کھالی موہوب لہ دیگر ورثہ پر حلف نہیں دے سکتا حکم یہ ہوگا کہ زمین واپس کرے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ اگر سبب ایسا ہے جو مرتفع نہیں ہوتا تو سبب پر حلف دیں گے مثلاً غلام مسلم نے مولے پر عتق کا دعویٰ کیا اور مولے منکر ہے اُسے یہ قسم دیں گے کہ خدا کی قسم اُسے آزاد نہیں کیا ہے۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۰ مدعیٰ علیہ پر حلف دیا گیا وہ کہتا ہے اس معاملہ میں ایک مرتبہ مجھ سے قسم کھلوا چکا ہے اگر وہ پہلا حلف کسی حاکم یا پنچ کے سامنے ہوا ہے اور گواہوں سے مدعیٰ علیہ نے یہ ثابت کردیا تو قبول کرلیا جائے گا ورنہ مدعی جو اس حلف سے منکر ہے اُس کو قسم کھانی ہوگی۔ اور اگر مدعیٰ علیہ یہ کہتا ہے کہ مدعی نے مجھے اس دعوے سے بری کردیا ہے اور مدعی منکر ہے اور مدعیٰ علیہ اپنی اس بات پر گواہ نہیں پیش کرتا بلکہ مدعی کو حلف دینا چاہتا ہے تو اُس پر حلف نہیں دیا جائے گا کیونکہ دعوے کا جواب اقرار یا انکار ہے اور یہ جو اُس نے کہا یہ جواب نہیں اور اگر مدعیٰ علیہ یہ کہتا ہے کہ مدعی نے مجھے مال سے بری کردیا ہے یعنی معاف کردیا ہے اور گواہوں سے ثابت کردیا تو بری ہوگیا مدعی کا دعویٰ ساقط ورنہ مدعی پر حلف دیا جائے گا وہ قسم کھائے کہ میں نے معاف نہیں کیا تو مطالبہ دلایا جائے گا کیونکہ معاف کرنا ثابت نہیں ہوا اور مال واجب ہونے کو خود مدعیٰ علیہ نے معافی کا دعویٰ کرکے تسلیم کرلیا اور اگر قسم سے انکار کرے تو دعویٰ خارج۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الدعوىٰ، الباب الثالث فى اليمين...إلخ، الفصل الثالث، ج٤، ص٢٩.

2 ......جسے ہبہ کی اس کو۔

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الدعوىٰ، الباب الثالث فى اليمين...إلخ، الفصل الثالث، ج٤، ص٣١.

4 ......"الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب اليمين، فصل فى كيفية اليمين...إلخ، ج٢، ص١٥٩.

5 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الدعوىٰ، ج٨، ص٣٥٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۱ مدعیٰ علیہ پر حلف دیا گیا وہ کہتا ہے میں نے یہ حلف کرلیا ہے کہ کبھی قسم نہیں کھاؤں گا اگر قسم کھاؤں تو میری بی بی پر طلاق اس حلف کی وجہ سے قسم کھانے سے مجبور ہوں۔ اس بات کی طرف قاضی التفات نہ کرے گا[1] بلکہ تین مرتبہ اُس پر حلف پیش کرے گا اگر قسم نہیں کھائے گا اُس کے خلاف فیصلہ کردے گا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

تحالف کا بیان

بعض ایسی صورتیں ہیں کہ مدعی و مدعیٰ علیہ دونوں کو قسم کھانا پڑتا ہے۔ اس کو تحالف کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱ بائع[3] ومشتری[4] میں اختلاف ہوا اسکی چند صورتیں ہیں۔ ① مقدارِ ثمن میں اختلاف ہے۔ ایک کہتا ہے پانچ روپیہ ثمن ہے دوسرا کہتا ہے دس روپے ہے ② وصف ثمن میں اختلاف ہے۔ ایک کہتا ہے کہ اس قسم کا روپیہ ہے دوسرا کہتا ہے اُس قسم کا ہے ③ جنس ثمن میں اختلاف ہے۔ ایک کہتا ہے روپے سے بیع ہوئی دوسرا کہتا ہے اشرفی[5] سے ④ مقدارِ مبیع میں اختلاف ہے۔ ایک کہتا ہے من بھر گیہوں[6] دوسرا کہتا ہے دو من گیہوں ان تمام صورتوں میں حکم یہ ہے کہ جو اپنے دعوے کو گواہوں سے ثابت کردے گا اُس کے موافق فیصلہ ہوگا اور اگر دونوں نے اپنے اپنے دعوے کو گواہوں سے ثابت کیا تو اُس کے موافق فیصلہ ہوگا جو زیادتی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اگر فرض کیا جائے کہ بائع کہتا ہے دس روپے میں ایک من گیہوں بیچے اور مشتری کہتا ہے کہ پانچ روپے میں دو من خریدے اور دونوں نے گواہ پیش کیے تو یہ فیصلہ ہوگا کہ دس روپے مشتری دے اور دو من گیہوں لے یعنی بائع نے ثمن زیادہ بتایا اس میں اُس کا بینہ[7] معتبر اور مشتری نے مبیع زیادہ بتائی اس میں اُس کے گواہ معتبر۔ اور اگر صورت یہ ہے کہ دونوں گواہ پیش کرنے سے عاجز ہیں تو مشتری سے کہا جائے گا کہ بائع نے جو ثمن بتایا ہے اُس پر راضی ہو جاورنہ بیع کو فسخ کردیا جائے گا اور بائع سے کہا جائے گا کہ مشتری جو کچھ کہتا ہے اُسے مان لو ورنہ بیع کو فسخ کردیا جائے گا۔ اگر ان میں ایک دوسرے کی بات مان لینے پر راضی ہو جائے تو نزاع[8] ختم اور اگر دونوں میں کوئی بھی اس کے لیے طیار نہیں تو دونوں پر حلف دیا جائے گا۔[9] (ہدایہ، درمختار)

---

1 ......یعنی اس بات کی طرف توجہ نہ کرے گا۔

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الدعویٰ، ج ۸، ص ۳۵۶.

3 ...... بیچنے والا۔ 4 ......خریدار۔ 5 ......سونے کا سکہ۔

6 ......گندم۔ 7 ......گواہ۔ 8 ......جھگڑا۔

9 ......"الھدایة"، کتاب الدعویٰ، باب التحالف، ج ۲، ص ۱۶۰.

و"الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب التحالف، ج ۸، ص ۳۵۷.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ اگر روپے اشرفی سے بیع ہوئی تو پہلے مشتری کو حلف دیں گے اس کے بعد بائع کو اور بیع مقایضہ ہے یعنی دونوں طرف متاع [1] ہے تو قاضی کو اختیار ہے جس سے چاہے پہلے قسم لے اور جس سے چاہے پیچھے۔ اگر قسم سے انکار کر دیا تو جو قسم سے انکار کرے گا دوسرے کا دعویٰ اُس کے ذمہ لازم کر دیا جائے گا اور دونوں نے قسم کھالی تو بیع فسخ کر دی جائیگی کہ قطع نزاع کی [2] کوئی صورت اسکے سوانہیں۔ [3] (ہدایہ)

مسئلہ ۳ محض تحالف سے بیع فسخ نہیں ہوگی جب تک دونوں متفق ہو کر فسخ نہ کریں یا اُن میں سے کسی کے کہنے سے قاضی فسخ نہ کر دے۔ [4] (درمختار)

مسئلہ ۴ تحالف اُس وقت ہوگا جب مبیع موجود ہو اگر ہلاک ہو گئی ہے تو تحالف نہیں بلکہ اگر بائع کے پاس ہلاک ہوئی تو بیع ہی فسخ ہو چکی تحالف سے کیا فائدہ اور اگر مشتری کے یہاں ہلاک ہوئی تو مبیع میں کوئی اختلاف نہیں ثمن کا جھگڑا ہے گواہ نہیں ہیں تو قسم کے ساتھ مشتری کا قول معتبر ہے یوہیں اگر مبیع ملکِ مشتری سے خارج ہو چکی یا اُس میں ایسا عیب پیدا ہوا کہ اب واپس نہ ہو سکے اس صورت میں بھی صرف مشتری پر حلف ہے یا مبیع میں کوئی ایسی زیادتی ہوگئی کہ رد کے لیے مانع ہو زیادت متصلہ [5] ہو یا منفصلہ [6] تو تحالف نہیں ہاں اگر مبیع کو بائع کے پاس غیر مشتری نے ہلاک کیا ہو تو اُس کی قیمت مبیع کے قائم مقام ہے اور اس صورت میں تحالف ہے۔ [7] (درمختار، ہدایہ)

مسئلہ ۵ بیع مقایضہ میں دونوں چیزیں مبیع ہیں دونوں میں سے ایک بھی باقی ہو تحالف ہوگا اور دونوں جاتی رہیں تحالف نہیں۔ [8] (ہدایہ)

مسئلہ ۶ مبیع کا ایک حصہ ہلاک ہو چکا یا ملک مشتری سے خارج ہو گیا مثلاً دو چیزیں ایک عقد میں خریدی تھیں ان میں سے ایک ہلاک ہوگئی اس صورت میں تحالف نہیں ہے۔ ہاں اگر بائع اس پر طیار ہو جائے کہ جو جز مبیع کا ہلاک ہو گیا

---

1 ......سامان۔ 2 ......جھگڑا ختم کرنے کی۔

3 ......"الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب التحالف، ج ٢، ص ١٦٠.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الدعوىٰ، باب التحالف، ج ٨، ص ٣٥٨.

5 ......یعنی ایسا اضافہ جو مبیع کے ساتھ متصل ہو جیسے کپڑا رنگ دینا۔

6 ......یعنی ایسا اضافہ جو مبیع کے ساتھ متصل نہ ہو بلکہ جدا ہو جیسے جانور کا بچہ جننا۔

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الدعوىٰ، باب التحالف، ج ٨، ص ٣٦٠.

و"الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب التحالف، ج ٢، ص ١٦١، ١٦٢.

8 ......"الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب التحالف، ج ٢، ص ١٦١.

www.dawateislami.net

اُس کے مقابل میں ثمن کا جو حصہ مشتری بتا تا ہے اُسے ترک کر دے تو تحالف ہے۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۷: اگر مبیع پر مشتری کا قبضہ نہیں ہوا ہے تو تحالف موافق قیاس ہے کہ بائع زیادت ثمن کا دعویٰ کرتا ہے اور مشتری منکر ہے۔ اور مُنکِر پر حلف[2] ہے اور مشتری یہ کہتا ہے کہ اِتنا ثمن لے کر تسلیمِ مبیع کرنا[3] تم پر واجب ہے اور بائع اس کا منکر ہے یعنی دونوں منکر ہیں لہٰذا دونوں پر حلف ہے اور مبیع پر جب مشتری نے قبضہ کر لیا تو اب مشتری کا کوئی دعویٰ نہیں صرف بائع مدعی[4] ہے اور مشتری منکر اس صورت میں تحالُف خلافِ قیاس ہے مگر حدیث سے تحالف اس صورت میں بھی ثابت ہے لہٰذا ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ اور قیاس کو چھوڑتے ہیں۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۸: تحالُف کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً بائع یہ قسم کھائے واللہ میں نے اسے ایک ہزار میں نہیں بیچا ہے اور مشتری قسم کھائے کہ واللہ میں نے اسے دو ہزار میں نہیں خریدا ہے اور بعض علما نفی و اثبات دونوں کو بطورِ تاکید جمع کرتے ہیں مثلاً بائع کہے واللہ میں نے اسے ایک ہزار میں نہیں بیچا ہے بلکہ دو ہزار میں بیچا ہے اور مشتری کہے واللہ میں نے اسے دو ہزار میں نہیں خریدا ہے بلکہ ایک ہزار میں خریدا ہے۔ مگر پہلی صورت ٹھیک ہے۔ کیونکہ یمین[6] اِثبات کے لیے نہیں بلکہ نفی کے لیے ہے۔[7] (ہدایہ)

مسئلہ ۹: تحالف اُس وقت ہے کہ بدل میں اِختلاف مقصود ہو اور اگر ثمن میں اختلاف ضمنی طور پر ہو تو تحالف نہیں مثلاً ایک شخص نے روپیہ سیر کے حساب سے گھی بیچا اور برتن سمیت تول دیا کہ گھی خالی کرنے کے بعد پھر برتن تول لیا جائے گا جو برتن کا وزن ہوگا مِنہا کر دیا جائے گا۔[8] اس وقت گھی برتن سمیت دس سیر ہوا مشتری برتن خالی کر کے لاتا ہے بائع کہتا ہے یہ برتن میرا نہیں یہ تو دو سیر وزن کا ہے۔ اور میرا برتن سیر بھر کا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بائع نو سیر گھی کے دام مانگتا ہے اور مشتری آٹھ سیر کے دام اپنے اوپر واجب بتاتا ہے۔ یہاں ثمن میں اختلاف ہوا مگر برتن کے ضمن میں ہے لہٰذا یہاں تحالف نہیں۔[9] (درمختار)

مسئلہ ۱۰: ثمن یا مبیع کے سوا کسی دوسری چیز میں اختلاف ہو تو تحالف نہیں مثلاً مشتری کہتا ہے کہ ثمن کے لیے میعاد تھی اور بائع کہتا ہے نہ تھی بائع منکر ہے اسی کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے یا ثمن کی میعاد ہے مگر بائع کہتا ہے یہ شرط تھی کہ کوئی چیز

---

1 ...... "الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب التحالف، ج۲، ص ۱۶۲.

2 ...... قسم۔ 3 ...... بیچی گئی چیز حوالہ کرنا۔ 4 ...... دعویٰ کرنے والا۔

5 ...... "الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب التحالف، ج۲، ص ۱۶۰.

6 ...... قسم۔

7 ...... "الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب التحالف، ج۲، ص ۱۶۱.

8 ...... الگ کر دیا جائے گا۔

9 ...... "الدرالمختار"، كتاب الدعوىٰ، باب التحالف، ج ۸، ص ۳۵۹.

www.dawateislami.net

مشتری رہن [1] رکھے گا مشتری انکار کرتا ہے یا ایک خیار شرط کا مدعی ہے دوسرا منکر ہے یا ثمن کے لیے ضامن کی شرط تھی یا نہ تھی یا ثمن یا مبیع کے قبضہ میں اختلاف ہے یا ثمن کے معاف کرنے یا اس کا کوئی جز کم کرنے میں اختلاف ہو یا مسلم فیہ کی جائے تسلیم [2] میں اختلاف ہے ان سب صورتوں میں، منکر پر حلف ہے اور حلف کے ساتھ اُسی کا قول معتبر۔ [3] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ نفس عقد بیع میں اختلاف ہے ایک کہتا ہے بیع ہوئی ہے دوسرا کہتا ہے نہیں ہوئی اس میں تحالف نہیں بلکہ جو منکر بیع ہے اُسی کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ جنس ثمن کا اختلاف اگرچہ مبیع کے ہلاک ہونے کے بعد ہوا ایک کہتا ہے ثمن روپیہ ہے دوسرا اشرفی بتاتا ہے اس میں تحالف ہے اور دونوں قسم کھا جائیں تو مشتری پر مبیع کی واجبی قیمت لازم ہوگی۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ بائع کہتا ہے یہ چیز میں نے تمھارے ہاتھ سو روپے میں بیع کی ہے جس کی میعاد دس ماہ ہے یوں کہ ہر ماہ میں دس روپے دو اور مشتری یہ کہتا ہے میں نے یہ چیز تم سے پچاس روپے میں خریدی ہے ڈھائی روپے ماہوار مجھے ادا کرنے ہیں یوں کل میعاد بیس ماہ ہے دونوں نے گواہ پیش کر دیے اس صورت میں دونوں شہادتیں مقبول ہیں چھ ماہ تک بائع مشتری سے دس روپے ماہوار وصول کرے گا۔ اور ساتویں مہینے میں ساڑھے سات روپے اسکے بعد ہر ماہ میں ڈھائی روپے یہاں تک کہ سو روپے کی پوری رقم ادا ہو جائے۔ [6] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۴ بیع سلم میں اقالہ کرنے کے بعد راس المال کی مقدار میں اختلاف ہوا اس میں تحالف نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں صرف رب السلم مدعی ہے اور مسلم الیہ منکر جو کچھ مسلم الیہ کہتا ہے اسی کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔ [7] (درمختار)

مسئلہ ۱۵ بیع میں اقالہ کے بعد ثمن کی مقدار میں اختلاف ہوا مثلاً مشتری ایک ہزار بتاتا ہے اور بائع پانسو کہتا ہے اور دونوں کے پاس گواہ نہیں دونوں پر حلف دیا جائے اگر دونوں قسم کھا جائیں اقالہ کو فسخ کیا جائے۔ اب پہلی بیع لوٹ آئے گی۔

---

1 ...... گروی۔ 2 ...... یعنی مال سُپُرد کرنے کی جگہ۔

3 ...... "الدرالمختار"، کتاب الدعوی، باب التحالف، ج ۸ ص ۳۵۹.

و"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوىٰ، الباب الرابع في التحالف، ج ٤، ص ٣٣.

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوىٰ، الباب الرابع في التحالف، ج ٤، ص ٣٣.

5 ...... "الدرالمختار"، كتاب الدعوىٰ، باب التحالف، ج ٨، ص ٣٦٠.

6 ......"البحرالرائق"، كتاب الدعوى، باب التحالف، ج ٧، ص ٣٧٦.

7 ......"الدرالمختار"، كتاب الدعوىٰ، باب التحالف، ج ٨، ص ٣٦١.

www.dawateislami.net

یہ حکم اُس وقت ہے کہ بیع کا اقالہ ہو چکا ہے مگر ابھی تک مبیع پر مشتری کا قبضہ ہے اب تک اُس نے واپس نہیں کی ہے اور اگر اقالہ کے بعد مشتری نے مبیع واپس کر دی اس کے بعد ثمن کی کمی و بیشی میں اختلاف ہوا تو تحالف نہیں بلکہ بائع پر حلف ہوگا کہ یہی ثمن کم بتاتا ہے اور زیادتی کا منکر ہے۔[1] (بحرالرائق، ہدایہ)

مسئلہ ۱۶ زوجین[2] میں مہر کی کمی بیشی میں اختلاف ہوا یا اس میں اختلاف ہوا کہ وہ کس جنس کا تھا دونوں میں جو گواہ پیش کرے اُس کے موافق فیصلہ ہوگا اور اگر دونوں نے گواہوں سے ثابت کیا تو دیکھا جائے گا کہ مہر مثل کسی کی تائید کرتا ہے مرد کی یا عورت کی مثلاً مرد یہ کہتا ہے کہ مہر ایک ہزار تھا اور عورت دو ہزار بتاتی ہے تو اگر مہر مثل شوہر کی تائید میں ہے یعنی ایک ہزار یا کم تو عورت کے گواہ معتبر اور مہر مثل عورت کی تائید کرتا ہو یعنی دو ہزار یا زیادہ تو شوہر کے گواہ معتبر اور اگر مہر مثل کسی کی تائید میں نہ ہو بلکہ دونوں کے مابین ہو مثلاً ڈیڑھ ہزار تو دونوں کے گواہ بیکار اور مہر مثل دلایا جائے۔ اور اگر دونوں میں سے کسی کے پاس گواہ نہیں تو تحالف ہے اور فرض کرو دونوں نے قسم کھالی تو اس کی وجہ سے نکاح فسخ نہیں ہوگا بلکہ یہ قرار پائے گا کہ نکاح میں کوئی مہر مقرر نہیں ہوا اور اسکی وجہ سے نکاح باطل نہیں ہوتا بخلاف بیع کہ وہاں ثمن کے نہ ہونے سے بیع نہیں رہ سکتی لہٰذا فسخ کرنا پڑتا ہے تحالف کی صورت میں پہلے کون قسم کھائے اس میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں بہتر یہ کہ قرعہ ڈالا جائے۔ جس کا نام نکلے وہی پہلے قسم کھائے اور بعض کہتے ہیں کہ بہتر یہ کہ پہلے شوہر پر حلف دیا جائے اور قسم سے جو نکول[3] کرے گا اُس پر دوسرے کا دعویٰ لازم اور اگر دونوں نے قسم کھالی تو مہر کا مسمّٰی ہونا[4] ثابت نہیں ہوا اور مہر مثل کو جس کے قول کی تائید میں پائیں گے اُسی کے موافق حکم دیں گے یعنی اگر مہر مثل اُتنا ہے جتنا شوہر کہتا ہے یا اُس سے بھی کم تو شوہر کے قول کے موافق فیصلہ ہوگا اور اگر مہر مثل اُتنا ہے جتنا عورت کہتی ہے یا اُس سے بھی زیادہ تو عورت جو کہتی ہے اُس کے موافق فیصلہ کیا جائے اور اگر مہر مثل دونوں کے درمیان میں ہو تو مہر مثل کا حکم دیا جائے۔[5] (ہدایہ، بحر، درمختار)

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب الدعوی، باب التحالف، ج ۷، ص ۳۷۷.
و"الهداية"، کتاب الدعوی، باب التحالف، ج ۲، ص ۱٦۳.

2 ...... میاں بیوی۔ 3 ...... قسم سے انکار۔ 4 ...... مقرر ہونا، معین ہونا۔

5 ...... "الهداية"، کتاب الدعوی، باب التحالف، ج ۲، ص ۱٦۳-۱٦٤.
و"البحرالرائق"، کتاب الدعوی، باب التحالف، ج ۷، ص ۳۸۰.
و"الدرالمختار"، کتاب الدعوی، باب التحالف، ج ۸، ص ۳٦۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۷ موجر[1] اور مستاجر[2] میں اُجرت کی مقدار میں اختلاف ہے یا مدتِ اجارہ کے متعلق اختلاف ہے اگر یہ اختلاف منفعت حاصل کرنے سے پہلے ہے اور کسی کے پاس گواہ نہ ہوں تو تحالف ہے کیونکہ اس صورت میں ہر ایک مدعی[3] اور ہر ایک منکر[4] ہے اور دونوں قسم کھا جائیں تو اجارہ کو فسخ کر دیا جائے۔ اگر اجرت کی مقدار میں اختلاف ہے تو مستاجر سے پہلے قسم کھلائی جائے اور مدت[5] میں اختلاف ہے تو موجر پہلے قسم کھائے۔ اور اگر دونوں کے پاس گواہ ہوں تو اُجرت میں موجر کے گواہ معتبر ہیں اور مدت کے متعلق مستاجر کے گواہ معتبر اور اگر مدت واجرت دونوں میں اختلاف ہو اور دونوں نے گواہ پیش کئے تو مدت کے بارے میں مستاجر کے گواہ معتبر اور اجرت کے متعلق موجر کے معتبر۔ اور اگر یہ اختلاف منفعت حاصل کرنے کے بعد ہے تو تحالف نہیں بلکہ گواہ نہ ہونے کی صورت میں مستاجر پر حلف دیا جائے اور قسم کے ساتھ اسی کا قول معتبر اور اگر کچھ تھوڑی سی منفعت حاصل کر لی ہے کچھ باقی ہے۔ مثلاً ابھی پندرہ ہی دن مکان میں رہتے ہوئے گزرے ہیں اور اختلاف ہوا کہ کرایہ کیا ہے پانچ روپے ہے یا دس روپے یا میعاد کیا ہے ایک ماہ یا دو ماہ اس صورت میں تحالف ہے اگر دونوں قسم کھا جائیں تو جو مدت باقی ہے اُس کا اجارہ فسخ کر دیا جائے اور گزشتہ کے بارے میں مستاجر کے قول کے موافق فیصلہ ہو۔[6] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۸ اجارہ میں منفعت حاصل کرنے کا یہ مطلب ہے کہ اُس مدت میں مستاجر تحصیل منفعت پر قادر ہو مثلاً مکان اجارہ پر دیا اور مستاجر کو سپرد کر دیا قبضہ دے دیا تو جتنے دن گزریں گے کرایہ واجب ہوتا جائے گا اور منفعت حاصل کرنا قرار دیا جائے گا مستاجر اُس میں رہے یا نہ رہے اور اگر قبضہ نہیں دیا تو منفعت حاصل نہیں ہوئی اس طرح کتنا ہی زمانہ گزر جائے کرایہ واجب نہیں۔[7] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۹ دو شخصوں نے ایک چیز کے متعلق دعویٰ کیا ایک کہتا ہے میں نے اجارہ پر لی ہے دوسرا کہتا ہے میں نے خریدی ہے اگر مدعی علیہ[8] نے مستاجر کے موافق اقرار کیا تو خریدار اُس کو حلف[9] دے سکتا ہے اور اگر دونوں اجارہ ہی کا دعویٰ کرتے ہوں اور مدعی علیہ نے ایک کے لیے اقرار کر دیا تو دوسرا حلف نہیں دے سکتا۔[10] (بحرالرائق)

---

1 ......اجرت پر دینے والا۔　2 ......اُجرت پر لینے والا، کرائے دار۔　3 ......دعوی کرنے والا۔　4 ......انکار کرنے والا۔

5 ......درمختار میں ایسا ہی ذکر ہے جیسا صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ذکر فرمایا، جبکہ ہدایہ میں "مدت" کی جگہ "منفعت" مذکور ہے۔...عِلْمِیه

6 ......"الهداية"، كتاب الدعوى، باب التحالف، ج٢، ص ١٦٤، ١٦٥.

7 ......"البحرالرائق"، كتاب الدعوى، باب التحالف، ج ٧، ص ٣٨١.

8 ......جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔　9 ......قسم۔

10 ......"البحرالرائق"، كتاب الدعوى، باب التحالف، ج ٧، ص ٣٨١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۰ میاں بی بی کے مابین سامانِ خانہ داری[1] میں اختلاف ہوا اور گواہ نہیں ہیں کہ شوہر کی ملک ثابت ہو یا زوجہ کی تو جو چیز مرد کے لیے خاص ہے جیسے عمامہ، چھڑی، اس کے متعلق قسم کے ساتھ مرد کا قول معتبر ہے۔ اور جو چیزیں عورت کے لیے مخصوص ہیں جیسے زنانے کپڑے اور وہ خاص چیزیں جو عورتوں ہی کے استعمال میں آتی ہیں ان کے متعلق قسم کے ساتھ عورت کا قول معتبر ہے اور وہ چیزیں جو دونوں کے کام کی ہیں جیسے لوٹا، کٹورا[2] اور استعمال کے دیگر ظروف[3] ان میں بھی مرد کا ہی قول معتبر ہے اور اگر دونوں نے گواہ قائم کیے تو ان چیزوں کے بارے میں عورت کے گواہ معتبر ہیں اور اگر گھر کے ہی متعلق اختلاف ہے مرد کہتا ہے میرا ہے عورت کہتی ہے میرا ہے اس کے متعلق شوہر کا قول معتبر ہے۔ ہاں اگر عورت کے پاس گواہ ہوں تو وہ عورت ہی کا مانا جائے گا۔ یہ زن وشو[4] کا اختلاف اور اُس کا یہ حکم اُس صورت میں ہے کہ دونوں زندہ ہوں، اور اگر ایک زندہ ہے اور ایک مر چکا ہے اس کے وارث نے زندہ کے ساتھ اختلاف کیا تو جو چیز دونوں کے کام کی ہے اُس کے متعلق اُس کا قول معتبر ہوگا جو زندہ ہے۔[5] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۲۱ مکان میں جو سامان ایسا ہے کہ عورت کے لیے خاص ہے مگر مرد اُس کی تجارت کرتا ہے یا بناتا ہے تو وہ سامان مرد کا ہے یا چیز مرد ہی کے کام کی ہے مگر عورت اُس کی تجارت کرتی ہے یا وہ خود بناتی ہے وہ سامان عورت کا ہے۔[6] (بحر)

مسئلہ ۲۲ زوجین کا اختلاف حالتِ بقاءِ نکاح[7] میں ہو یا فرقت[8] کے بعد دونوں کا ایک حکم ہے یو ہیں جس مکان میں سامان ہے وہ زوج[9] کی ملک ہو یا زوجہ کی یا دونوں کی سب کا ایک ہی حکم ہے اور اختلافات کا لحاظ اُس وقت ہوگا جب عورت نے یہ نہ کہا ہو کہ یہ چیز شوہر نے خریدی ہے اگر اُس کے خریدنے کا اقرار کرلے گی تو شوہر کی ملک کا اُس نے اقرار کرلیا اس کے بعد پھر عورت کی ملک ہونے کے لیے ثبوت درکار ہے۔[10] (بحر)

مسئلہ ۲۳ ایک شخص کی چند بی بیوں میں یہی اختلاف ہوا اگر وہ سب ایک گھر میں رہتی ہوں تو سب برابر کی شریک ہیں اور اگر علیحدہ علیحدہ مکانات میں سکونت ہے تو ایک کے یہاں جو چیز ہے اُس سے دوسری کو تعلق نہیں بلکہ وہ عورت گھر والی

1 ......گھریلو سامان۔ 2 ......بڑا پیالہ۔ 3 ......ظرف کی جمع برتن۔ 4 ......میاں بیوی۔

5 ......"الهداية"، كتاب الدعوى، باب التحالف، ج٢، ص١٦٥.

و"الدرالمختار"، كتاب الدعوى، باب التحالف، ج٨، ص٣٦٣-٣٦٥.

6 ......"البحرالرائق"، كتاب الدعوى۔ باب التحالف، ج ٧ ص ٣٨١-٣٨٢.

7 ......نکاح کے باقی ہونے کی حالت۔ 8 ......جدائی۔ 9 ......شوہر۔

10 ......"البحرالرائق"، كتاب الدعوى، باب التحالف، ج٧ ص ٣٨٢، ٣٨٣.

www.dawateislami.net

اور خاوند کے مابین وہی حکم رکھتی ہے جو اوپر مذکور ہوا یوہیں دوسری عورتوں کے مکانات کی چیزیں اُن میں اور اُس خاوند کے مابین مذکور طریقہ پر دلائی جائیں گی۔[1] (بحر)

مسئلہ ۲۴: باپ اور بیٹے میں اختلاف ہوا خانہ داری کے سامان کے متعلق ہر ایک اپنی ملک کا دعویٰ کرتا ہے اگر بیٹا باپ کے یہاں رہتا اور کھاتا پیتا ہے تو سب کچھ باپ کا ہے اور اگر باپ بیٹے کے یہاں رہتا اور کھاتا پیتا ہے تو سب چیزیں بیٹے کی ہیں۔ دو پیشے والے ایک مکان میں رہتے ہیں اور اُن آلات میں اختلاف ہوا جن پر قبضہ دونوں کا ہے تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ اوزار اس کے پیشہ سے تعلق رکھتے ہیں لہٰذا اس کے ہیں بلکہ اگر ملک کا ثبوت دونوں میں سے کسی کے پاس نہ ہو تو نصف نصف دونوں کو دے دیے جائیں۔[2] (بحر)

مسئلہ ۲۵: مالک مکان اور کرایہ دار میں سامان کے متعلق اختلاف ہوا اس میں کرایہ دار کی بات معتبر ہے کہ مکان اسی کے قبضہ میں ہے جو چیزیں مکان میں ہیں اُن پر بھی اسی کا قبضہ ہے۔[3] (بحر)

مسئلہ ۲۶: عورت جس رات کو رخصت ہو کر میکے سے آئی ہے مرگئی تو اُس گھر کے تمام سامان شوہر کے لیے قرار دینا مستحسن نہیں کیونکہ جب وہ آج ہی آئی ہے تو ضرور حسب حیثیت پلنگ، پیڑھی[4]، میز، کرسی، صندوق اور ظروف[5] وفروش[6] وغیرہا کچھ نہ کچھ جہیز میں لائی ہوگی جس کا تقریباً ہر شہر میں ہر قوم اور ہر خاندان میں رواج ہے۔[7] (بحر)

مسئلہ ۲۷: جاروب کش[8] ایک شخص کے مکان میں جھاڑو دے رہا ہے۔ ایک مخملی بیش قیمت چادر[9] اُس کے کندھے پر پڑی ہے مالک مکان کہتا ہے یہ چادر میری ہے مگر وہ جاروب کش کہتا ہے میری ہے۔ صاحبِ خانہ کا قول معتبر ہے۔ دو شخص ایک کشتی میں جارہے ہیں اُس کشتی میں آٹا ہے دونوں میں سے ہر ایک یہ کہتا ہے کہ کشتی بھی میری ہے اور آٹا بھی میرا ہی ہے۔ مگر ان میں ایک شخص کی نسبت مشہور ہے کہ یہ آٹے کی تجارت کرتا ہے اور دوسرے کی نسبت مشہور ہے کہ یہ ملاح[10] ہے تو آٹا اُسے دیا جائے جو آٹے کی تجارت کرتا ہے۔ اور کشتی ملاح کو۔[11] (درمختار)

---

1 ...... "البحرالرائق"، كتاب الدعوى، باب التحالف، ج ٨، ص ٣٨٣.

2 ...... المرجع السابق.

3 ...... المرجع السابق.

4 ...... چھوٹی چوکی جس پر بیٹھتے ہیں۔

5 ...... ظرف کی جمع برتن۔

6 ...... بستر، بچھونے، چٹائیاں وغیرہ۔

7 ...... "البحرالرائق"، كتاب الدعوى، باب التحالف، ج ٧، ص ٣٨٤.

8 ...... جھاڑو لگانے والا۔

9 ...... نہایت ملائم روئیں دار کپڑے کی قیمتی چادر۔

10 ...... کشتی چلانے والا۔

11 ...... "الدرالمختار"، كتاب الدعوى، باب التحالف، ج ٨، ص ٣٦٧.

www.dawateislami.net

کس کو مدعی علیہ بنایا جاسکتا ھے اور کس کی حاضری ضروری ھے

مسئلہ ۱ عین مرہون[1] کے متعلق دعویٰ ہو تو راہن ومرتہن دونوں کا حاضر ہونا شرط ہے عاریت واجارہ کا بھی یہی حکم ہے یعنی مستعیر[2] و معیر[3] مستاجر[4] ومواجر[5] دونوں کی حاضری ضروری ہے۔ کھیت کا دعویٰ ہے جو اجارہ میں ہے اگر اُس میں بیج مزارع[6] کے ہیں تو اس کا حاضر ہونا ضرور ہے اور بیج مالک کے ہیں اور اوگ آئے ہیں جب بھی مزارع کی حاضری ضروری ہے اور اوگے نہ ہوں تو کاشتکار کی حاضری کچھ ضروری نہیں یہ اُس صورت میں ہے کہ ملک مطلق کا دعویٰ ہو اور اگر یہ دعویٰ ہو کہ فلاں نے میری زمین غصب کرلی ہے اور وہ مزارع کو دیدی ہے تو مزارع سے کوئی تعلق نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ مکان کو بیع کردیا ہے مگر ابھی بائع ہی کے قبضہ میں ہے مستحق دعویٰ کرتا ہے کہ یہ مکان میرا ہے اس کا فیصلہ بائع ومشتری دونوں کی موجودگی میں ہونا ضروری ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ بیع فاسد کے ساتھ چیز خریدی۔ اگر مشتری نے قبضہ کرلیا ہے تو مشتری[9] مدعیٰ علیہ[10] ہے اور قبضہ نہ کیا ہو تو مدعیٰ علیہ بائع ہے اگر مشتری کے لیے شرط خیار ہے تو بائع ومشتری دونوں مدعیٰ علیہ ہوں گے بیع باطل کے ساتھ خریدی ہے تو مشتری کو مدعیٰ علیہ نہیں بنایا جاسکتا ہے۔[11] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ یہ دعویٰ کیا کہ یہ مکان فلاں شخص کا تھا جو غائب ہے اُس نے اس کے ہاتھ بیع کردیا جس کے قبضہ میں ہے میں اس پر شفعہ کا دعویٰ کرتا ہوں مدعیٰ علیہ یعنی جس کے قبضہ میں ہے وہ کہتا ہے کہ مکان میرا ہی ہے اس کو میں نے کسی سے نہیں خریدا ہے جب تک بائع حاضر نہ ہو کچھ نہیں ہوسکتا۔[12] (عالمگیری)

---

1 ...... گروی رکھی ہوئی چیز۔
2 ...... عارضی طور پر کسی سے استعمال کے لیے کوئی چیز لینے والا۔
3 ...... عارضی طور پر اپنی چیز استعمال کے لیے دینے والا۔
4 ...... کرائے دار، اُجرت پر لینے والا۔
5 ...... اجرت پر دینے والا۔
6 ...... کسان، کاشتکار۔
7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوی، الباب الخامس فيمن يصلح خصماً...... إلخ، ج ٤، ص ٣٦.
8 ...... المرجع السابق
9 ...... خریدار۔
10 ...... جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔
11 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوی، الباب الخامس فيمن يصلح خصماً...... إلخ، ج ٤، ص ٣٦.
12 ...... المرجع السابق، ص ٣٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ وکیل نے مکان کوخرید کر اُس پر قبضہ کرلیا ابھی موکل[1] کو نہیں دیا ہے کہ شفعہ کا دعویٰ ہوا وکیل ہی کے مقابل میں فیصلہ ہوگا موکل کی ضرورت نہیں اور اگر وکیل نے قبضہ نہیں کیا ہے تو موکل کی حاضری ضروری ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ٦ مکان خریدا اور ابھی تک قبضہ نہیں کیا بائع سے کسی نے چھین لیا اگر مشتری نے ثمن ادا کردیا ہے یا ثمن ادا کرنے کے لیے کوئی میعاد مقرر ہے تو دعویٰ مشتری کو کرنا ہوگا۔ ورنہ بائع کو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ مال مضاربت پر اِستحقاق ہوا[4] اگر اُس میں نفع ہے تو بقدرِ نفع[5] مدعیٰ علیہ[6] مضارِب ہوگا ورنہ ربُّ المال۔[7] (عالمگیری)

دعویٰ دفع کرنے کا بیان

دفعِ دعویٰ کا مطلب یہ ہے کہ جس پر دعویٰ کیا گیا وہ ایسی صورت پیش کرتا ہے جس سے وہ مدعیٰ علیہ نہ بن سکے لہٰذا اُس پر سے دفع ہوجائے گا۔

مسئلہ ۱ ذوالید (جس کے قبضہ میں وہ چیز ہے جس کا مدعی نے دعویٰ کیا ہے وہ) یہ کہتا ہے کہ یہ چیز جو میرے پاس ہے اس پر میرا قبضہ مالکانہ نہیں ہے بلکہ زید نے میرے پاس امانت رکھی ہے یا عاریت کے طور پر دی ہے، یا کرایہ پر دی ہے یا میرے پاس رہن رکھی ہے یا میں نے اُس سے غصب کی ہے اور زید جس کا نام مدعیٰ علیہ نے لیا غائب ہے یعنی اُس کا پتہ نہیں کہ کہاں گیا ہے یا اتنی دور چلا گیا ہے کہ اُس تک پہنچنا دشوار ہے یا ایسی جگہ چلا گیا جو نزدیک ہے بہرحال اگر مدعیٰ علیہ اپنی اس بات کو گواہوں سے ثابت کردے تو مدعی کا دعویٰ دفع ہوجائے گا جبکہ مدعی نے ملک مطلق کا دعویٰ کیا ہو، یوہیں اگر مدعیٰ علیہ اس بات کا ثبوت دیدے کہ خود مدعی نے ملک زید کا اقرار کیا ہے تو دعوے خارج ہوجائے گا۔ اور اس میں یہ شرط بھی ہے کہ جس چیز کا دعویٰ ہو وہ موجود ہو ہلاک نہ ہوئی ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ گواہ اُس شخص غائب کو نام ونسب کے ساتھ جانتے ہوں اور اُسکی شناخت بھی رکھتے ہوں یہ کہتے ہوں کہ اگر وہ ہمارے سامنے آئے تو ہم پہچان لیں گے۔[8] (ہدایہ، درمختار)

---

1 ......وکیل بنانے والا۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوىٰ، الباب الخامس فيمن يصلح خصماً... إلخ، ج٤، ص ٣٧.

3 ......المرجع السابق.

4 ......کسی کا حق ثابت ہوا۔　5 ......نفع کے برابر۔　6 ...... جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔

7 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوىٰ، الباب الخامس فيمن يصلح خصماً... إلخ، ج٤، ص ٤١.

8 ......"الدرالمختار"، كتاب الدعوىٰ، فصل فی دفع الدعاوی، ج ٨، ص ٣٦٨.

و"الهداية"، كتاب الدعوىٰ ، فصل فيمن لايكون خصماً، ج٢، ص ١٦٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ اگر مدعیٰ علیہ نے اُس شخصِ غائب کی تعیین نہیں کی ہے فقط یہ کہتا ہے کہ ایک شخص نے میرے پاس امانت رکھی ہے جس کا نام ونسب کچھ نہیں بتاتا تو اس کہنے سے دعوے سے بری نہیں ہوگا۔[1] (درمختار) امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ یہ بھی کہتے ہیں کہ مدعیٰ علیہ دعوے سے اُس وقت بری ہوگا کہ وہ حیلہ ساز اور چال باز[2] شخص نہ ہوا ایسا ہوگا تو دعویٰ دفع نہیں ہوگا اس لیے کہ چال باز آدمی یہ کرسکتا ہے کہ کسی کی چیز غصب کر کے خفیۃً[3] کسی پردیسی آدمی کو دیدے اور یہ کہدے کہ فلاں وقت میرے پاس یہ چیز لے کر آنا اور لوگوں کے سامنے یہ کہد ینا کہ یہ میری چیز امانت رکھ لو اس نے وقت معین پر معتبر آدمیوں کو کسی حیلہ سے اپنے یہاں بلا لیا اُس شخص نے اُن کے سامنے امانت رکھ دی اور اپنا نام ونسب بھی بتادیا اور چلا گیا اب جب کہ مالک نے دعویٰ کیا تو اس شخص نے کہد یا کہ فلاں غائب نے امانت رکھی ہے اور ان لوگوں کو گواہی میں پیش کردیا مقدمہ ختم ہوگیا اب نہ وہ پردیسی آئے گا نہ چیز کا کوئی مطالبہ کرے گا یوں پرایا مال[4] ہضم کرلیا جائے گا لہٰذا ایسے حیلہ باز آدمی کی بات قابلِ اعتبار نہیں نہ اُس سے دعویٰ دفع ہو اس قول امام ابو یوسف کو بعض فقہا نے اختیار کیا ہے۔[5] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۳ مدعیٰ علیہ یہ بیان کرتا ہے کہ جس کی چیز ہے اُس نے اس کو میری حفاظت میں دیا ہے یا جس کا مکان ہے اُس نے مجھے اس میں رکھا ہے یا میں نے اُس سے یہ چیز چھین لی ہے یا چرالی ہے یا وہ بھول کر چلا گیا میں نے اُٹھالی ہے یا یہ کھیت اُس نے مجھے مزارعت پر دیا ہے ان صورتوں کا بھی وہی حکم ہے کہ گواہوں سے ثابت کردے تو دعویٰ دفع ہوجائے گا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴ اگر وہ چیز ہلاک ہوگئی ہے یا گواہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اُس شخص کو پہچانتے نہیں یا خود ذوالید نے ایسا اقرار کیا جس کی وجہ سے وہ مدعیٰ علیہ بن سکتا ہے۔ مثلاً کہتا ہے میں نے فلاں شخص سے خریدی ہے یا اُس غائب نے مجھے ہبہ کی ہے یا مدعی نے اس پر ملک مطلق کا دعویٰ ہی نہیں کیا ہے بلکہ اس کے کسی فعل کا دعویٰ ہے مثلاً اس شخص نے میری یہ چیز غصب کرلی ہے یا یہ چیز میری چوری گئی یہ نہیں کہتا کہ اس نے چرائی تاکہ پردہ پوشی رہے اگرچہ مقصود یہی ہے کہ اس نے چرائی ہے اور ان سب صورتوں میں ذوالید یہ جواب دیتا ہے کہ فلاں غائب نے میرے پاس امانت رکھی ہے وغیرہ وغیرہ تو دعوائے مدعی اس بیان

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الدعوی، فصل فی دفع الدعاوی، ج ۸ ص ۳۶۸.

2 ......دھوکہ باز۔　3 ......چھپا کر۔　4 ......غیر کا مال۔

5 ...... "الھدایة"، کتاب الدعوی، فصل فیمن لایکون خصماً، ج ۲، ص ۱۶۶.

و"الدرالمختار"، کتاب الدعوی، فصل فی دفع الدعاوی، ج ۸، ص ۳۶۹.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الدعوی، فصل فی دفع الدعاوی، ج ۸، ص ۳۷۰.

www.dawateislami.net

سے دفع نہیں ہوگا اور اگر مدعی نے غصب میں یہ کہا کہ یہ چیز مجھ سے غصب کی گئی یہ نہیں کہتا کہ اس نے غصب کی تو دعویٰ دفع ہوگا کیونکہ اس صورت میں حد نہیں ہے کہ پردہ پوشی اور اُس پر سے حد دفع کرنے کے لیے عبارت میں یہ کنایہ اختیار کیا جائے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵ مدعیٰ علیہ[2] کچہری سے باہر یہ کہتا تھا کہ میری ملک ہے اور کچہری میں یہ کہتا ہے کہ میرے پاس فلاں کی امانت ہے یا اُس نے رہن رکھا ہے اور اُس پر گواہ پیش کرتا ہے دعویٰ دفع ہوجائے گا مگر جبکہ مدعی گواہوں سے یہ ثابت کردے کہ اس نے خود اپنی ملک کا اقرار کیا ہے تو دعویٰ دفع نہ ہوگا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶ مدعی نے دعویٰ کیا کہ یہ چیز میری ہے اس کو میں نے فلاں شخص غائب سے خریدا ہے مدعیٰ علیہ نے جواب میں کہا اُسی غائب نے خود میرے پاس امانت رکھی ہے تو دعویٰ دفع ہوجائے گا اگرچہ مدعیٰ علیہ اپنی بات پر گواہ بھی پیش نہ کرے اور اگر مدعیٰ علیہ نے اُس کے خود امانت رکھنے کو نہیں کہا بلکہ یہ کہا اس کے وکیل نے میرے پاس امانت رکھی ہے تو بغیر گواہوں سے ثابت کیے دعویٰ دفع نہیں ہوگا اور اگر مدعی یہ کہتا ہے کہ اُس غائب سے میں نے خریدی اور اُس نے مجھے قبضہ کا وکیل کیا ہے اور اُس کو گواہ سے ثابت کردیا تو مدعی کو چیز دلادی جائے گی اور اگر مدعیٰ علیہ نے اُس غائب سے مدعی کے خریدنے کا اقرار کیا اس نے گواہوں سے ثابت نہیں کیا تو دیدینے کا حکم نہیں دیا جائیگا۔[4] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۷ دعویٰ کیا کہ چیز میری ہے فلاں غائب نے اس کو غصب کرلیا اور اس کو گواہوں سے ثابت کیا اور مدعیٰ علیہ یہ کہتا ہے اُسی غائب شخص نے میرے پاس امانت رکھی ہے دعویٰ دفع ہوجائے گا اور اگر غصب کی جگہ مدعی نے چوری کہا اور مدعی علیہ نے وہی جواب دیا دعویٰ دفع نہیں ہوگا۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۸ ایک شخص نے اپنی بہن کے یہاں سے کوئی چیز لے جاکر رہن رکھ دی اور غائب ہوگیا اُس کی بہن نے

---

1 ……"الدرالمختار"، کتاب الدعوی، فصل فی دفع الدعاوی، ج ۸، ص ۳۷۱.

2 ……جس پر دعویٰ کیا جائے۔

3 ……"الدرالمختار"، کتاب الدعوی، فصل فی دفع الدعاوی، ج ۸، ص ۳۷۲.

4 ……"الهداية"، کتاب الدعویٰ، فصل فیمن لایکون خصماً، ج ۲، ص ۱٦۷.

و"الدرالمختار"، کتاب الدعوی، فصل فی دفع الدعاوی، ج ۸، ص ۳۷۳.

5 ……"الدرالمختار"، کتاب الدعوی، فصل فی دفع الدعاوی، ج ۸، ص ۳۷۳،

www.dawateislami.net

ذی الید پر دعویٰ کیا اُس نے جواب دیا کہ فلاں نے میرے پاس رہن [1] رکھی ہے اگر عورت نے اپنے بھائی کے غصب کا دعویٰ کیا ہے اور ذی الید نے گواہوں سے رہن ثابت کردیا دعویٰ دفع ہے اور اگر چوری کا دعویٰ کیا ہے دفع نہیں ہوگا۔ [2] (بحر)

مسئلہ ۹ مدعی [3] کہتا ہے یہ چیز فلاں شخص نے مجھے کرایہ پر دی ہے مدعیٰ علیہ [4] بھی یہی کہتا ہے مجھے کرایہ پر دی ہے پہلا شخص دوسرے پر دعویٰ نہیں کرسکتا اور اگر مدعی نے رہن یا خریدنے کا دعویٰ کیا اور مدعی علیہ کہتا ہے میرے کرایہ میں ہے جب بھی اس پر دعویٰ نہیں ہوسکتا اور اگر مدعی نے رہن یا اجارہ یا خریدنے کا دعویٰ کیا اور مدعیٰ علیہ کہتا ہے میں نے خریدی ہے تو اس پر دعویٰ ہوگا۔ [5] (درمختار)

مسئلہ ۱۰ مدعیٰ علیہ یہ کہتا ہے اس دعوے کا میں مدعیٰ علیہ نہیں بن سکتا میں اس کو دفع کروں گا مجھے مہلت دی جائے اُس کو اتنی مہلت دی جائے گی کہ دوسری نشست میں اس کو ثابت کرسکے۔ [6] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ دعویٰ کیا کہ یہ مکان جو زید کے قبضہ میں ہے میں نے عَمْرو سے خریدا ہے۔ زید نے جواب دیا کہ میں نے خود اسی مدعی سے اس مکان کو خریدا ہے۔ مدعی کہتا ہے کہ ہمارے مابین جو بیع ہوئی تھی اُس کا اقالہ ہوگیا اس سے دعویٰ دفع ہوجائے گا۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ مدعیٰ علیہ نے جواب دیا کہ تو نے خود اقرار کیا ہے کہ یہ چیز مدعیٰ علیہ کے ہاتھ بیع کردی ہے اگر اسے گواہوں سے ثابت کردے یا بصورت گواہ نہ ہونے کے مدعی پر حلف دیا اُس نے انکار کردیا دعویٰ دفع ہوجائے گا۔ [8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ عورت نے ورثۂ شوہر پر میراث ومہر کا دعویٰ کیا اُنھوں نے جواب میں کہا مورث نے اپنے مرنے سے دوسال پہلے اسے حرام کردیا تھا۔ عورت نے اس کے دفع کرنے کے لیے ثابت کیا کہ شوہر نے مرض الموت میں میرے حلال ہونے کا اقرار کیا ہے ورثہ کی بات دفع ہوجائے گی۔ [9] (عالمگیری)

---

1 ......گروی۔

2 ......"البحر الرائق"، کتاب الدعویٰ، باب التحالف، ج ۷، ص ۳۹۶.

3 ......دعوی کرنے والا۔ 4 ......جس پر دعویٰ کیا جائے۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، فصل فی دفع الدعاوی، ج ۸، ص ۳۷٤.

6 ...... المرجع السابق.

7 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الدعویٰ، الباب السادس فيما تدفع به... إلخ، ج ٤، ص ٥١.

8 ......المرجع السابق. 9 ......المرجع السابق، ص ٥٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ عورت نے شوہر کے بیٹے پر میراث کا دعویٰ کیا بیٹے نے انکار کر دیا اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ بالکل باپ کی منکوحہ[1] ہونے سے انکار کر دے کبھی اس کے باپ نے نکاح کیا ہی نہ تھا۔ دوم یہ کہ مرنے کے وقت یہ اس کی منکوحہ نہ تھی۔ عورت نے گواہوں سے اپنا منکوحہ ہونا ثابت کیا اور بیٹے نے یہ گواہ پیش کیے کہ اُس کے باپ نے تین طلاقیں دیدی تھیں اور مرنے سے پہلے عدّت بھی ختم ہو چکی تھی اگر پہلی صورت میں لڑکے نے یہ جواب دیا ہے تو اس کے گواہ مقبول نہیں کہ پہلے قول سے متناقض ہے۔[2] اور دوسری صورت میں یہ گواہ پیش کیے تو لڑکے کے گواہ مقبول ہیں۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۱۵ دعویٰ کیا کہ میرے باپ کا تم پر اتنا چاہیے اُن کا انتقال ہوا اور تنہا مجھے وارث چھوڑا لہٰذا وہ مال مجھے دو مدعی علیہ نے کہا تمہارے باپ کا مجھ پر جو کچھ چاہیے تھا وہ اس وجہ سے تھا کہ میں نے اُس کے لیے فلاں کی طرف سے کفالت کی تھی اور مکفول عنہ[4] نے تمہارے باپ کی زندگی میں اُسے دین ادا کر دیا مدعی نے یہ تسلیم کیا کہ اس سے مطالبہ بحکم کفالت ہے مگر یہ کہ مکفول عنہ نے ادا کر دیا تسلیم نہیں لہٰذا اس صورت میں اگر مدعیٰ علیہ اس کو گواہ سے ثابت کر دے گا دعویٰ دفع ہو جائے گا یو ہیں اگر مدعی علیہ نے یہ کہا کہ تمہارے والد نے مجھے کفالت سے بری کر دیا تھا یا اُس کے مرنے کے بعد تم نے بری کر دیا تھا اور اس کو گواہ سے ثابت کر دیا دعویٰ دفع ہو گیا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ یہ دعویٰ کیا کہ میرے باپ کے تم پر سو روپے ہیں وہ مر گئے تنہا میں وارث ہوں مدعی علیہ نے کہا تمہارے باپ کو میں نے فلاں پر حوالہ کر دیا اور محتال علیہ[6] بھی تصدیق کرتا ہے خصومت مندفع نہ ہوگی[7] جب تک حوالہ کو گواہوں سے نہ ثابت کرے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ سوتیلی ماں پر دعویٰ کیا کہ یہ مکان جو تمھارے قبضہ میں ہے میرے باپ کا ترکہ ہے۔ عورت نے جواب دیا کہ ہاں تمھارے باپ کا ترکہ ہے مگر قاضی نے اس مکان کو میرے مہر کے بدلے میرے ہی ہاتھ بیع کر دیا تم اُس وقت چھوٹے تھے تمہیں خبر نہیں اگر عورت یہ بات گواہوں سے ثابت کر دے گی دعویٰ دفع ہو جائے گا۔[9] (عالمگیری)

---

1 ...... بیوی۔ 2 ......یعنی پہلے قول کے مخالف ہے۔

3 ......"الفتاوی الخانیة" کتاب الدعویٰ والبینات، باب ما یبطل دعوی المدعی...إلخ، ج۲، ص۱۰۲۔۱۰۳.

4 ......جس پر مطالبہ ہے۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الدعوی، الباب السادس فیما تدفع ...... إلخ، ج٤، ص٥٢.

6 ......جس پر حوالہ کیا گیا ہے۔ 7 ......مقدمہ ختم نہ ہوگا۔

8 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الدعوی، الباب السادس فیما تدفع ... إلخ، ج٤، ص٥٢.

9 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۸ ایک بھائی نے دوسرے پر دعویٰ کیا کہ یہ مکان جوتمھارے قبضہ میں ہے اس میں میں بھی شریک ہوں کیونکہ یہ ہمارے باپ کی میراث ہے دوسرے نے جواب دیا کہ یہ مکان میرا ہے ہمارے باپ کا اس میں کچھ نہ تھا۔اس کے بعد مدعیٰ علیہ نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ مکان میں نے اپنے باپ سے خریدا ہے یا میرے باپ نے اس مکان کا میرے لیے اقرار کیا تھا۔ یہ دعویٰ صحیح ہے اوراس پر گواہ پیش کرے گا مقبول ہوں گے اور اگر بھائی کے جواب میں یہ کہا تھا کہ یہ ہمارے باپ کا کبھی نہ تھا۔یا یہ کہ اس میں باپ کا کوئی حق کبھی نہ تھا۔پھر وہ دعویٰ کیا تو نہ دعویٰ مسموع،[1] نہ اُس پر گواہ مقبول۔[2] (عالمگیری)

جواب دعویٰ

مسئلہ ۱ ایک شخص نے دوسرے پر دعویٰ کیا کہ یہ چیز جوتمھارے پاس ہے میری ہے مدعیٰ علیہ نے کہا میں دیکھوں گا غور کروں گا۔ یہ جواب نہیں ہے۔ جواب دینے پر مجبور کیا جائے گا۔ یوہیں اگر یہ کہا مجھے معلوم نہیں یا یہ کہا معلوم نہیں میری ہے یا نہیں یا کہا معلوم نہیں مدعی کی ملک ہے یا نہیں ان سب صورتوں میں دعوے کا جواب نہیں ہوا جواب دینے پر مجبور کیا جائے گا اور ٹھیک جواب نہ دے تو اُسے منکر قرار دیا جائے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ جائداد کا دعویٰ کیا مدعیٰ علیہ نے جواب دیا اس جائداد میں منجملہ تین سہام[4] دوسہام میرے ہیں جو میرے قبضہ میں ہیں اور ایک سہم فلاں غائب کی ملک ہے جو میرے ہاتھ میں امانت ہے۔ مدعی علیہ کا یہ جواب مکمل ہے مگر خصومت[5] اُس وقت دفع ہوگی کہ ایک سہم کا امانت ہونا گواہ سے ثابت کردے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ مکان کا دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے مدعیٰ علیہ نے غصب کرلیا ہے۔مدعیٰ علیہ نے کہا کہ یہ پورا مکان میرے ہاتھ میں بوجہ شرعی ہے مدعی کو ہرگز نہیں دونگا۔ یہ جواب غصب کے مقابل میں پورا ہے کہ غصب کا انکار ہے مگر ملک کے متعلق ناکافی ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ مکان کا دعویٰ تھا مدعیٰ علیہ نے کہا مکان میرا ہے پھر کہا وقف ہے یا یوں کہا کہ یہ مکان وقف ہے اور

---

1 ......یعنی دعویٰ نہ سنا جائے گا۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوی، الباب السادس فيما تدفع... إلخ، ج٤، ص٥٣.

3 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوی، الباب السابع فيما يكون جواباً... إلخ، ج٤، ص٦٢.

4 ......یعنی تین حصوں میں سے۔

5 ......مقدمہ، جھگڑا۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوی، الباب السابع، فيما يكون جواباً... إلخ، ج٤، ص٦٢.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

بحیثیت متولی میرے ہاتھ میں ہے یہ مکمل جواب ہے اور مدعی علیہ کو گواہوں سے وقف ثابت کرنا ہوگا۔ [1] (عالمگیری)

دو شخصوں کے دعوے کرنے کا بیان

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک چیز کے دو حقدار ایک شخص (یعنی ذی الید) کے مقابل میں کھڑے ہوجاتے ہیں ہر ایک اپنا حق ثابت کرتا ہے۔ یہ بات پہلے بتائی گئی ہے کہ خارج کے گواہ کو ذوالید کے گواہ پر ترجیح ہے مگر جبکہ ذوالید کے گواہوں نے وہ وقت بیان کیا جو خارج کے وقت سے مقدم ہے تو ذوالید کے گواہ کو ترجیح ہوگی مگر بعض صورتیں بظاہر ایسی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے ذوالید کی تاریخ مقدم ہے اور غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مقدم نہیں مثلاً کسی نے دعویٰ کیا کہ یہ چیز میری ہے ایک مہینہ سے میرے یہاں سے غائب ہے ذوالید کہتا ہے یہ چیز ایک سال سے میری ہے مدعی کے گواہوں کو ترجیح ہوگی اور اُسی کے موافق فیصلہ ہوگا کیونکہ مدعی نے ملک کی تاریخ نہیں بیان کی ہے تاکہ ذوالید کے گواہوں کو ترجیح دی جائے بلکہ غائب ہونے کی تاریخ بتائی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ملک مدعی کی تاریخ ایک سال سے زیادہ کی ہو۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۱ ہر ایک یہ کہتا ہے کہ یہ چیز میرے قبضہ میں ہے اگر ایک نے گواہوں سے اپنا قبضہ ثابت کر دیا تو وہی قابض مانا جائیگا دوسرا خارج قرار دیا جائے گا پھر وہ شخص جس کو قابض قرار دیا گیا اگر گواہوں سے اپنی ملک مطلق ثابت کرنا چاہے گا مقبول نہ ہوں گے کہ ملک مطلق میں ذوالید کے گواہ معتبر نہیں اور اگر قبضہ کے گواہ نہ پیش کرے تو حلف کسی پر نہیں۔ [3] (بحر)

مسئلہ ۲ ایک شخص نے دوسرے سے چیز چھین لی جب اُس سے پوچھا گیا تو کہنے لگا میں نے اس لیے لے لی کہ یہ چیز میری تھی اور گواہوں سے اپنی ملک ثابت کی یہ گواہ مقبول ہیں کہ اگرچہ اس وقت یہ ذوالید ہے مگر حقیقت میں ذوالید نہ تھا بلکہ خارج تھا اُس سے لے لینے کے بعد ذوالید ہوا۔ [4] (بحر)

مسئلہ ۳ ایک شخص نے زمین چھین کر اُس میں زراعت بوئی دوسرے شخص نے دعویٰ کیا کہ یہ زمین میری ہے اُس نے غصب کرلی اگر گواہوں سے اُس کا غصب کرنا ثابت کرے گا ذوالید یہ ہوگا اور کھیت بونے والا خارج قرار پائے گا اور اگر اُس کا قبضۂ جدید نہیں ثابت کرے گا تو ذوالید وہی بونے والا ٹھہرے گا۔ ان مسائل سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ظاہری قبضہ کے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوى، الباب السابع فيما يكون... إلخ، ج٤، ص٦٢.

2 ...... "الدرالمختار"، كتاب الدعوى، باب دعوى الرجلين، ج٨، ص٣٧٥، ٣٧٦.

3 ...... "البحرالرائق"، كتاب الدعوى، باب دعوى الرجلين، ج٧، ص٣٩٨.

4 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

اعتبار سے ذوالید نہیں ہوتا۔[1] (بحر)

مسئلہ ۴ دو شخصوں نے ایک معین چیز کے متعلق جو تیسرے کے قبضہ میں ہے دعویٰ کیا ہر ایک اُس شے کو اپنی ملک بتاتا ہے اور سبب ملک کچھ نہیں بیان کرتا اور نہ تاریخ بیان کرتا اور اپنے دعوے کو ہر ایک نے گواہوں سے ثابت کر دیا وہ چیز دونوں کو نصف نصف دلا دی جائے گی کیونکہ کسی کو ترجیح نہیں ہے۔[2] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۵ زید کے قبضہ میں مکان ہے عمرو نے پورے مکان کا دعویٰ کیا اور بکر نے آدھے کا اور دونوں نے اپنی ملک گواہوں سے ثابت کی اُس مکان کی تین چوتھائی عمرو کو دی جائے گی اور ایک چوتھائی بکر کو کیونکہ نصف مکان تو عمرو کو بغیر منازعت ملتا ہے اس میں بکر نزاع ہی نہیں کرتا نصف میں دونوں کی نزاع ہے یہ نصف دونوں میں برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔ اور اگر مکان انھیں دونوں مدعیوں کے قبضہ میں ہے تو مدعی کل کو نصف بغیر قضا ملے گا کیونکہ اس نصف میں دوسرا نزاع ہی نہیں کرتا اور نصف دوم اسی کو بطور قضا ملے گا کیونکہ یہ خارج ہے اور خارج کے گواہ ذوالید کے مقابل میں معتبر ہوتے ہیں۔[3] (ہدایہ)

مسئلہ ۶ مکان تین شخصوں کے قبضہ میں ہے ایک پورے مکان کا مدعی ہے دوسرا نصف کا تیسرا ثلث کا یہاں بھی مکان ان تینوں میں بطور منازعت تقسیم ہوگا[4] (درمختار) یعنی اس مکان کے چھتیس ۳۶ سہام کیے جائیں گے جو کل کا مدعی ہے اُس کو پچیس سہام ملیں گے اور مدعی نصف کو سات سہام اور مدعی ثلث کو چار سہام۔

مسئلہ ۷ جائداد موقوفہ ایک شخص کے قبضہ میں ہے اس پر دو شخصوں نے دعویٰ کیا اور دونوں نے گواہوں سے ثابت کر دیا وہ جائداد دونوں پر نصف نصف کر دی جائے گی یعنی نصف کی آمدنی وہ لے اور نصف کی یہ۔ مثلاً ایک مکان کے متعلق ایک شخص یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مجھ پر وقف ہے اور متولی مسجد یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مسجد پر وقف ہے اگر دونوں تاریخ بیان کر دیں تو جس کی تاریخ مقدم ہے وہ حقدار ہے ورنہ نصف اُس پر وقف قرار دیا جائے اور نصف مسجد پر یعنی وقف کا دعویٰ بھی ملکِ مطلق کے حکم میں ہے یوہیں اگر ہر ایک کا یہ دعویٰ ہے کہ وقف کی آمدنی واقف نے میرے لیے قرار دی ہے اور گواہوں سے ثابت کر دے تو آمدنی نصف نصف تقسیم ہو جائے گی۔[5] (بحر)

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج ۷، ص ۳۹۸.

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج ۷، ص ۳۸۶، وغیرہ.

3 ...... "الهداية"، کتاب الدعویٰ، باب مایدعیه الرجلان، ج ۲، ص ۱۷۱۔۱۷۲.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج ۷، ص ۳۸۶.

5 ...... "البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج ۷، ص ۳۹۷.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸ دو شخصوں نے شہادت دی کہ فلاں شخص نے اقرار کیا ہے کہ اُس کی جائداد اولادِ زید پر وقف ہے اور دوسرے دو شخصوں نے شہادت دی کہ اُس نے یہ اقرار کیا ہے کہ اُس کی جائداد اولادِ عَمرو پر وقف ہے اگر دونوں میں کسی کا وقت مقدم ہے تو اُس کے لیے ہے اور اگر وقت کا بیان ہی نہ ہو یا دونوں بیانوں میں ایک ہی وقت ہو تو نصف اولادِ زید پر وقف قرار دی جائے اور نصف اولادِ عمرو پر اور ان میں سے جب کوئی مر جائے گا تو اُس کا حصہ اُسی فریق میں اُن کے لیے ہے جو باقی ہیں مثلاً زید کی اولاد میں کوئی مرا تو بقیہ اولادِ زید میں منقسم ہوگی اولادِ عمرو کو نہیں ملے گی ہاں اگر ایک کی اولاد بالکل ختم ہوگئی تو دوسرے کی اولاد میں چلی جائے گی کہ اب کوئی مزاحم[1] نہیں رہا۔[2] (بحر)

مسئلہ ۹ دعوائے عین کا یہ حکم جو بیان کیا گیا اُس وقت ہے کہ دونوں نے گواہوں سے ثابت کیا ہو اور اگر گواہ نہ ہوں تو ذوالید[3] کو حلف دیا جائے گا اگر دونوں کے مقابل میں اُس نے حلف کرلیا تو وہ چیز اُس کے ہاتھ میں چھوڑ دی جائیگی یوں نہیں کہ اُس کی ملک قرار دی جائے یعنی اگر اُن دونوں میں سے آئندہ کوئی گواہوں سے ثابت کردے گا تو اُسے دلا دی جائے گی اور اگر ذوالید نے دونوں کے مقابل میں نکول[4] کیا تو نصف نصف تقسیم کردی جائے گی اب اس کے بعد اگر ان میں سے کوئی گواہ پیش کرنا چاہے گا نہیں سنا جائے گا۔[5] (بحر)

مسئلہ ۱۰ خارج اور ذوالید میں نزاع ہے خارج نے ملک مطلق کا دعویٰ کیا اور ذوالید نے یہ کہا میں نے اسی سے خریدی ہے یا دونوں نے سبب ملک بیان کیا اور وہ سبب ایسا ہے جو دو مرتبہ نہیں ہوسکتا مثلاً ہر ایک کہتا ہے کہ یہ جانور میرے گھر کا بچہ ہے یا دونوں کہتے ہیں کپڑا میرا ہے میں نے اسے بنا ہے یا دونوں کہتے ہیں سُوت میرا ہے میں نے کاتا ہے۔ دودھ میرا ہے میں نے اپنے جانور سے دوہا ہے۔ اُون میری ہے میں نے کاٹی ہے۔ غرض یہ کہ ملک کا ایسا سبب بیان کرتے ہیں جس میں تکرار نہیں ہوسکتی ہے ان میں ذوالید کے گواہوں کو ترجیح ہے مگر جب کہ ساتھ ساتھ خارج نے ذوالید پر کسی فعل کا بھی دعویٰ کیا ہو مثلاً یہ جانور میرے گھر کا بچہ ہے ذوالید نے اسے غصب کرلیا یا میں نے اُس کے پاس امانت رکھی ہے یا اجارہ پر دیا ہے تو خارج کے گواہ کو ترجیح ہے۔[6] (ہدایہ، درمختار) مگر ظاہری طور پر اس کو خارج کہیں گے حقیقۃً خارج نہیں بلکہ یہی ذوالید ہے جیسا کہ ہم نے بحر سے نقل کیا۔

---

1 ......مزاحمت کرنے والا۔

2 ......"البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۷، ص۳۹۷.

3 ......جس کے قبضہ میں چیز ہے۔

4 ......قسم سے انکار۔

5 ......"البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۷، ص۳۹۸.

6 ......"الهداية"، کتاب الدعویٰ، باب مایدّعیه الرجلان، ج۲، ص۱۷۰.
و"الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۸، ص۳۸۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۱: اگر خارج[1] و ذوالید دونوں اپنی اپنی ملک کا ایسا سبب بتاتے ہیں جو مکرر ہوسکتا ہے[2] جیسے یہ درخت میرا ہے میں نے پودہ نصب کیا تھا[3] یا وہ سبب ایسا ہے جو اہلِ بصیرت پر مشکل ہوگیا کہ مکرر ہوتا ہے یا نہیں تو ان دونوں صورتوں میں خارج کو ترجیح ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۲: سبب کے مکرر ہونے نہ ہونے میں اصل کو دیکھا جائے گا تابع کو نہیں دیکھا جائے گا۔ دو بکریاں ایک شخص کے قبضہ میں ہیں ایک سفید دوسری سیاہ ایک شخص نے گواہوں سے ثابت کیا کہ یہ دونوں بکریاں میری ہیں اور اسی سفید بکری کا یہ سیاہ بکری بچہ ہے جو میرے یہاں میری ملک میں پیدا ہوا۔ ذوالید نے گواہوں سے ثابت کیا کہ یہ دونوں میری ملک ہیں اور اس سیاہ بکری کا یہ سفید بکری بچہ ہے جو میری ملک میں پیدا ہوا اس صورت میں ہر ایک کو وہ بکری دے دی جائے گی۔ جس کو ہر ایک اپنے گھر کا بچہ بتاتا ہے۔[5] (بحر)

مسئلہ ۱۳: کبوتر، مرغی، چڑیا یعنی انڈے دینے والے جانور کو خارج اور ذوالید ہر ایک اپنے گھر کا بچہ بتاتا ہے۔ ذوالید کو دلایا جائے گا۔[6] (بحر)

مسئلہ ۱۴: مرغی غصب کی اُس نے چند انڈے دیے ان میں سے کچھ اسی مرغی کے نیچے بٹھائے کچھ دوسری کے نیچے اور سب سے بچّے نکلے تو وہ مرغی مع اُن بچوں کے جو اُس کے نیچے نکلے ہیں مغصوب منہ (مالک) کو دی جائے اور یہ بچے جو غاصب نے اپنی مرغی کے نیچے نکلوائے ہیں غاصب کے ہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: ایک جانور کے متعلق دو شخص مدعی ہیں کہ ہمارے یہاں کا بچہ ہے خواہ وہ جانور دونوں کے قبضہ میں ہو یا ایک کے قبضہ میں ہو یا ان میں سے کسی کے قبضہ میں نہ ہو بلکہ تیسرے کے قبضہ میں ہو، اگر دونوں نے تاریخ بیان کی ہے کہ اتنے دن ہوئے جب یہ پیدا ہوا تھا اور دونوں نے گواہوں سے ثابت کر دیا تو جانور کی عمر جس کی تاریخ سے ظاہر طور پر موافق معلوم ہوتی ہو اُس کے موافق فیصلہ ہوگا اور اگر تاریخ نہیں بیان کی تو ان میں سے جس کے قبضہ میں ہو اُسے دیا جائے اور اگر دونوں کے قبضہ میں ہو یا تیسرے کے قبضہ میں ہو تو دونوں برابر کے شریک کر دیے جائیں گے اور اگر دونوں نے تاریخیں بیان کر دیں مگر جانور کی

---

1 ...... یعنی جس کا قبضہ نہیں۔ 2 ...... دوبارہ ہوسکتا ہے یعنی دونوں کی ملک کا سبب بن سکتا ہے۔ 3 ...... لگایا تھا۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۸، ص۳۸۳.

5 ...... "البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۷، ص۴۱۵.

6 ...... المرجع السابق.

7 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الدعوی، الباب التاسع فی دعوی الرجلین، الفصل الثانی، ج٤، ص٨٦.

www.dawateislami.net

عمرکسی کے موافق نہیں معلوم ہوتی یا اشکال پیدا ہوگیا پتہ نہیں چلتا کہ عمر کس کے قول سے موافق ہے تو اگر دونوں کے قبضہ میں ہے یا ثالث کے قبضہ میں ہے[1] تو دونوں کو شریک کر دیا جائے اور اگر انھیں میں سے ایک کے قبضہ میں ہو تو اُسی کے لیے ہے جس کے قبضہ میں ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ ایک شخص کے قبضہ میں بکری ہے اُس پر دوسرے نے دعویٰ کیا کہ یہ میری بکری ہے میری ملک میں پیدا ہوئی ہے اور اسے گواہوں سے ثابت کیا جس کے قبضہ میں ہے اُس نے یہ ثابت کیا کہ بکری میری ہے فلاں شخص سے مجھے اُس کی ملک حاصل ہوئی اور یہ اُسی کے گھر کا بچہ ہے اسی قابض[3] کے موافق فیصلہ ہوگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ خارج نے گواہ سے ثابت کیا کہ جس نے میرے ہاتھ بیچا ہے اُس کے گھر کا بچہ ہے اور ذوالید نے ثابت کیا کہ خود میرے گھر کا بچہ ہے ذوالید کے گواہوں کو ترجیح ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ دوشخصوں نے ایک عورت کے متعلق دعویٰ کیا ہر ایک اُس کو اپنی منکوحہ بتاتا ہے اور دونوں نے نکاح کو گواہوں سے ثابت کیا تو دونوں جانب کے گواہ متعارض ہوکر ساقط ہوگئے نہ اس کا نکاح ثابت ہوا، نہ اُس کا اور عورت کو وہ لے جائے گا جس کے نکاح کی وہ تصدیق کرتی ہو بشرطیکہ اُس کے قبضہ میں نہ ہو جس کے نکاح کی تکذیب کرتی ہو یا اُس نے دخول نہ کیا ہو اور اگر اُس کے قبضہ میں ہو جس کی عورت نے تکذیب کی یا اس نے دخول کیا ہو دوسرے نے نہیں تو اسی کی عورت قرار دی جائے گی۔ یہ تمام باتیں اُس وقت ہیں جب کہ دونوں نے نکاح کی تاریخ نہ بیان کی ہو اور اگر نکاح کی تاریخ بیان کی ہو تو جس کی تاریخ مقدم ہے وہ حقدار ہے اور اگر ایک نے تاریخ بیان کی دوسرے نے نہیں تو جس کے قبضہ میں ہے یا جس کی تصدیق وہ عورت کرتی ہو وہ حقدار ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۹ دوشخص نکاح کے مدعی ہیں اور گواہ ان میں سے کسی کے پاس نہ تھے۔ عورت اُس کو ملی جس کی اُس نے تصدیق کی اس کے بعد دوسرے نے گواہ سے اپنا نکاح ثابت کیا تو اس کو ملے گی کیونکہ گواہ کے ہوتے ہوئے عورت کی تصدیق

---

1 ...... کسی تیسرے شخص کے قبضہ میں ہے۔

2 ...... "الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۸، ص۳۸۶.

3 ...... یعنی جس کا قبضہ ہے۔

4 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الدعوی، الباب التاسع فی دعوی الرجلین، الفصل الثانی، ج٤، ص٨٣.

5 ...... المرجع السابق.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۸، ص۳۷٦.

www.dawateislami.net

کوئی چیز نہیں۔[1] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ ایک نے نکاح کا دعویٰ کیا اور گواہ سے ثابت کیا اس کے لیے فیصلہ ہوگیا اس کے بعد دوسرا دعویٰ کرتا ہے اور گواہ پیش کرتا ہے اس کو رد کر دیا جائے گا ہاں اگر اس نے گواہوں سے اپنے نکاح کی تاریخ مقدم[2] ثابت کر دی تو اس کے موافق فیصلہ ہوگا۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۱ عورت مر چکی ہے اُس کے متعلق دو شخصوں نے نکاح کا دعویٰ کیا اور گواہوں سے ثابت کیا چونکہ اس دعوے کا محصل[4] طلبِ مال[5] ہے دونوں کو اُس کا وارث قرار دیا جائے گا اور شوہر کا جو حصہ ہوتا ہے اُس میں دونوں برابر کے شریک ہوں گے اور دونوں پر نصف نصف مہر لازم۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ ایک شخص نے نکاح کیا دوسرا شخص دعویٰ کرتا ہے کہ یہ عورت میری زوجہ ہے مدعیٰ علیہ[7] کہتا ہے تیری زوجہ تھی مگر تو نے طلاق دیدی اور عدّت پوری ہوگئی اب اس سے میں نے نکاح کیا مدعی[8] طلاق سے انکار کرتا ہے اور طلاق کے گواہ نہیں ہیں۔ عورت مدعی کو دلائی جائے گی اور اگر مدعی کہتا ہے کہ میں نے طلاق دی تھی مگر اُس سے پھر نکاح کر لیا اور مدعیٰ علیہ دوبارہ نکاح کرنے کا انکار کرتا ہے تو مدعیٰ علیہ کو دلائی جائے گی۔[9] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ مرد کہتا ہے تیری نابالغی میں تیرے باپ نے مجھ سے نکاح کر دیا عورت کہتی ہے میرے باپ نے جب نکاح کیا تھا میں بالغہ تھی اور نکاح سے میں نے ناراضی ظاہر کر دی تھی اس صورت میں قول عورت کا معتبر ہے اور گواہ مرد کے۔[10] (خانیہ)

مسئلہ ۲۴ مرد نے گواہوں سے ثابت کیا کہ میں نے اس عورت سے نکاح کیا ہے اور عورت کی بہن نے دعویٰ کیا کہ

---

1 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۸، ص۳۷۶، ۳۷۷.

2 ......پہلے۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۸، ص۳۷۶، ۳۷۷.

4 ......یعنی اس دعوی کا حاصل۔

5 ......مال طلب کرنا۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۸، ص۳۷۶، ۳۷۷.

7 ......جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔

8 ......دعویدار، دعویٰ کرنے والا۔

9 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الدعویٰ، الباب التاسع فی دعوی الرجلین، الفصل الثانی، ج٤، ص٨٠.

10 ......"الفتاوی الخانية"، کتاب الدعویٰ و البیّنات، باب الدعوی، فصل فی دعوی النکاح، ج٢، ص٧٨.

www.dawateislami.net

میں نے اس مرد سے نکاح کیا ہے مرد کے گواہ معتبر ہوں گے عورت کے گواہ نامقبول ہیں۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۲۵ مرد نے نکاح کا دعویٰ کیا عورت نے انکار کر دیا مگر اس نے دوسرے کی زوجہ ہونے کا اقرار نہیں کیا ہے پھر قاضی کے پاس اُس مدعی کی زوجہ ہونے کا اقرار کیا یہ اقرار صحیح ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ مرد نے دعویٰ کیا کہ اس عورت سے ایک ہزار مہر پر میں نے نکاح کیا ہے عورت نے انکار کر دیا مرد نے دو ہزار مہر پر نکاح ہونے کا ثبوت دیا گواہ مقبول ہیں دو ہزار مہر پر نکاح ہونا قرار پائے گا۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۲۷ مرد نے نکاح کا دعویٰ کیا۔ عورت کہتی ہے میں اُس کی زوجہ تھی مگر مجھے اُس کی وفات کی اطلاع ملی میں نے عدّت پوری کر کے اس دوسرے شخص سے نکاح کر لیا وہ عورت مدعی کی زوجہ ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸ ایک شخص کے پاس چیز ہے دو شخص مدعی ہیں ہر ایک یہ کہتا ہے کہ میں نے اس سے خریدی ہے اور اس کا ثبوت بھی دیتا ہے ہر ایک کو نصف نصف ثمن پر نصف نصف چیز کا حکم دیا جائے گا اور ہر ایک کو یہ بھی اختیار دیا جائے گا کہ آدھا ثمن دے کر آدھی چیز لے یا بالکل چھوڑ دے۔ فیصلہ کے بعد ایک نے کہا کہ آدھی لے کر کیا کروں گا چھوڑتا ہوں تو دوسرے کو پوری اب بھی نہیں مل سکتی کہ اُس کی نصف بیع فسخ ہو چکی اور فیصلہ سے قبل اُس نے چھوڑ دی تو یہ کل لے سکتا ہے۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۲۹ صورت مذکورہ میں اگر ہر ایک نے گواہوں سے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ پورا ثمن ادا کر دیا ہے تو نصف ثمن بائع یعنی ذوالید سے واپس لے گا اور اگر صورتِ مذکورہ میں ذوالید ان دونوں میں سے ایک کی تصدیق کرتا ہے کہ میں نے اس کے ہاتھ بیچی ہے اس کا اعتبار نہیں۔ یوہیں بائع اگر مشتری کے حق میں یہ کہتا ہے کہ یہ چیز میری تھی میں نے اس کے ہاتھ بیع کی ہے اور وہ چیز مشتری کے سوا کسی دوسرے کے قبضہ میں ہے تو بائع کی تصدیق بیکار ہے۔[6] (بحر)

مسئلہ ۳۰ دو شخصوں نے خریدنے کا دعویٰ کیا اور دونوں نے خریداری کی تاریخ بھی بیان کی تو جس کی تاریخ مقدم ہے اُس کے موافق فیصلہ ہوگا اور اگر ایک نے تاریخ بیان کی دوسرے نے نہیں تو تاریخ والا اولےٰ ہے۔ اور اگر ذوالید اور خارج

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الدعویٰ و البیّنات، باب الدعوی، فصل فی دعوی النکاح، ج۲، ص۷۸.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الدعویٰ، الباب التاسع فی دعوی الرجلین، الفصل الثانی، ج٤، ص۸۲.

3 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الدعویٰ و البیّنات، باب الدعوی، فصل فی دعوی النکاح، ج۲، ص۷۷.

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الدعویٰ، الباب التاسع فی دعوی الرجلین، الفصل الثانی، ج٤، ص۸۲.

5 ......"الھدایة"، کتاب الدعویٰ، باب مایدّعیه الرجلان، ج۲، ص۱٦۷.

6 ......"البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۷، ص٤٠٤.

www.dawateislami.net

میں نزاع[1] ہو دونوں ایک شخص ثالث[2] سے خریدنا بتاتے ہوں اور دونوں نے تاریخ نہیں بیان کی یا دونوں کی ایک تاریخ ہے یا ایک ہی نے تاریخ بیان کی ان سب صورتوں میں ذوالید اولےٰ ہے۔[3] (بحر)

مسئلہ ۳۱ دونوں نے دو شخصوں سے خریدنے کا دعویٰ کیا زید کہتا ہے میں نے بکر سے خریدی اور عمرو کہتا ہے میں نے خالد سے خریدی ان دونوں نے اگرچہ تاریخ بیان کی ہو اور اگرچہ ایک کی تاریخ دوسرے سے مقدم ہو ان میں کوئی دوسرے سے زیادہ حقدار نہیں بلکہ دونوں نصف نصف لے سکتے ہیں۔[4] (بحر)

مسئلہ ۳۲ کچی اینٹ اس کے قبضہ میں ہے۔ دوسرے شخص نے دعویٰ کیا کہ یہ اینٹ میری ملک میں بنائی گئی ہے اور ذوالید ثابت کرتا ہے کہ میری ملک میں بنائی گئی ہے خارج کو ترجیح ہے اور اگر پکی اینٹ یا چونا یا گچ کرنے کے مسالے[5] کے متعلق یہی صورت پیش آجائے تو ذوالید کو ترجیح ہے۔[6] (بحرالرائق)

مسئلہ ۳۳ ہر ایک دوسرے کا نام لے کر کہتا ہے میں نے اُس سے خریدی ہے مثلاً زید کہتا ہے میں نے عمرو سے خریدی ہے اور عمرو کہتا ہے میں نے زید سے خریدی ہے چاہے یہ دونوں خارج ہوں یا ان میں ایک خارج ہو اور ایک ذوالید اور تاریخ کوئی بیان نہیں کرتا تو دونوں جانب کے گواہ ساقط اور چیز جس کے قبضہ میں ہے اُسی کے پاس چھوڑ دی جائے گی۔ پھر اگر دونوں جانب کے گواہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ چیز خریدی اور ثمن ادا کردیا تو ادلا بدلا ہوگیا یعنی کوئی دوسرے سے ثمن واپس نہیں پائے گا۔ دونوں فریقوں نے صرف خریدنا ہی بیان کیا ہو یا خریدنا اور قبضہ کرنا دونوں باتوں کو ثابت کیا ہو دونوں صورتوں کا ایک ہی حکم ہے یعنی دونوں جانب کے گواہ ساقط اور اگر دونوں جانب کے گواہوں نے وقت بیان کیا ہے اور جائدادِ مُتنازَع فیہا[7] غیر منقولہ[8] ہے اور بیع کے ساتھ قبضہ کو ذکر نہیں کیا ہے اور خارج کا وقت مقدم ہے تو ذوالید مستحق قرار پائے گا یعنی خارج نے ذوالید سے خرید کر قبل قبضہ ذوالید کے ہاتھ بیع کردی اور قبضہ سے قبل بیع کردینا غیر منقول میں درست ہے اور اگر ہر ایک کے گواہ نے قبضہ بھی بیان کردیا ہو جب بھی ذوالید کے لیے فیصلہ ہوگا کیونکہ قبضہ کے بعد خارج نے ذوالید کے ہاتھ بیع کردی اور یہ بالاجماع جائز ہے اور اگر گواہوں

---

1 ...... جھگڑا، اختلاف۔ 2 ...... تیسرا شخص۔

3 ...... "البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۷، ص۴۰۹، ۴۱۱.

4 ...... المرجع السابق، ص۴۰۹.

5 ...... سفیدی اور دریا کی ریت سے تیار کیا ہوا چونا جو پلاستر میں استعمال کیا جاتا ہے۔

6 ...... "البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۷، ص۴۱۵.

7 ...... وہ جائداد جس میں اختلاف ہے۔ 8 ...... وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کی جاسکتی ہو۔

www.dawateislami.net

نے تاریخ بیان کی اور ذوالید کی تاریخ مقدم ہے تو خارج کے موافق فیصلہ ہوگا یعنی ذوالید نے اُسے خرید کر پھر خارج کے ہاتھ بیع کر دیا۔[1] (ہدایہ، بحر)

مسئلہ ۳۴: بکر نے دعویٰ کیا کہ میں نے عمرو سے یہ مکان ہزار روپے میں خریدا ہے اور عمرو کہتا ہے میں نے بکر سے ہزار روپے میں خریدا ہے اور وہ مکان زید کے قبضہ میں ہے زید کہتا ہے مکان میرا ہے میں نے عمرو سے ہزار روپے میں خریدا ہے اور سب نے اپنے اپنے دعوے کو گواہوں سے ثابت کیا مکان زید ہی کو دیا جائے گا ان دونوں کو ساقط کر دیا جائے گا۔[2] (بحر)

مسئلہ ۳۵: دو شخصوں نے دعویٰ کیا ایک کہتا ہے میں نے یہ چیز فلاں سے خریدی ہے دوسرا کہتا ہے کہ اُسی نے مجھے ہبہ کی ہے یا صدقہ کی ہے یا میرے پاس رہن رکھی ہے اگرچہ ساتھ ساتھ قبضہ دلانے کا بھی ذکر کرتا ہو اور دونوں نے اپنے دعوے کو گواہوں سے ثابت کر دیا ان سب صورتوں میں خریدنے کو سب پر ترجیح ہے یہ اُس صورت میں ہے کہ تاریخ کسی جانب نہ ہو یا دونوں کی ایک تاریخ ہو اور اگر ان چیزوں کی تاریخ مقدم ہے تو یہی زیادہ حقدار ہیں اور اگر ایک ہی جانب تاریخ ہے تو جدھر تاریخ ہے وہ اولےٰ ہے یہ اُس وقت ہے کہ ایسی چیز میں نزاع ہو جو قابلِ قسمت[3] نہ ہو جیسے غلام، گھوڑا وغیرہ اور اگر وہ چیز قابلِ قسمت ہے جیسے مکان تو اگر مشتری کے لیے اس میں حصہ قرار دیا جائے گا تو ہبہ باطل ہو جائے گا یعنی جس صورت میں دونوں کو چیز دلائی جاتی ہے ہبہ باطل ہے کہ مشاع قابلِ قسمت کا ہبہ صحیح نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۶: خریداری کو ہبہ وغیرہ پر اُس وقت ترجیح ہے کہ ایک ہی شخص سے دونوں نے اُس چیز کا ملنا بتایا اور اگر زید کہتا ہے میں نے بکر سے خریدی ہے اور عمرو کہتا ہے مجھے خالد نے ہبہ کی تو کسی کو ترجیح نہیں دونوں برابر کے حقدار ہیں۔[5] (بحر)

مسئلہ ۳۷: ہبہ میں عوض ہے تو یہ بیع کے حکم میں ہے یعنی اگر ایک خریدنے کا مدعی ہے دوسرا ہبہ بالعوض[6] کا، دونوں برابر ہیں نصف نصف دونوں کو ملے گی ہبۂ مقبوضہ[7] اور صدقۂ مقبوضہ دونوں مساوی ہیں۔[8] (بحر)

---

1 ...... "الھدایۃ"، کتاب الدعویٰ، باب ما یدّعیہ الرجلان، ج۲، ص۱۷۱.
و"البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۷، ص۴۱۷.

2 ...... "البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۷، ص۴۱۷.

3 ...... تقسیم کے قابل۔

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۸، ص۳۷۹، ۳۸۰.

5 ...... "البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۷، ص۴۰۶.

6 ...... ایسا ہبہ جس میں عوض مشروط ہو۔

7 ...... وہ ہبہ جس پر قبضہ ہو چکا ہو۔

8 ...... "البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۷، ص۴۰۷.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۸ ایک شخص نے ذوالید پر دعویٰ کیا کہ اس چیز کو میں نے فلاں سے خریدا ہے اور ایک عورت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اُس نے اس چیز کو میرے نکاح کا مہر قرار دیا ہے اس صورت میں دونوں برابر ہیں۔ مہر کو رہن و ہبہ وصدقہ سب پر ترجیح ہے۔[1] (بحر)

مسئلہ ۳۹ رہن مع القبض [2] ہبہ بغیر عوض سے قوی ہے اور اگر ہبہ میں عوض ہے تو رہن سے اولیٰ ہے۔[3] (بحر، در)

مسئلہ ۴۰ زید کے پاس ایک چیز ہے۔ عمرو [4] دعویٰ کرتا ہے کہ اُس نے مجھ سے غصب کر لی ہے اور بکر دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے اس کے پاس امانت رکھی ہے یہ دیتا نہیں اور دونوں نے ثابت کر دیا دونوں برابر کے شریک کر دیے جائیں کیونکہ امانت کو دینے سے امین انکار کر دے تو وہ بھی غصب ہی ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۴۱ دو خارج نے مِلک مورخ کا دعویٰ کیا یعنی ہر ایک اپنی ملک کہتا ہے اور اس کے ساتھ تاریخ بھی ذکر کرتا ہے یا دونوں ذوالید کے سوا ایک شخص ثالث سے خریدنے کا دعویٰ کرتے ہیں اور تاریخ بھی بتاتے ہیں ان دونوں صورتوں میں جس کی تاریخ مقدم ہے وہی حقدار ہے خارج اور ذوالید میں نزاع ہے ہر ایک ملک مورخ کا مدعی ہے تو جس کی تاریخ مقدم ہے وہی حقدار ہے اور اگر دونوں مدعیوں نے دو بائع سے خریدنا بتایا تو چاہے وقت بتائیں یا نہ بتائیں تقدُّم تاخر ہو یا نہ ہو بہر حال دونوں برابر ہیں ترجیح کسی کو نہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۴۲ ایک طرف گواہ زیادہ ہوں اور دوسری طرف کم مگر اُدھر بھی دو ہوں تو جس طرف زیادہ ہوں اُس کے لیے ترجیح نہیں یعنی نصابِ شہادت کے بعد کمی زیادتی کا لحاظ نہیں ہوگا مثلاً ایک طرف دو گواہ ہوں دوسری طرف چار تو چار والے کو ترجیح نہیں دونوں برابر قرار دیے جائیں گے اس لیے کہ کثرتِ دلیل کا اعتبار نہیں بلکہ قوت کا لحاظ ہے یوہیں ایک

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۷، ص۴۰۷.

2 ......وہ رہن جس پر قبضہ ہو۔

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۷، ص۴۰۸.

و"الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۸، ص۳۸۰.

4 ......اسے عَمْرُ پڑھتے ہیں اس میں واو پڑھا نہیں جاتا صرف لکھا جاتا ہے۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۸، ص۳۸۷.

6 ......المرجع السابق، ص۳۸۱، ۳۸۲.

www.dawateislami.net

طرف زیادہ عادل ہوں مگر دوسری طرف والے بھی عادل ہیں ان میں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں۔[1] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۴۳ انسان جتنے ہیں سب آزاد ہیں جب تک غلام ہونے کا ثبوت نہ ہو آزاد ہی تصور کیے جائیں گے کہ یہی اصلی حالت ہے مگر چار مواقع ایسے ہیں کہ اُن میں آزادی کا ثبوت دینا پڑے گا۔ ① شہادت ② حدود ③ قصاص ④ قتل۔ مثلاً ایک شخص نے گواہی دی فریق مقابل اُس پر طعن کرتا ہے کہ یہ غلام ہے اس وقت اُس کا فقط کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ میں آزاد ہوں جب تک ثبوت نہ دے یا ایک شخص پر زنا کی تہمت لگائی اُس نے دعویٰ کر دیا یہ کہتا ہے کہ وہ غلام ہے تو حدِ قذف قائم کرنے کے لیے یہ ضرور ہے کہ وہ اپنی آزادی ثابت کرے۔ اسی طرح کسی کا ہاتھ کاٹ دیا ہے یا خطاءً قتل واقع ہوا تو اُس دست بریدہ[2] یا مقتول کے آزاد ہونے کا ثبوت دینے پر قصاص یا دیت کا حکم ہوگا۔ ان چار جگہوں کے علاوہ اُس کا کہہ دینا کافی ہوگا کہ میں آزاد ہوں اسی کا قول معتبر ہوگا۔[3] (درمختار، ردالمحتار)

قبضہ کی بنا پر فیصلہ

مسئلہ ۱ کسی کی زمین میں بغیر بوئے ہوئے غلّہ جم آیا جیسا کہ اکثر دھان[4] کے کھیتوں میں دیکھا جاتا ہے کہ فصل کاٹنے کے وقت کچھ دھان گر جاتے ہیں پھر دوسرے سال یہ اوگ جاتے ہیں یہ پیداوار مالک زمین کی ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ ایک شخص کی نہر ہے جس کے کنارہ پر بندا[6] ہے اور بندے کے بعد کی زمین جو اُس سے متصل ہے دوسرے کی ہے اس بندے کے متعلق دونوں دعویٰ کرتے ہیں ہر ایک اپنی ملک بتاتا ہے۔ مگر نہ تو زمین جسکی ہے اُس کا ہی قبضہ ثابت ہے کہ اس کے اُس پر درخت ہوتے اور مالک نہر کا بھی قبضہ ثابت نہیں ہے کہ نہر کی مٹی اُس پر پھینکی گئی ہوتی۔ صورتِ مذکورہ میں بند زمین والے کا قرار پائے گا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الهداية"، كتاب الدعوى، باب ما يدّعيه الرجلان، ج ٢، ص ١٧١.

و"الدرالمختار"، كتاب الدعوى، باب دعوى الرجلين، ج٨، ص ٣٨٢.

2 ......جس کا ہاتھ کاٹ دیا ہے۔

3 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الدعوى، باب دعوى الرجلين، ج٨، ص ٣٨٧.

4 ......چاول۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الدعوى، الباب التاسع في دعوى الرجلين، الفصل الرابع، ج ٤، ص ٩٥.

6 ......"بند" جو پانی وغیرہ روکنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔

7 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الدعوى، الباب التاسع في دعوى الرجلين، الفصل الرابع، ج ٤، ص ٩٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ سیلاب میں مٹی ڈھل کر کسی کی زمین میں جمع ہوگئی۔ اس کا مالک مالکِ زمین ہے۔[1] (عالمگیری) یوہیں برسات میں پانی کے ساتھ مٹی ڈھل کر بہتی ہے اور گڑھوں میں جب پانی ٹھہر جاتا ہے تہ نشین ہوجاتی ہے۔ یہ مٹی اُسی کی مِلک ہے جس کی مِلک میں جمع ہوئی۔

مسئلہ ۴ پن چکی میں جب آٹا پستا ہے کچھ اُڑ جاتا ہے پھر وہ زمین پر جمع ہوجاتا ہے صحیح یہ ہے کہ یہ آٹا جو اُٹھالے اُسی کا ہے۔[2] (عالمگیری) آجکل عموماً چکی والوں نے قاعدہ مقرر کر رکھا ہے کہ جو آٹا پسوانے آتا ہے اُسے فی من آدھ سیر یا سیر بھر کم دیتے ہیں کہتے ہیں یہ پَچھیج[3] ہے اکثر اس سے بہت کم اڑتا ہے اور یہ پچھیج کی مقدار بہت زیادہ روزانہ جمع ہوجاتی ہے جس کو وہ بیچتے ہیں یہ ناجائز ہے کہ ملکِ غیر پر[4] بلاوجہ[5] قبضہ وتَصرُّف ہے صرف اُتنا ہی کم ہونا چاہیے جو اُڑ گیا اور کچھ دیر کے بعد دیوار و زمین پر جمع ہوجاتا ہے جس کو جھاڑ کر اکٹھا کر لیتے ہیں۔

مسئلہ ۵ ڈلاؤ جہاں کوڑا پھینکا جاتا ہے راکھ اور گوبر بھی وہاں پھینکتے ہیں جو یہاں سے اُس کو اُٹھالے وہی مالک ہے۔ مالکِ زمین کی یہ مِلک نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ ایک شخص کپڑا پہنے ہوئے ہے۔ دوسرا اُس کا دامن یا آستین پکڑے ہوئے ہے قبضہ پہننے والے کا ہے۔ ایک شخص گھوڑے پر سوار ہے دوسرا لگام پکڑے ہوئے ہے سوار کا قبضہ ہے۔ ایک شخص زین پر سوار ہے دوسرا اس کے پیچھے سوار ہے زین والا قابض ہے۔ ایک شخص کا اونٹ پر سامان لدا ہوا ہے دوسرے کی صرف صراحی اُس پر لٹکی ہوئی ہے سامان والا زیادہ حقدار ہے۔ بچھونے پر ایک شخص بیٹھا ہے دوسرا اُسے پکڑے ہوئے ہے دونوں برابر ہیں۔ جس طرح دونوں اُس پر بیٹھے ہوں یا دونوں زین پر سوار ہوں تو دونوں برابر قابض مانے جاتے ہیں اسی طرح ایک شخص کپڑے کو لیے ہوئے ہے دوسرے کے ہاتھ میں کپڑے کا تھوڑا حصہ ہے دونوں یکساں قابض ہیں اور ایک مکان میں دو شخص بیٹھے ہوئے ہیں تو محض بیٹھا ہونا قبضہ نہیں دونوں یکساں ہیں۔[7] (ہدایہ، درمختار)

---

1 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوىٰ، الباب التاسع فی دعوی الرجلين، الفصل الرابع، ج٤، ص٩٥.

2 ……المرجع السابق.

3 ……کمی، نقصان۔ 4 ……غیر کی ملکیت پر۔ 5 ……بغیر کسی وجہ کے۔

6 ……"الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوىٰ، الباب التاسع فی دعوی الرجلين، الفصل الرابع، ج٤، ص٩٥.

7 ……"الهداية"، كتاب الدعوىٰ، باب مايدّعيه الرجلان، فصل فی التنازع بالأيدی، ج٢، ص١٧٢.

و"الدرالمختار"، كتاب الدعوىٰ، باب دعوی الرجلين، ج٨، ص٣٨٧.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۷ اونٹوں کی قطار کو ایک شخص کھینچے لیے جارہا ہے اور اس قطار میں سے ایک شخص ایک اونٹ پر سوار ہے ہر ایک یہ کہتا ہے کہ یہ سب اونٹ میرے ہیں اگر یہ اونٹ سوار کے باربرداری کے[1] ہوں تو سب سوار کے ہیں اور کھینچنے والا اجیر[2] ہے اور اگر وہ سب ننگی پیٹھ ہوں تو جس پر وہ سوار ہے وہ سوار کا ہے۔ باقی سب دوسرے کے ہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ لوگوں نے دیکھا کہ مکان میں سے ایک شخص نکلا جسکی پیٹھ پر گٹھری بندھی ہے صاحب خانہ کہتا ہے گٹھری میری ہے وہ کہتا ہے میری ہے اگر معلوم ہے کہ یہ اس چیز کا تاجر ہے جو گٹھری میں ہے مثلاً پھیری کرکے کپڑے بیچتا ہے اور گٹھری میں کپڑے ہیں تو گٹھری اسکی ہے ورنہ صاحبِ خانہ کی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ دیوار اُسکی ہے جس کی کڑیاں[5] اُس پر ہوں یا وہ دیوار اسکی دیوار سے اس طرح متصل ہو کہ اسکی اینٹیں اُس میں اور اُسکی اس میں متداخل ہوں اس کو اتصال تربیع کہتے ہیں اور اگر اسکی دیوار سے متصل ہو مگر اُسطرح نہیں تو اُسکی نہیں یوہیں اگر اس نے دیوار پر ٹٹا رکھ لیا تو اس سے قبضہ ثابت نہ ہوگا یعنی دو پروسیوں میں دیوار کے متعلق نزاع[6] ہے ایک نے اُس پر ٹٹا رکھ لیا ہے دوسرے نے کچھ نہیں تو دیوار میں دونوں برابر کے شریک قرار پائیں گے۔ اور اگر ان میں ایک کی کڑیاں ہوں بلکہ ایک ہی کڑی دیوار پر ہو تو اُسی کا قبضہ تصور کیا جائے گا۔[7] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۱۰ دیوار پر ایک شخص کی کڑیاں ہیں اور دوسرے کی دیوار سے اتصال تربیع ہے تو اتصال والے کی قرار دی جائے گی مگر جس کی کڑیاں ہیں اُس کو کڑیاں رکھنے کا حق حاصل رہے گا وہ شخص اس سے نہیں روک سکتا۔ دیوار کے متعلق نزاع ہے دونوں کی اس پر کڑیاں ہیں مگر ایک کی ہاتھ دو ہاتھ نیچے ہیں دوسرے کی اوپر ہیں تو دیوار اسکی ہے جس کی کڑیاں نیچے ہیں مگر اوپر والے کو کڑی رکھنے سے منع نہیں کرسکتا۔[8] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱ دیوار متنازع فیہ[9] ایک شخص کی دیوار سے متصل ہے اگرچہ اِتصال تربیع نہیں بلکہ محض ملی ہوئی ہے

---

1 ...... بوجھ لادنے کے۔ 2 ...... اجرت پر کام کرنے والا، ملازم، نوکر، مزدور۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الدعوی، الباب التاسع فی دعوی الرجلين، الفصل الرابع، ج٤، ص٩٦.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... کڑی کی جمع شہتیر۔ 6 ...... جھگڑا، اختلاف۔

7 ...... "الهداية"، كتاب الدعوی، باب مايدّعيه الرجلان، فصل فی التنازع بالأيدی، ج٢، ص١٧٢، ١٧٣.

و"الدرالمختار"، كتاب الدعوی، باب دعوی الرجلين، ج٨، ص٣٨٩.

8 ...... "الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الدعوی، باب دعوی الرجلين، ج٨، ص٣٩٠.

9 ...... جس دیوار کے متعلق جھگڑا ہے۔

www.dawateislami.net

اور دوسرے کی دیوار سے اتنا بھی لگاؤ نہیں تو جس کی دیوار سے اتصال ہے وہ حقدار ہے۔[1] (نتائج)

مسئلہ ۱۲ ایک شخص نے اپنے مکان کی کڑیاں دوسرے کی دیوار پر رکھنے کی اجازت مانگی اُس نے اجازت دے دی اس کے بعد مالک دیوار نے اپنا مکان بیچ ڈالا خریدار اُس سے کہتا ہے کہ تم میری دیوار سے کڑیاں اُٹھا لو اُس کو اُٹھانی ہوں گی یوہیں مکان کے نیچے تہ خانہ بنالیا ہے اور مشتری اُسے بند کرنے کو کہتا ہے تو بند کرا سکتا ہے۔ ہاں اگر بائع نے فروخت کرنے کے وقت یہ شرط کردی تھی کہ اوس کی کڑیاں یا تہ خانہ رہے گا تو اب مشتری کو منع کرنے کا حق نہیں رہا۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۳ دوسرے کی دیوار پر بطورِ ظلم و تعدی کڑیاں رکھ لی ہیں۔ اوس نے مکان بیع کیا یا کرایہ پر دیا یا اس سے مصالحت کرلی یا اس کے اس فعل کو معاف کردیا پھر بھی ہٹانے کا مطالبہ کرسکتا ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ دیوار پر دو شخصوں کی کڑیاں ہیں ہر ایک اپنی اپنی ملک کا دعویٰ کرتا ہے اگر گواہوں سے ملک ثابت نہ ہو صرف اس علامت سے ملک ثابت کرنا چاہتے ہیں تو اگر دونوں کی کم از کم تین تین کڑیاں ہیں تو دیوار دونوں میں مشترک ہے اور اگر ایک کی تین سے کم ہوں تو دیوار اُس کی قرار دی جائے جسکی زیادہ کڑیاں ہوں اور اس کو کڑی رکھنے کا حق ہے اس سے نہیں منع کرسکتا۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۵ دو مکانوں کے درمیان دیوار ہے جس کا ہر ایک مدعی ہے اوس دیوار کا رخ ایک طرف ہے دوسری طرف پچھیت[5] ہے وہ دیوار دونوں کی قرار پائیگی یہ نہیں کہ جس کی طرف اسکا رخ ہے اُسی کی ہو۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ دیوار دو شخصوں میں مشترک ہے اوس کا ایک کنارہ گر گیا جس سے معلوم ہوا کہ دو دیواریں ہیں ایک دیوار دوسری کے ساتھ چپکی ہوئی ہے ایک طرف والا یہ چاہتا ہے کہ اپنی طرف کی دیوار ہٹادے اگر وہ دونوں یہ کہہ چکے ہوں کہ دیوار مشترک ہے تو دونوں دیواریں مشترک مانی جائیں گی کسی کو دیوار ہٹانے کا اختیار نہیں۔[7] (عالمگیری)

---

1. "نتائج الأفكار"تكملة "فتح القدير"، كتاب الدعوىٰ،باب مايدّعيه الرجلان،فصل في التنازع بالأيدي،ج۷،ص۲٦۷،۲٦۸.
2. "الدرالمختار"و"ردالمحتار"، كتاب الدعوىٰ،باب دعوى الرجلين،ج۸،ص۳۹۰.
3. "الدرالمختار"، كتاب الدعوىٰ،باب دعوى الرجلين،ج۸،ص۳۹۰.
4. "الهداية"، كتاب الدعوىٰ،باب مايدّعيه الرجلان،فصل في التنازع بالأيدي،ج۲،ص۱۷۳.
5. پچھلا حصہ۔
6. "الفتاوى الهندية"، كتاب الدعوىٰ،الباب العاشرفي دعوى الحائط،ج٤،ص۹۹.
7. المرجع السابق،ص۱۰۰.

www.dawateislami.net

مسئلہ ١٧ دیوار مشترک ہے اُس پر ایک کی کڑیاں وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جس کا بوجھ ہے وہ دیوار اُس کی جانب کو جھکی جس کا دیوار پر کوئی سامان نہیں ہے اُس نے لوگوں کو گواہ کرکے دوسرے سے کہا کہ اپنا سامان اوتارلو ورنہ دیوار گرنے سے نقصان ہوگا اُس نے باوجود قدرت سامان نہیں اوتارا دیوار گرگئی اور اس کا نقصان ہوا اگر اوس وقت جب اس نے کہا تھا دیوار خطرناک حالت میں تھی اُس پر ان چیزوں کا نصف تاوان[1] لازم ہوگا جو نقصان ہوئیں۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ١٨ دیوار مشترک گرگئی ایک کے بال بچے ہیں پردہ کی ضرورت ہے وہ چاہتا ہے دیوار بنائی جائے تاکہ بے پردگی نہ ہو دوسرا انکار کرتا ہے اگر دیوار اتنی چوڑی ہے کہ تقسیم ہوسکتی ہے یعنی ہر ایک کے حصہ میں اتنی چوڑی زمین آسکتی ہے جس میں پردہ کی دیوار بن جائے تو زمین تقسیم کردیجائے یہ اپنی زمین میں پردہ کی دیوار بنالے اور اتنی چوڑی نہ ہو تو دوسرا دیوار بنانے پر مجبور کیا جائے گا۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ١٩ دیوار مشترک کو دونوں شریکوں نے متفق ہوکر گرایا ایک شریک پھر سے بنانا چاہتا ہے دوسرا صرفہ دینے سے انکار کرتا ہے کہتا ہے مجھے اس دیوار پر کچھ رکھنا نہیں ہے لہٰذا میں صرفہ نہیں دوں گا پہلا شخص دیوار بنانے میں جو کچھ خرچ کریگا اوس کا نصف دوسرے کو دینا ہوگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ٢٠ ایک وسیع مکان ہے جو بہت سے دالان اور کمروں پر مشتمل ہے ان میں سے ایک کمرہ ایک کا ہے باقی تمام کمرے دوسرے کے ہیں صحن مکان کے متعلق دونوں میں نزاع ہے صحن دونوں کو برابر دیا جائیگا۔ کیونکہ صحن کے استعمال میں دونوں برابر ہیں مثلاً آنا جانا اور دھوون وضو وغیرہ کا پانی گرانا ایندھن ڈالنا خانہ داری کے سامان[5] رکھنا۔[6] (ہدایہ) یہ اُس صورت میں ہے جب یہ معلوم نہ ہو کہ صحن میں کس کی کتنی ملک ہے اور اگر معلوم ہو کہ ہر ایک کی ملک اتنی ہے تو تقسیم بقدر ملک ہوگی مثلاً مکان ایک شخص کا ہے وہ مرگیا اور وہ مکان ورثہ میں تقسیم ہوا کسی کو کم ملا کسی کو زیادہ تو صحن کی تقسیم بھی اسی طرح ہوگی مثلاً ایک کو ایک کمرہ ملا دوسرے کو دو تو صحن میں بھی ایک کو ثلث دوسرے کو دوثلث۔[7] (ردالمحتار)

---

1 ...... بہارِ شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر صرف ''تاوان'' لکھا ہوا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اصل میں ''نصف تاوان'' مذکور ہے، اسی وجہ سے ہم نے متن میں درستگی کی ہے۔... **عِلْمِیه**

2 ......''الفتاوی الخانیة''، کتاب الصلح، باب فی الحیطان...إلخ، ج٢، ص١٩٣.

3 ......المرجع السابق، ص١٩٢.

4 ......''الفتاوی الهندیة''، کتاب الدعوی، الباب العاشر فی دعوی الحائط، ج٤، ص١٠٢.

5 ......گھریلو سامان۔

6 ......''الهدایة''، کتاب الدعویٰ، باب مایدّعیه الرجلان، فصل فی التنازع بالأیدی، ج٢، ص١٧٣.

7 ......''ردالمحتار''، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج٨، ص٣٩٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۱ گھاٹ اور پانی میں نزاع ہوا ایک کے کھیت زیادہ ہیں اور ایک کے کم تو اس کی تقسیم کھیتوں کے لحاظ سے ہوگی جس کے کھیت زیادہ ہیں وہ زیادہ کا مستحق ہے اور جس کے کم ہیں کم کا مستحق۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲۲ غیر منقول[2] میں قبضہ کا ثبوت گواہوں سے ہوگا یا مالکانہ تصرف سے ہوگا مثلاً زمین میں اینٹ تھاپنا، گڑھا کھودنا یا عمارت بنانا تصرّف ہے جس کا یہ تصرف ہے وہی قابض ہے۔ اس میں قبضہ کا ثبوت تصادق سے نہیں ہوگا نہ قسم سے انکار پر ہوگا۔[3] (درر، غرر، شرنبلالی)

مسئلہ ۲۳ ایک چیز کے متعلق فی الحال ملک کا دعویٰ کیا اور گواہوں نے زمانہ گزشتہ میں اسکی ملک ہونا بیان کیا گواہی معتبر ہے یعنی دعویٰ اور شہادت میں مخالفت نہیں ہے بلکہ زمانہ گزشتہ کی ملک اس وقت بھی ثابت مانی جائیگی جب تک اُس کا زائل ہونا ثابت نہ ہو۔[4] (درمختار)

دعوائے نسب کا بیان

مسئلہ ۱ ایک بچہ کی نسبت عمرو نے بیان کیا کہ یہ زید کا بیٹا ہے پھر کچھ دنوں کے بعد کہتا ہے کہ یہ میرا بیٹا ہے یہ لڑکا عمرو کا بیٹا کسی طرح ہو ہی نہیں سکتا اگرچہ زید بھی اسکے بیٹے ہونے سے انکار کرتا ہو یعنی دوسرے کی طرف منسوب کر دینے کے بعد اپنی طرف منسوب کرنے کا حق ہی نہیں باقی رہتا۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۲ ایک لڑکے کی نسبت کہا یہ میرا لڑکا ہے پھر کہا میرا نہیں ہے یہ دوسرا قول باطل ہے یعنی نسب کا اقرار کر لینے کے بعد نسب ثابت ہو جاتا ہے لہٰذا اب انکار نہیں کر سکتا یہ اُس وقت ہے کہ لڑکے نے اس کی تصدیق کر لی ہے اور اگر اُس نے تصدیق نہیں کی ہے تو نسب ثابت نہیں ہاں اگر لڑکے نے پھر اُس کی تصدیق کر لی تو نسب ثابت ہو گیا کیونکہ وہ تو اقرار کر چکا ہے اُس کے بعد انکار کرنے کی گنجائش ہی نہیں۔[6] (درر، غرر)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۸، ص۳۹۰.

2 ...... وہ جائداد جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ ہو سکے۔

3 ...... "دررالحکام" و "غررالأحکام"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، الجزء الثانی، ص۳۵۰.
و "غنیۃ ذوی الأحکام" ھامش علی "دررالحکام"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، الجزء الثانی، ص۳۵۰.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۸، ص۳۹۱.

5 ...... "الھدایۃ"، کتاب الدعوی، باب دعوی النسب، ج۲ ص۱۷۵.

6 ...... "دررالحکام" و "غررالأحکام"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی النسب، الجزء الثانی، ص۳۵۲.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ باپ نے نسب کا اقرار کیا یعنی یہ کہا کہ یہ لڑکا میرا بیٹا ہے پھر اپنے اس اقرار ہی سے منکر ہے کہتا ہے میں نے اقرار نہیں کیا ہے بیٹا گواہوں سے ثابت کرسکتا ہے اس بارہ میں شہادت مقبول ہے اور ایک شخص نے یہ اقرار کیا تھا کہ فلاں شخص میرا بھائی ہے یہ اقرار بیکار ہے۔[1] (درر، غرر)

مسئلہ ۴ دو توام بچے (جوڑواں) پیدا ہوئے یعنی دونوں ایک حمل سے پیدا ہوئے، دونوں کے مابین چھ ماہ سے کم کا فاصلہ ہے ان میں سے ایک کے نسب کا اقرار دوسرے کا بھی اقرار ہے ایک کا نسب جس سے ثابت ہوگا دوسرے کا بھی اُسی سے ثابت ہوگا۔[2] (درر)

مسئلہ ۵ ایک شخص نے کہا میں فلاں کا وارث نہیں ہوں پھر کہتا ہے میں اُسکا وارث ہوں اور میراث پانے کی وجہ بھی بیان کرتا ہے یہ دعویٰ صحیح ہے اور یہاں تناقض مانع دعویٰ نہیں کہ نسب میں تناقض معاف ہے اور اگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ لوگ میرے چچازاد بھائی ہیں یہ دعویٰ صحیح نہیں جب تک دادا کا نام نہ بتائے اور بھائی کا دعویٰ کیا تو اس کے لیے دادا کا نام ذکر کرنا ضرور نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۶ یہ دعویٰ کیا کہ فلاں میرا بھائی ہے یا اس کے علاوہ اُس قسم کے دعوے کہ مدعیٰ علیہ اقرار بھی کرے تو لازم نہیں، یہ دعوے مسموع نہ ہونگے[4] جب تک مال کا تعلق نہ ہو مثلاً اس نے دعویٰ کیا کہ فلاں شخص میرا بھائی ہے اُس نے انکار کردیا کہ اُس کا بھائی نہیں ہوں قاضی دریافت کرے گا کیا اُس کے پاس تیرے باپ کا ترکہ ہے جس کا تو دعویٰ کرنا چاہتا ہے یا نفقہ یا اور کوئی حق ہے کہ بغیر بھائی بنائے ہوئے اُس حق کو نہیں لے سکتا اگر کہے گا کہ ہاں میرا مطلب یہی ہے تو ثبوت نسب پر گواہ لیے جائیں گے اور مقدمہ چلے گا ورنہ مقدمہ کی سماعت نہ ہوگی۔ اور اگر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ فلاں میرا باپ ہے وہ انکار کرتا ہے تو مال یا حق کا تعلق ہو یا نہ ہو بہرحال دعوے کی سماعت ہوگی اور گواہوں سے نسب ثابت کیا جائے گا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۷ نسب و وراثت کا دعویٰ ہے گواہوں سے نسب ثابت کرنا چاہتا ہے اس کے لیے خصم[6] ہونا ضروری ہے

---

1 ......"دررالحکام" و "غررا لأحکام"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی النسب، الجزء الثانی، ص ۳۵۲.

2 ......"دررالحکام" شرح "غررالأحکام"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی النسب، الجزء الثانی، ص ۳۵۲.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی النسب، ج۸، ص ۳۹۷.

4 ......یعنی محض ان دعووں کی وجہ سے مقدمہ نہیں چلے گا۔

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی النسب، ج۸، ص ۳۹۸.

6 ......مدمقابل۔

www.dawateislami.net

وارث یا دائن یا مدیون یا موصٰی لہ یا وصی کے مقابل میں ثبوت پیش کرنا ہوگا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۸ مدعی نے ایک شخص کو حاضر کرکے یہ دعویٰ کیا کہ میرے باپ کا اس پر فلاں حق ہے وہ اقرار کرے یا انکار بہرحال اس کو گواہوں سے نسب ثابت کرنا ہوگا اور اگر اپنے باپ کی میراث کا اُس پر دعویٰ کیا اور اُس نے اقرار کرلیا حکم دیا جائے گا کہ مدعی کو دیدے اور یہ فیصلہ اسی تک محدود ہے اس کے باپ سے تعلق نہیں اُس کا باپ فرض کرو زندہ تھا اور آگیا تو جس نے اُس کا مال دیا ہے اُس سے وصول کرے گا اور وہ بیٹے سے لے گا اور اگر وہ شخص جس کو لایا ہے منکر ہے تو اس سے کہا جائے گا تو گواہوں سے اپنے باپ کا مرنا ثابت کرا اور یہ کہ تو اُس کا وارث ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۹ ایک بچہ کے متعلق ایک مسلم اور ایک کافر دونوں دعویٰ کرتے ہیں مسلمان کہتا ہے یہ میرا غلام ہے اور کافر کہتا ہے میرا بیٹا ہے وہ بچہ آزاد اور اُس کافر کا بیٹا قرار دیا جائے گا اور اگر مسلمان نے پہلے دعویٰ کردیا ہے تو مسلمان کا غلام قرار دیا جائے گا اور اگر مسلمان و کافر دونوں نے اُس کے بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا تو مسلم کا بیٹا قرار دیا جائے گا۔[3] (درر، غرر)

مسئلہ ۱۰ شوہر والی عورت ایک بچہ کی نسبت کہتی ہے یہ میرا بچہ ہے اُس کا یہ دعویٰ درست نہیں جب تک ولادت کی شہادت کوئی عورت نہ دے اور دائی کی تنہا شہادت اس بارہ میں کافی ہے کیونکہ یہاں فقط اتنی ہی بات کی ضرورت ہے کہ یہ بچہ اس عورت سے پیدا ہے رہا نسب اُس کے لیے شہادت کی ضرورت نہیں شوہر والی ہونا کافی ہے اور اگر عورت مُعتدّہ[4] ہو تو شہادت کامل کی ضرورت ہے یعنی دو مرد یا ایک مرد، دو عورت، مگر جب کہ حمل ظاہر ہو یا شوہر نے حمل کا اقرار کیا ہو تو وہی ولادت کی شہادت ایک عورت کی کافی ہوگی۔ اور اگر نہ شوہر والی ہو نہ مُعتدّہ ہو تو فقط اُس عورت کا کہنا کہ میرا بچہ ہے کافی ہے کیونکہ یہاں کسی سے نسب کا تعلق نہیں۔[5] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۱ شوہر والی عورت نے کہا میرا بچہ ہے اور شوہر اُس کی تصدیق کرتا ہے تو کسی شہادت کی ضرورت نہیں نہ مرد کی نہ عورت کی۔[6] (ہدایہ)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی الرجلین، ج۸، ص۳۹۸.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"دررالحکام" و"غررا لأحکام"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی النسب، الجزء الثانی، ص۳۵۳.

4 ......عدت والی۔

5 ......"الهداية"، کتاب الدعویٰ، باب دعوی النسب، ج۲، ص۱۷۶.

6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ بچہ کے متعلق میاں بی بی کا جھگڑا ہے شوہر کہتا ہے یہ میرا بچہ ہے اور دوسری عورت سے ہے اس سے نہیں اور عورت کہتی ہے یہ میرا بچہ ہے اس خاوند سے نہیں بلکہ دوسرے خاوند سے فیصلہ یہ ہے کہ وہ انھیں دونوں کا بچہ ہے۔ یہ اُس وقت ہے کہ بچہ چھوٹا ہے جو بتا نہ سکتا ہو کہ اُس کے باپ ماں کون ہیں اور اگر اتنا ہو کہ اپنے کو بتا سکے تو وہ جس کی تصدیق کرے اُسی کا بیٹا ہے۔[1] (درر، غرر)

مسئلہ ۱۳ لڑکا شوہر کے قبضہ میں ہے اور وہ یہ کہتا ہے یہ میرا لڑکا دوسری بی بی سے ہے عورت کہتی ہے یہ میرا لڑکا تجھی سے ہے یہاں شوہر کا قول معتبر ہے اور اگر لڑکا عورت کے قبضہ میں ہے عورت کہتی ہے یہ میرا لڑکا پہلے شوہر سے ہے اور شوہر کہتا ہے یہ میرا لڑکا تجھ سے ہے اس میں بھی شوہر کا قول معتبر ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ شوہر کے قبضہ میں بچہ ہے اُس نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ میرا بچہ دوسری زوجہ[3] سے ہے دوسری عورت سے یہ نسب ثابت ہو گیا اس کے بعد عورت دعویٰ کرتی ہے کہ میرا بچہ ہے اس سے نسب نہیں ثابت ہوگا اور اگر عورت نے پہلے دعویٰ کیا کہ یہ میرا بچہ دوسرے شوہر سے ہے اور بچہ عورت کے قبضہ میں ہے اس کے بعد شوہر نے دعویٰ کیا کہ یہ میرا بچہ دوسری عورت سے ہے اگر ان کا باہم نکاح معروف و مشہور ہو دونوں کا قول نامعتبر بلکہ یہ بچہ انھیں دونوں کا قرار پائیگا اور اگر نکاح معروف و مشہور نہ ہو تو عورت کا قول معتبر ہے۔[4] (عالمگیری)

متفرقات

مسئلہ ۱ مدعیٰ علیہ کو جب معلوم ہو کہ مدعی کا دعویٰ حق و درست ہے تو اُسے انکار کرنا جائز نہیں مگر بعض جگہ، وہ یہ ہے کہ مشتری نے مبیع میں عیب کا دعویٰ کیا اگر مدعیٰ علیہ یعنی بائع اقرار کر لیتا ہے تو چیز واپس کر دی جائیگی مگر بائع اپنے بائع پر واپس نہیں کر سکتا یوہیں وصی کو معلوم ہے کہ دَین ہے اور خود ہی اقرار کر لے مدعی کو گواہوں سے ثابت کرنے کا موقع نہ دے تو یہ دَین خود اسکی ذات پر واجب ہو جائے گا رجوع نہ کر سکے گا۔[5] (درمختار)

---

1 ......"دررالحکام" و"غررالأحکام"، کتاب الدعوی، باب دعوی النسب، الجزء الثانی، ص۳۵۳.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الدعوی، الباب الرابع عشر فی دعوی النسب، الفصل السادس، ج٤، ص١٢٦.

3 ......بیوی۔

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الدعوی، الباب الرابع عشر فی دعوی النسب، الفصل السادس، ج٤، ص١٢٦.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الدعوی، باب دعوی النسب، ج٨، ص٤٠١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲ حق مجہول پر حلف نہیں دیا جاتا مگر ان چند مواقع میں ①وصی یتیم ②متولیِ وقف قاضی کے نزدیک متہم ہوں۔③رہن مجہول مثلاً ایک کپڑا رہن رکھا۔④دعوائے سرقہ۔[1] ⑤دعوائے غصب۔⑥امین کی خیانت۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳ ایک شے کے متعلق خریداری کی خواہش کرنا یعنی یہ کہ میرے ہاتھ بیع کردو یا ہبہ کی خواستگاری[3] کرنا یا یہ درخواست کرنا کہ اسے میرے پاس امانت رکھدو یا میرے کرایہ میں دیدو یہ سب دعوائے مِلک کی مانع ہیں یعنی اب اُس چیز کے متعلق ملک کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔[4] (درر،غرر)

مسئلہ ۴ لونڈی کے متعلق یہ درخواست کی کہ مجھ سے اس کا نکاح کردیا جائے اب اس کے متعلق مِلک کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔حرہ عورت[5] سے نکاح کی خواستگاری کرنا دعوای نکاح کو منع کرتا ہے یعنی اب یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ میری زوجہ ہے۔[6] (درر،غرر)

اقرار کا بیان

اقرار کرنے والے نے جس شے کا اقرار کیا وہ اُس پر لازم ہوجاتی ہے قرآن وحدیث واجماع سب سے ثابت ہے کہ اقرار اس امر کی دلیل ہے کہ مقِر[7] کے ذمہ وہ حق ثابت ہے جس کا اُس نے اقرار کیا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ وَلْيُمْلِلِ الَّذِىْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ﴾[8]

''جسکے ذمہ حق ہے وہ املا کرے (تحریر لکھوائے) اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ کم نہ کرے۔''

---

1 ......چوری کا دعویٰ۔

2 ......''الدرالمختار''،کتاب الدعویٰ،باب دعوی النسب،ج۸،ص۴۰۲.

3 ......درخواست۔

4 ......''دررالحکام''و''غررا لأحکام''،کتاب الدعویٰ،باب دعوی النسب،فصل،الجزء الثانی،ص۳۵۴.

5 ......آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو۔

6 ......''دررالحکام''و''غررالأحکام''،کتاب الدعویٰ،باب دعوی النسب،فصل،الجزء الثانی،ص۳۵۴.

7 ......اقرار کرنے والا۔

8 ......پ۳،البقرۃ:۲۸۲.

www.dawateislami.net

اس آیت میں جس پر حق ہے اوس کو اِملا کرنے کا حکم دیا ہے اور اِملا اوس حق کا اقرار ہے لہٰذا اگر اقرار حجت نہ ہوتا تو اس کے املا کرنے کا کوئی فائدہ نہ تھا نیز اس کو اس سے منع کیا گیا کہ حق کے بیان کرنے میں کمی کرے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جتنے کا اقرار کریگا وہ اُس کے ذمہ لازم ہوگا۔ اور ارشاد فرماتا ہے:

﴿ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ ﴾ (1)

انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر ایمان لانے اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کی مدد کرنے کا جو عہد لیا گیا اُس کے متعلق ارشاد ہوا کہ کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا اس سے معلوم ہوا کہ اقرار حجت ہے ورنہ اقرار کا مطالبہ نہ ہوتا۔ اور فرماتا ہے:

﴿ كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ﴾ (2)

''عدل کے ساتھ قائم ہونے والے ہو جاؤ اللہ کے لیے گواہ بن جاؤ اگر چہ وہ گواہی خود تمہارے ہی خلاف ہو۔''

تمام مفسرین فرماتے ہیں اپنے خلاف شہادت دینے کے معنی اپنے ذمہ حق کا اقرار کرنا ہے۔ حدیثیں اس بارے میں متعدد ہیں۔ حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اقرار کی وجہ سے رجم کرنے کا حکم فرمایا۔ (3) غامدیہ صحابیہ پر بھی رجم کا حکم اُنکے اقرار کی بنا پر فرمایا۔ (4) حضرت اُنیس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا تم اس شخص کی عورت کے پاس صبح جاؤ اگر وہ اقرار کرے رجم کردو۔ (5) ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اقرار سے جب حدود تک ثابت ہو جاتے ہیں تو دوسرے قسم کے حقوق بدرجۂ اولیٰ ثابت ہونگے۔

فائدہ: بظاہر اقرار مُقِر کے لیے مُضِر ہے (6) کہ اس کی وجہ سے اُس پر ایک حق ثابت و لازم ہو جاتا ہے جو اب تک ثابت نہ تھا مگر حقیقت میں مُقِر کے لیے اس میں بہت فوائد ہیں ایک فائدہ یہ ہے کہ اپنے ذمہ سے دوسرے کا حق ساقط کرنا ہے یعنی صاحب حق کے حق سے بری ہو جاتا ہے اور لوگوں کی زبان بندی ہو جاتی ہے کہ اس معاملہ میں اب اس کی مذمت نہیں کر سکتے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جس کی چیز تھی اُس کو دے کر اپنے بھائی کو نفع پہنچایا اور یہ اللہ تعالٰی کی خوشنودی حاصل کرنے کا بہت

---

1 ......پ ٣، اٰل عمرٰن: ٨١.

2 ......پ ٥، النسآء: ١٣٥.

3 ......"صحیح مسلم"، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسه بالزنیٰ، الحدیث: ١٧ـ(١٦٩٢)، ص ٩٣٠.

4 ......المرجع السابق، الحدیث: ٢٢، ٢٣ـ(١٦٩٥)، ص ٩٣٢.

5 ......المرجع السابق، الحدیث: ٢٥ـ(١٦٩٧، ١٦٩٨)، ص ٩٣٤.

6 ......اقرار کرنے والے کے لیے نقصان دہ ہے۔

www.dawateislami.net

بڑا ذریعہ ہے۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ سب کی نظروں میں یہ شخص راست گو ثابت ہوتا ہے اور ایسے شخص کی بندگانِ خدا تعریف کرتے ہیں اور یہ اس کی نجات کا ذریعہ ہے۔

مسئلہ ۱ کسی دوسرے کے حق کا اپنے ذمہ ہونے کی خبر دینا اقرار ہے۔ اقرار اگرچہ خبر ہے مگر اس میں انشا کے معنی بھی پائے جاتے ہیں یعنی جس چیز کی خبر دیتا ہے وہ اس کے ذمہ ثابت ہوجاتی ہے۔ اگر اپنے حق کی خبر دیگا کہ فلاں کے ذمہ میرا یہ حق ہے یہ دعویٰ ہے اور دوسرے کے حق کی دوسرے کے ذمہ ہونے کی خبر دیگا تو یہ شہادت ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۲ ایک چیز جو زید کی ملک میں ہے عمرو کہتا ہے کہ یہ بکر کی ہے عمرو کا یہ اقرار ہے جب کبھی عمر بھر میں عمرو اُسکا مالک ہوجائے بکر کو دینا واجب ہوگا۔ یوہیں ایک غلام کی نسبت یہ کہتا ہے کہ یہ آزاد ہے اقرار صحیح ہے جب کبھی اس غلام کو خریدے گا آزاد ہوجائے گا اور ثمن بائع سے واپس نہیں لے سکتا کیونکہ اس کے اقرار سے بائع کو کیا تعلق۔ کسی مکان کی نسبت کہتا ہے یہ وقف ہے جب کبھی اس کا مالک ہوجائے خواہ خریدے یا اس کو وراثت میں ملے یہ مکان وقف قرار پائے گا اِن مسائل سے معلوم ہوا کہ اقرار خبر ہے انشا ہوتا تو نہ غلام آزاد ہوتا نہ مکان وقف ہوتا نہ اُس چیز کا دینا لازم ہوتا کیونکہ ملک غیر میں انشا صحیح نہیں۔ کسی شخص پر اکراہ کرکے طلاق یا عتاق کا اقرار کرایا گیا، یہ اقرار صحیح نہیں۔ اپنے نصف مکان مشاع کا کسی کے لیے اقرار کیا صحیح ہے عورت نے زوجیت کا بغیر گواہوں کی موجودگی کے اقرار کیا یہ اقرار صحیح ہے۔ یہ سب مسائل بھی اسی کی دلیل ہیں کہ خبر ہے انشا نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۳ ایک شخص نے کسی بات کا اقرار کیا تو محض اس اقرار کی بنا پر اُس پر دعویٰ نہیں ہوسکتا یعنی مُقِرلہ[3] یہ نہیں کہہ سکتا کہ چونکہ اُس نے اقرار کیا ہے لہٰذا مجھے وہ حق دلایا جائے کہ یہ ایک خبر ہے اور اس میں کذب[4] کا بھی احتمال ہے ہاں اگر وہ خود اپنی رضامندی سے دیدے تو یہ ایک جدید ہبہ ہوگا اور اگر یہ دعویٰ کرے کہ یہ چیز میری ہے اور اُس نے خود بھی اقرار کیا ہے یا میرا اُس کے ذمہ اتنا ہے اور اُس نے اس کا اقرار بھی کیا تو یہ دعویٰ مسموع[5] ہوگا پھر اگر مدعیٰ علیہ[6] اقرار سے انکار کرے تو اُس کو اُس پر حلف نہیں دیا جائے گا کہ اُس نے اقرار کیا ہے بلکہ اس پر کہ یہ چیز مدعی کی نہیں ہے یا میرے ذمہ اوس کا یہ مطالبہ نہیں ہے ان باتوں سے معلوم ہوا کہ اقرار خبر ہے۔[7] (درمختار)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج ۸ ص ٤٠٤.

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج ۸ ص ٤٠٥.

3 ......جس کے لئے اقرار کیا گیا۔

4 ......جھوٹ۔

5 ......قابل قبول۔

6 ......جس پر دعویٰ کیا گیا۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج ۸ ص ٤٠٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴ اس کے اِنشا ہونے کے یہ احکام ہیں کہ مُقَر لہ نے اقرار کو رد کر دیا تو رد ہو جائے گا اس کے بعد اگر پھر قبول کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا اور قبول کرنے کے بعد اگر رد کرے گا تو رد نہیں ہوگا۔ مُقِر کے اقرار کو رد کر دیا اس کے بعد مُقِر نے دوبارہ اقرار کیا اگر قبول کرے گا تو کرسکتا ہے کیونکہ یہ دوسرا اقرار ہے۔ اقرار کی وجہ سے جو ملک ثابت ہوگی وہ اُن چیزوں میں نہیں ثابت ہوگی جو زوائد ہیں اور ہلاک ہو چکی ہیں مثلاً بکری کا اقرار کیا تو اس کا جو بچہ مر چکا یا خود مُقِر نے ہلاک کر دیا ہے مُقَر لہ اُس کا معاوضہ نہیں لے سکتا ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انشا ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۵ مُقَر لہ کی ملک نفس اقرار سے ثابت ہو جاتی ہے مُقَر لہ کی تصدیق اس کے لیے درکار نہیں البتہ حقِ رد میں یہ تملیکِ جدید ہے رد کرنے سے رد ہو جائے گا اور مُقَر لہ نے تصدیق کر لی تو اب رد نہیں ہوسکتا اگر رد کرے بھی تو رد نہ ہوگا۔ اور قبل تصدیقِ مُقَر لہ اُس وقت رد کرسکتا ہے جب خاص اسی مُقَر لہ کا حق ہو اور اگر دوسرے کا حق ہو تو اُسے رد نہیں کرسکتا مثلاً ایک شخص نے اقرار کیا کہ یہ چیز میں نے فلاں کے ہاتھ اتنے میں بیع کر دی ہے[2] مقر لہ نے رد کر دیا کہہ دیا کہ میں نے تم سے کوئی چیز نہیں خریدی ہے اس کے بعد وہ کہتا ہے میں نے تم سے خریدی ہے اب مُقِر کہتا ہے میں نے تمھارے ہاتھ نہیں بیچی ہے بائع پر وہ بیع لازم ہوگئی کہ بائع و مشتری میں سے ایک کا انکار بیع کے لیے مُضر نہیں دونوں اِنکار کرتے تو بیع فسخ ہو جاتی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ جو کچھ اقرار کیا ہے مُقِر پر لازم ہے اُس میں شرط خیار نہیں ہوسکتی مثلاً دَین یا عین کا اقرار کیا اور یہ کہہ دیا کہ مجھے تین دن کا خیار حاصل ہے یہ شرط باطل ہے اگرچہ مُقَر لہ اسکی تصدیق کرتا ہو اور مال لازم ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ اقرار کے لیے شرط یہ ہے کہ اقرار کرنے والا عاقل بالغ ہو اور اِکراہ و جبر کے ساتھ اُس نے اقرار نہ کیا ہو۔ آزاد ہونا اس کے لیے شرط نہیں مگر غلام نے مال کا اقرار کیا فی الحال نافذ نہیں بلکہ آزاد ہونے کے بعد نافذ ہوگا۔ غلام کے وہ اقرار جن میں کوئی تہمت نہ ہو فی الحال نافذ ہیں جیسے حدود و قصاص کے اقرار اور جس اقرار میں تہمت ہو سکے مثلاً مال کا اقرار یہ آزاد ہونے کے بعد نافذ ہوگا ماذون کا وہ اقرار جو تجارت سے متعلق ہے مثلاً فلاں دوکاندار کا میرے ذمہ اتنا باقی ہے یہ فی الحال نافذ ہے اور جو تجارت سے تعلق نہ رکھتا ہو وہ بعد عتق[5] نافذ ہوگا جیسے جنایت کا اقرار۔ نابالغ جس کو تجارت کی اجازت ہے غلام کے

---

1 ......"الدرالمختار"، كتاب الاقرار، ج ٨ ص ٤٠٦.

2 ......بیچ دی ہے۔

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الاقرار، الباب الاول في بيان معناه شرعا...إلخ، ج٤،ص ١٥٧.

4 ......المرجع السابق،ص١٥٦.

5 ......آزادی کے بعد۔

www.dawateislami.net

حکم میں ہے یعنی تجارت کے متعلق جو اقرار کریگا نافذ ہوگا اور جو تجارت کے قبیل سے نہیں۔[1] وہ نافذ نہیں مثلاً یہ اقرار کہ فلاں کی میں نے کفالت کی ہے۔[2] نشہ والے نے اقرار کیا اگر نشہ کا استعمال ناجائز طور پر کیا ہے اس کا اقرار صحیح ہے۔[3] (بحرالرائق)

مسئلہ ۸ مُقر بہ یعنی جس چیز کا اقرار کیا ہے وہ معلوم ہو یا مجہول دونوں صورتوں میں اقرار صحیح ہے مگر اقرار مجہول کا بیان اگر ایسی چیز سے کیا جس میں جہالت مضر ہے تو یہ اقرار صحیح نہیں مثلاً یہ اقرار کیا تھا کہ فلاں شخص کا میرے ذمہ کچھ ہے اور اس کا سبب بیع یا اجارہ بتایا مثلاً میں نے کوئی چیز اُس سے خریدی تھی یا اُس کے ہاتھ بیچی تھی یا اُس کو کرایہ پر دی تھی یا کرایہ پر لی تھی کہ ان سب میں جہالت مضر ہے لہٰذا یہ اقرار صحیح نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۹ اقرار کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ مقربہ کی تسلیم واجب ہو[5] اگر عین کا اقرار ہے تو بعینہ اسی چیز کی تسلیم واجب ہے اور دَین[6] کا اقرار ہے تو مثل کی تسلیم واجب ہے اور اگر اُسکی تسلیم واجب نہ ہو تو اقرار صحیح نہیں مثلاً کہتا ہے میں نے اُس کے ہاتھ ایک چیز بیع کی ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ مُقِر[8] کی جہالت اقرار کو باطل کر دیتی ہے مثلاً یہ کہتا ہے کہ تمہارا ہزار روپیہ ہم میں کسی پر باقی ہے ہاں اگر اپنے ساتھ اپنے غلام کو ملا کر اس طرح اقرار کرے تو صحیح ہے۔ مُقِر لہ کی جہالت اگر فاحش ہے تو اقرار صحیح نہیں ورنہ صحیح ہے جہالت فاحشہ کی مثال یہ ہے کہ میرے ذمہ کسی کے ہزار روپے ہیں۔ تھوڑی سی جہالت ہو اسکی مثال یہ ہے ان دونوں میں ایک کا میرے ذمہ اتنا روپیہ ہے مگر مُقِر کو بتانے پر مجبور نہیں کیا جائے گا ہاں اگر اُن دونوں نے اُس پر دعویٰ کیا تو دونوں کے مقابل میں اُس پر حلف دیا جائے گا۔[9] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۱ مجہول شے کا اقرار کیا مثلاً فلاں کی میرے ذمہ ایک چیز ہے یا اُسکا ایک حق ہے تو بیان کرنے پر مجبور کیا جائیگا اور اُس کو ایسی چیز بیان کرنی ہوگی جس کی کوئی قیمت ہو دریافت کرنے پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ گیہوں کا ایک دانہ مٹی کا ایک ڈھیلا۔

---

1 ...... یعنی تجارت کی قسم سے نہیں۔ 2 ...... ضمانت دی ہے۔

3 ...... "البحرالرائق"، کتاب الاقرار، ج۷، ص ٤٢٣ـ٤٢٤ .

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج۸، ص ٤٠٨ .

5 ...... یعنی جس چیز کا اقرار کیا ہے اس کو سپرد کرنا لازم ہو۔ 6 ...... قرض۔

7 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الاقرار، الباب الاوّل فی بيان معناه شرعاً...إلخ، ج٤، ص ١٥٦ .

8 ...... بحرالرائق میں اس مقام پر "المقر عليه" مذکور ہے۔... عِلْمِيه

9 ...... "البحرالرائق"، کتاب الاقرار، ج۷، ص ٤٢٤ .

www.dawateislami.net

یہ کہہ سکتا ہے کہ ایک پیسہ اُس کا ہے کیونکہ اسکے لیے قیمت ہے۔حق کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اُس کا کیا حق تیرے ذمہ ہے اوس نے کہا میری مراد اسلامی حق ہے یہ مقبول نہیں کہ عرف کے خلاف ہے۔[1] (بحر) اگر اُس نے یہ کہا فلاں کا میرے ذمہ حق ہے اسلامی حق بغیر فاصلہ تو یہ بیان مقبول ہے۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲ مُقِر نے شے مجہول[3] کا اقرار کیا اور اُس سے بیان کرایا گیا مُقَر لہ یہ کہتا ہے کہ میرا مطالبہ اُس سے زیادہ ہے جو اس نے بیان کیا ہے تو قسم کے ساتھ مُقِر کا قول معتبر ہے۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۳ یہ کہا کہ میں نے فلاں کی چیز غصب کی ہے اس کا بیان ایسی چیز سے کرنا ہوگا جس میں تمانُع جاری ہو یعنی دوسرے کی طرف سے رکاوٹ پیدا کی جائے ایسی چیز نہیں بیان کرسکتا جس میں تمانع نہ ہوتا ہو۔اگر بیان میں یہ کہا کہ میں نے اُس کے بیٹے یا بی بی کو چھین لیا ہے تو مقبول نہیں کہ یہ مال نہیں اور اگر مکان یا زمین کو بتا تا ہے تو مان لیا جائیگا اگر چہ اس میں امام اعظم کے نزدیک غصب نہیں ہوتا مگر عرف میں اسکو بھی غصب کہتے ہیں۔[5] (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۴ یہ اقرار کیا کہ میرے ذمہ فلاں کی ایک چیز ہے اور بیان میں ایسی چیز ذکر کی جو مال متقوم نہیں ہے اور مقرلہ نے اُسکی بات مان لی تو مُقَر لہ کو وہی چیز ملے گی یو ہیں غصب میں ایسی چیز بیان کی کہ وہ بیان صحیح نہیں ہے مگر مُقَر لہ نے مان لیا تو اس کو وہی چیز ملے گی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ یہ کہا کہ میرے پاس فلاں کی ودِیعت (امانت) ہے تو اس کا بیان ایسی چیز سے کرنا ہوگا جو امانت رکھی جاتی ہو اور اگر مُقَر لہ دوسری چیز کو امانت رکھنا بتا تا ہے تو مُقِر کی بات قسم کے ساتھ معتبر ہے۔امانت کا اقرار کیا اور ایک کپڑا لایا کہ یہ میرے پاس امانۃً رکھا تھا اور اس میں میرے پاس یہ عیب پیدا ہو گیا تو اُس پر ضمان واجب نہیں۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "البحرالرائق"، کتاب الاقرار، ج۷، ص ٤٢٤ .

2 ...... "ردالمحتار" ، کتاب الاقرار، ج۸، ص ٤٠٨ .

3 ...... نامعلوم چیز۔

4 ...... "الھدایة"، کتاب الاقرار، ج۳، ص ۱۷۸ .

5 ...... المرجع السابق، وغیرھا.

6 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الاقرار، الباب الخامس فی الاقرار للمجھول...إلخ، ج٤، ص۱۷۲ .

7 ...... المرجع السابق، ص۱۷۳ .

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۶ اگر مال کا اقرار ہے مثلاً کہا فلاں کا میرے ذمہ مال ہے تو اگرچہ کم وبیش سب کو مال کہتے ہیں مگر عرف میں قلیل کو مال نہیں کہتے کم سے کم اس کا بیان ایک درہم سے کیا جائے۔ اور لفظ مالِ عظیم سے نصاب زکاۃ کو بیان کرنا ہوگا اس سے کم بیان کریگا تو معتبر نہیں۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۷ مُقِرلہ[2] کو معلوم ہے کہ مُقِر اپنے اقرار میں جھوٹا ہے تو مُقِر لہ کو وہ مال لینا دیانۃً جائز نہیں ہاں اگر مُقِر خوشی کے ساتھ دیتا ہے تو لینا جائز ہے کہ یہ جدید ہبہ ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ یہ کہا میرے پاس یا میرے ساتھ یا میرے گھر میں یا میرے صندوق میں اُسکی فلاں چیز ہے یہ امانت کا اقرار ہے۔ اور اگر یہ کہا میرا کُل مال اُسکے لیے ہے یا جو کچھ میری ملک ہے اُسکی ہے یہ اقرار نہیں بلکہ ہبہ ہے لہٰذا اس میں ہبہ کے شرائط کا اعتبار ہوگا کہ قبضہ ہوگیا تو تمام ہے ورنہ نہیں۔ فلاں زمین جس کے حدود یہ ہیں میرے فلاں بچہ کی ہے یہ ہبہ ہے اور اس میں قبضہ کی بھی ضرورت نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۹ یہ کہا کہ فلاں کے مجھ پر سو روپے ہیں یا میری جانب سو روپے ہیں یہ دین کا اقرار ہے مُقِر یہ کہے کہ وہ روپے امانت ہیں اُس کی بات نہیں مانی جائے گی مگر جب کہ اقرار کے ساتھ متصلاً امانت ہونا بیان کیا تو اُسکی بات معتبر ہے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۲۰ یہ کہا مجھے فلاں کو دس روپے دینے ہیں اس کہنے سے اس پر دینا لازم نہیں جب تک اس کے ساتھ یہ لفظ نہ کہے کہ وہ میرے ذمہ ہیں یا مجھ پر ہیں یا میری گردن پر ہیں یا وہ دین ہیں یا حق لازم ہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱ یہ کہا کہ میرے مال میں یا میرے روپے میں اُس کے ہزار روپے ہیں یہ اقرار ہے پھر اگر یہ ہزار روپے ممتاز ہوں یعنی علیحدہ ہوں تو ودیعت کا اقرار ہے ورنہ شرکت کا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج۸، ص۴۰۹.

2 ......جس کے لیے اقرار کیا ہے۔

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الاقرار، الباب الاول فی بیان معناه...إلخ، ج٤، ص١٥٦.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج٤، ص ٤١١.

5 ......"الفتاوی الخانیة" ، کتاب الاقرار، فصل فیمایکون اقراراً، ج٢، ص٢٠٣.

6 ...... "الفتاوی الهندیة"، کتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً...إلخ، ج٤، ص ١٥٧.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۲ عورت نے شوہر سے کہا جو کچھ میرا چاہیے تھا میں نے تم سے پالیا یہ مہر وصول پانے کا اقرار نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ باپ نے یہ کہا میرا یہ مکان میرے چھوٹے بچّوں کا ہے یہ لفظ ہبہ کے لیے ہے اور موہوب لہ[2] کا بیان نہیں کیا لہٰذا باطل ہے اور اگر یہ کہا کہ یہ مکان میرے چھوٹے بچوں کا ہے تو اقرار ہے اُس کی اولاد میں تین چھوٹے بچوں کا قرار پائیگا بلکہ اُردو کے محاورہ کے لحاظ سے دو بچوں کا ہوگا یو ہیں اگر یہ کہا کہ میرے اس مکان کا ثلث[3] فلاں کے لیے ہے تو ہبہ ہے اور یہ کہا کہ اس مکان کا ثلث فلاں کا ہے تو اقرار ہے۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۲۴ ایک شخص نے کہا میرے اتنے روپے تمھارے ذمہ ہیں دو اُس نے کہا تھیلی سلا رکھو یہ اقرار نہیں کہ اس سے استہزا[5] مقصود ہوتا ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵ ایک شخص نے کہا تمھارے ذمہ میرے ایک ہزار روپے ہیں اُس نے کہا اُن کو گن کر لے لو یا مجھے اتنے دنوں کی مہلت دو یا میں نے تم کو ادا کردیے یا تم نے معاف کردیے یا تم نے مجھ پر صدقہ کردیے یا تم نے مجھے ہبہ کردیے یا میں نے تمھیں زید پر اُن کا حوالہ کردیا تھا یا کہا ابھی میعاد پوری نہیں ہوئی یا کل دونگا یا ابھی میسر نہیں یا کہا تم کس قدر تقاضے کرتے ہو[7] یا واللہ میں تمھیں ادا نہیں کرونگا یا تم مجھ سے آج نہیں لے سکتے یا کہا ٹھہر جاؤ میرا روپیہ آجائے یا میرا نوکر آجائے یا مجھ سے کون لے سکتا ہے یا کسی کو کل بھیج دینا وہ قبضہ کرلے گا ان سب صورتوں میں ایک ہزار کا اقرار ہوگیا بشرطیکہ قرائن سے یہ نہ معلوم ہوتا ہو کہ یہ بات ہنسی مذاق کی ہے اگر مذاق سے یہ کہا اور گواہ بھی اسکی شہادت دیتے ہوں تو کچھ نہیں اور اگر فقط یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مذاق میں میں نے کہا تو اسکی تصدیق نہیں کی جائیگی۔[8] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۶ ایک نے دوسرے سے کہا میرے سو روپے جو تمہارے ذمہ ہیں دےدو کیونکہ جن لوگوں کے میرے ذمہ ہیں وہ پیچھا نہیں چھوڑتے دوسرے نے کہا اُن کو مجھ پر حوالہ کردو یا کہا اُنھیں میرے پاس لاؤ میں ضامن ہوجاؤں گا یا کہا

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً...إلخ، ج٤، ص١٥٧.

2 ......جسے ہبہ کیا گیا۔

3 ......تیسرا حصہ۔

4 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الاقرار، فصل فیما یکون اقراراً، ج٢، ص٢٠١، ٢٠٢.

5 ......ہنسی، مذاق۔

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً...إلخ، ج٤، ص١٥٩.

7 ......مطالبے کرتے ہو۔

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج٤، ص٤١٣.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً...إلخ، ج٤، ص١٥٩.

www.dawateislami.net

کہ قسم کھاؤ کہ یہ مال تمھیں نہیں پہنچا ہے یہ سب صورتیں اقرار کی ہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: ایک نے دوسرے پر ہزار روپے کا دعویٰ کیا مدعیٰ علیہ نے کہا اُن میں سے کچھ لے چکے ہو یا پوچھا اُن کی میعاد کب ہے یہ ہزار کا اقرار ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۸: بعض ورثہ پر دعویٰ کیا کہ میت کے ذمہ میرا اتنا قرض ہے اُس نے کہا میرے ہاتھ میں ترکہ میں سے کوئی چیز نہیں ہے یہ دین کا اقرار نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۹: ایک شخص نے کہا تم نے مجھ سے اتنے روپے ناحق لے لیے اس نے کہا ناحق میں نے نہیں لیے ہیں یہ روپیہ لینے کا اقرار نہیں اور اگر جواب میں یہ کہا کہ میں نے وہ تمھارے بھائی کو دے دیے تو روپیہ لینے کا اقرار ہو گیا اور اس کے بھائی کو دے دیے ہیں اس کا ثابت کرنا اس کے ذمہ ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: دس روپے کا دعویٰ کیا مدعیٰ علیہ نے کہا ان میں سے پانچ دینے ہیں یا ان میں سے پانچ باقی ہیں تو دس روپے لینے کا اقرار ہو گیا اور اگر یہ کہا کہ پانچ باقی رہ گئے ہیں تو دس کا اقرار نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: فلاں کو خبر کر دو یا اُسے بتا دو یا اُس سے کہہ دو یا اُسے بشارت[6] دے دو یا تم گواہ ہو جاؤ کہ میرے ذمہ اُسکے اتنے روپے ہیں ان سب صورتوں میں اقرار ہو گیا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: فلاں شخص کا میرے ذمہ کچھ نہیں ہے اُس سے یہ نہ کہنا کہ اُس کے میرے ذمہ اتنے روپے ہیں یا اُس کو اسکی خبر نہ دینا کہ اُس کے میرے ذمہ اتنے ہیں یہ اقرار نہیں اور اگر پہلا جملہ نہیں کہا صرف اتنا ہی کہا کہ فلاں شخص کو خبر نہ دینا یا اس سے یہ نہ کہنا کہ اُس کے میرے ذمہ اتنے ہیں یہ اقرار ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: یہ کہا کہ میری عورت سے یہ بات مخفی رکھنا کہ میں نے اُسے طلاق دی ہے یہ طلاق کا اقرار ہے اور اگر یہ کہا کہ اُسے خبر نہ دینا کہ میں نے اسکو طلاق دیدی ہے یہ اقرار طلاق نہیں۔[9] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً...إلخ، ج٤، ص ١٥٩.

2 ......المرجع السابق، ص ١٦٠.

3 ......المرجع السابق، ص ١٦٠.

4 ......المرجع السابق.

5 ......المرجع السابق.

6 ......خوش خبری۔

7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً...إلخ، ج٤، ص ١٦٢.

8 ......المرجع السابق.

9 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۴ یہ کہا کہ جو کچھ میرے ہاتھ میں ہے یا جو چیز میری طرف منسوب ہے وہ فلاں کی ہے یہ اقرار ہے اور اگر یہ کہا کہ میرا کل مال یا جس چیز کا میں مالک ہوں وہ فلاں کے لیے ہے یہ ہبہ ہے اگر اُسے دے دے گا صحیح ہو جائے گا ورنہ نہیں اور دے دینے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ ایک شخص نے حالت صحت میں یہ اقرار کیا کہ جو کچھ میرے مکان میں فروش[2] و ظروف[3] وغیرہا ہیں یہ سب میری لڑکی کے ہیں اور اس شخص کے گاؤں میں بھی کچھ جانور وغیرہ ہیں اور یہاں بھی کچھ جانور رہتے ہیں جو دن میں جنگل کو چرنے کے لیے چلے جاتے ہیں رات میں آجاتے ہیں مگر اس شخص کی سکونت شہر میں ہے تو جو چیزیں یا جانور اس مکان سکونت میں ہیں وہ سب اقرار میں داخل ہیں اور ان کے علاوہ باقی چیزیں داخل نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ مرد نے بدرستی عقل و حواس[5] حالتِ صحت میں یہ اقرار کیا کہ میرے بدن پر جو کپڑے ہیں ان کے علاوہ جو کچھ میرے مکان میں ہے سب میری عورت کا ہے وہ شخص مرگیا اور بیٹا چھوڑا بیٹا دعویٰ کرتا ہے کہ یہ میرے باپ کا ترکہ ہے میرا حصہ مجھے ملنا چاہیے عورت کو جن چیزوں کی نسبت یہ علم ہے کہ شوہر نے بیع یا ہبہ کے ذریعہ سے اسے مالک کر دیا ہے یا مہر کے عوض میں جو کچھ ہو سکتا ہے ان کو لے سکتی ہے اور اُس اقرار کو حجت بنا سکتی ہے اور جن چیزوں کی عورت مالک نہیں ہے اُن کو اُس اقرار کی وجہ سے لینا دیانۃً جائز نہیں مگر قاضی اُن تمام چیزوں کے متعلق عورت کے لیے ہی فیصلہ کرے گا جو بوقت اقرار اُس مکان میں موجود تھیں جبکہ گواہوں سے اُن چیزوں کا مکان میں بوقت اقرار ہونا ثابت ہو۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ اس قسم کی بات جو دوسرے کے کلام کے بعد ہوتی ہے اگر جواب کے لیے متعین ہے تو جواب ہے اور ابتدائے کلام کے لیے متعین ہے یا جواب و ابتدا دونوں کا احتمال ہو تو اس سے اقرار نہیں ثابت ہوگا اور اگر جواب میں ہاں کہا تو یہ اقرار ہے مثلاً کسی نے کہا میرا یہ کپڑا دیدو یا میرے اس غلام کا کپڑا دیدو۔ میرے اس مکان کا دروازہ کھولدو۔ میرے اس گھوڑے پر کاٹھی[7] کس دو یا اُس کی لگام دیدو، ان باتوں کے جواب میں دوسرے نے کہا ہاں تو یہ ہاں کہنا

[1] ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً...إلخ،ج٤،ص ١٦٣ .

[2] ......بچھانے کی اشیاء قالین، دریاں وغیرہ۔

[3] ......برتن۔

[4] ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً...إلخ،ج٤،ص ١٦٣ .

[5] ......یعنی عقل و حواس کی سلامتی کے ساتھ۔

[6] ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً...إلخ،ج٤،ص ١٦٣ .

[7] ......چمڑے کا زین۔

www.dawateislami.net

اقرار ہے کہ کپڑا اور غلام اور مکان اور گھوڑا اُس کا ہے۔ ایک شخص نے کہا کیا تمھارے ذمہ میرا یہ نہیں اس نے کہا ہاں یہ اقرار ہوگیا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۳۸ جو بول سکتا ہے اُس کا سر سے اشارہ کرنا اقرار نہیں۔ مال، عتق[2]، طلاق، بیع[3]، نکاح، اجارہ، ہبہ کسی کا اقرار اشارہ سے نہیں ہوسکتا۔ اِفتا یعنی عالم سے کسی نے مسئلہ پوچھا اوس نے سر سے اشارہ کردیا نسب، اسلام، کفر، امان، کافر، مُحرِم[4] کا شکار کی طرف اشارہ کرنا روایت حدیث میں شیخ (استاذ) کا سر سے اشارہ کرنا معتبر ہے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۳۹ دَین مؤجل کا اقرار کیا یعنی یہ کہا فلاں کا میرے ذمہ اِتنا دَین ہے جس کی میعاد یہ ہے مقرلہ[6] نے کہا میعاد پوری ہوچکی فوراً دینا واجب ہوگا اور میعاد باقی ہونا دعویٰ ہے جس کے لیے ثبوت درکار ہے۔ اسی طرح اس کے پاس کوئی چیز ہے کہتا ہے یہ چیز فلاں کی ہے میں نے کرایہ پر لی ہے اُس کے لیے اقرار ہوگیا اور کرایہ پر اس کے پاس ہونا ایک دعویٰ ہے جس کے لیے ثبوت کی ضرورت ہے اگر مُقر میعاد اور اجارہ کو گواہوں سے ثابت کردے فبہا، ورنہ مقرلہ پر حلف[7] دیا جائے گا۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۴۰ اقرار کیا کہ میرے ذمہ فلاں شخص کے اس قِسم کے روپے ہیں مُقرلہ یہ کہتا ہے کہ اس قِسم کے نہیں بلکہ اُس قِسم کے ہیں اس صورت میں مُقِر کا قول معتبر ہے جیسے روپے کا اقرار کیا ہے ویسے ہی واجب ہیں اگر یہ کہا کہ میں نے فلاں کے لیے سو روپے کی ضمانت کی ہے جس کی میعاد ایک ماہ ہے مقرلہ نے میعاد سے انکار کیا کہتا ہے وہ فوراً دینا ہے اس صورت میں مُقِر کا قول معتبر ہے۔[9] (ہدایہ)

---

1 ...... "الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج۸، ص٤١٤.

2 ...... غلام آزاد کرنا۔　3 ...... یعنی خرید وفروخت۔

4 ...... وہ شخص جس نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہو۔

5 ...... "الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج۸، ص ٤١٥.

6 ...... جس کے لیے اقرار کیا۔　7 ...... قسم۔

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج۸، ص ٤١٥.

9 ...... "الهداية" کتاب الكفالة، ج ٢، ص ٩٥، ١٨٠.

www.dawateislami.net

ایک چیز کے اقرار میں دوسری چیز کہاں داخل ہے کہاں نہیں

مسئلہ ۴۱ ایک سوایک روپیہ کہا تو کل روپیہ ہی ہے اور ایک سوایک تھان یا ایک سودو تھان کہا تو ایک سو کے متعلق دریافت کیا جائے گا کہ اس سے کیا مراد ہے۔ ٹوکری میں آم کہا تو ٹوکری اور آم دونوں کا اقرار ہے اصطبل(1) میں گھوڑا کہا تو صرف گھوڑا ہی دینا ہوگا اصطبل کا اقرار نہیں انگوٹھی کا اقرار ہے تو حلقہ اور نگ دونوں چیزیں دینی ہوں گی۔ تلوار کا اقرار ہے تو پھل(2) اور قبضہ(3) اور میان(4) اور تسمہ(5) سب کا اقرار ہے۔ مسہری(6) کا اقرار ہے تو چاروں ڈنڈے اور چوکھٹا(7) اور پردہ بھی اس اقرار میں داخل ہیں۔ بیٹھن(8) میں تھان یا رومال میں تھان کہا تو بیٹھن اور رومال کا بھی اقرار ہے ان کو دینا ہوگا۔(9) (درمختار، ہدایہ)

مسئلہ ۴۲ اس دیوار سے اس دیوار تک فلاں کا ہے دونوں دیواروں کے درمیان جو کچھ ہے وہ مقرلہ کے لیے ہے اور دیواریں اقرار میں داخل نہیں۔(10) (درمختار)

مسئلہ ۴۳ دیوار کا اقرار کیا کہ یہ فلاں کی ہے پھر یہ کہتا ہے میری مراد یہ تھی کہ دیوار اُسکی ہے زمین اُسکی نہیں اسکی بات نہیں مانی جائیگی دیوار وزمین دونوں چیزیں مقرلہ کو دلائی جائیں گی۔ یوہیں اینٹ کے ستون بنے ہوئے ہیں اُنکا اقرار کیا تو اُن کے نیچے کی زمین بھی مقرلہ کی ہوگی اور لکڑی کا ستون ہے اس کا اقرار کیا تو صرف ستون مقرلہ کا ہے زمین نہیں پھر اگر ستون کے نکال لینے میں مُقِر کا ضرر نہ ہو تو مقرلہ ستون نکال لے جائے اور اگر ضرر ہے تو مُقِر ستون کی اُس کو قیمت دیدے۔(11) (عالمگیری)

---

1. ……گھوڑے باندھنے کی جگہ۔
2. ……تلوار کا دھار والا حصہ۔
3. ……تلوار کا دستہ۔
4. ……نیام یعنی تلوار کا غلاف۔
5. ……وہ چمڑا جس سے تلوار کو نیام کی پٹی سے باندھتے ہیں۔
6. ……ایک قسم کا پلنگ جس کی پٹیاں چوڑی اور نقش ونگار والی ہوتی ہیں۔
7. ……پلنگ کے لیے لکڑی وغیرہ کا بنا ہوا چوکور گھیرا، حلقہ۔
8. ……وہ کپڑا جس میں سوداگر قیمتی کپڑے باندھتے ہیں۔
9. ……"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج۸، ص ٤١٨.
و"الهداية" كتاب الاقرار، ج۲، ص ۱۸۰.
10. ……"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج۸، ص ٤٢١.
11. ……"الفتاوى الهندية"، كتاب الاقرار، الباب الثاني فى بيان مايكون اقراراً...إلخ، ج٤، ص ١٦٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴۴ یہ کہا کہ اس گھر کی عمارت یا اس کا عملہ فلاں شخص کا ہے تو صرف عمارت کا اقرار ہے زمین اقرار میں داخل نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۵ یہ اقرار کیا کہ میرے باغ میں یہ درخت فلاں کا ہے تو وہ درخت اور اُسکی موٹائی جتنی ہے اتنی زمین بھی مقرلہ کو دلائی جائیگی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۶ اس درخت میں جو پھل ہیں فلاں کے ہیں یہ صرف پھلوں کا اقرار ہے درخت کا اقرار نہیں۔ یوہیں یہ اقرار کیا کہ اس کھیت میں فلاں کی زراعت[3] ہے یہ صرف زراعت کا اقرار ہے زمین اقرار میں داخل نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۷ یہ اقرار کیا کہ یہ زمین فلاں کی ہے اور اُس میں زراعت موجود ہے تو زمین وزراعت دونوں مقرلہ کو دلائی جائینگی اور اگر مقر نے گواہوں سے قاضی کے فیصلہ سے قبل یا بعد یہ ثابت کردیا کہ زراعت میری ہے تو گواہ قبول ہونگے اور زراعت اسی کو ملے گی۔ اگر زمین کا اقرار کیا اور اس میں درخت ہیں تو درخت بھی مقرلہ کو دلائے جائیں گے اور مُقِر گواہوں سے یہ ثابت کرے کہ درخت میرے ہیں تو گواہ قبول نہیں مگر جبکہ اقرار ہی یوں کیا تھا کہ زمین اُسکی ہے اور درخت میرے ہیں تو گواہ مقبول ہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸ اس کے پاس صندوق ہے جس میں سامان ہے کہتا ہے صندوق فلاں شخص کا ہے اور اس میں جو کچھ سامان ہے وہ میرا ہے یا یہ کہا یہ مکان فلاں شخص کا ہے اور جو کچھ اس میں مال اسباب ہے میرا ہے تو صرف صندوق یا مکان کا اقرار ہوا سامان وغیرہ اقرار میں داخل نہیں۔[6] (خانیہ)

مسئلہ ۴۹ تھیلی میں روپے ہیں یہ کہا کہ یہ تھیلی فلاں کی ہے تو روپے بھی اقرار میں داخل ہیں مقر کہتا ہے کہ میری مراد صرف تھیلی تھی روپے کا میں نے اقرار نہیں کیا اُسکی بات معتبر نہیں ہے۔ یوہیں اگر یہ کہا کہ یہ ٹوکری فلاں کی ہے اور اس میں پھل ہیں تو پھل بھی اقرار میں داخل ہیں۔ یہ مٹکا فلاں کا ہے اور اُس میں سرکہ ہے تو سرکہ بھی اقرار میں داخل ہے اور اگر بوری میں غلہ ہے

---

1 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الاقرار، الباب الثانی فی بيان مايكون اقراراً...إلخ،ج٤،ص١٦٣.

2 ......المرجع السابق.

3 ......کھیتی، فصل۔

4 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الاقرار، الباب الثانی فی بيان مايكون اقراراً...إلخ،ج٤،ص١٦٤.

5 ......المرجع السابق.

6 ......"الفتاوی الخانية"،كتاب الاقرار،فصل فی الإستثناء والرجوع،ج٢،ص٢١٠.

www.dawateislami.net

اور یہ کہا کہ یہ بوری فلاں کی ہے پھر کہتا ہے صرف بوری اُس کی ہے غلہ میرا ہے تو اس کی بات مان لی جائیگی۔[1] (عالمگیری)

حمل کا اقرار یا حمل کے لیے اقرار

مسئلہ ۵۰ حمل کا اقرار یا حمل کے لیے اقرار دونوں صحیح ہیں حمل کا اقرار یعنی لونڈی کے پیٹ میں جو بچہ ہے یا جانور کے پیٹ میں جو بچہ ہے اُس کا اقرار دوسرے کے لیے کر دینا کہ وہ فلاں کا ہے صحیح ہے حمل سے مراد یہ ہے جس کا وجود وقت اقرار میں مظنون ہو ورنہ اقرار صحیح نہیں۔ مظنون ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ عورت منکوحہ ہو تو چھ ماہ سے کم میں اور معتدہ ہو تو دو سال سے کم میں بچہ پیدا ہوا اور اگر جانور کا حمل ہو تو اس کی مدت کم سے کم جو کچھ ہوسکتی ہے اوس کے اندر بچہ پیدا ہوا اور یہ بات ماہرین سے معلوم ہوسکتی ہے کہ جانوروں میں بچہ ہونے کی کیا کیا مدت ہے۔ بعض علمانے فرمایا کہ بکری میں اقل مدت حمل چار ماہ ہے اور دوسرے جانوروں میں چھ ماہ۔[2] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۵۱ حمل کے لیے اقرار کیا کہ یہ چیز اُس بچہ کی ہے جو فلاں عورت کے پیٹ میں ہے اس میں شرط یہ ہے کہ وجوب کا سبب ایسا بیان کرے جو حمل کے لیے ہوسکتا ہو اور اگر ایسا سبب بیان کیا جو ممکن نہ ہو تو اقرار صحیح نہیں پہلے کی مثال ارث[3] و وصیت ہے یعنی یہ کہا کہ اُس عورت کے حمل کے میرے ذمہ سو روپے ہیں پوچھا گیا کہ کیوں کر جواب دیا کہ اُس کا باپ مر گیا میراث کی رو سے اُس کا یہ حق ہے یا فلاں شخص نے اس کی وصیت کی ہے۔ پھر اگر یہ بچہ وقت اقرار سے چھ ماہ سے کم میں پیدا ہوا تو اس کی چند صورتیں ہیں لڑکا ہے یا لڑکی ہے یا دو لڑکے ہیں یا دو لڑکیاں ہیں یا ایک لڑکا ہے اور ایک لڑکی۔ اگر لڑکا یا لڑکی ہے تو جو کچھ اقرار کیا ہے لے لے اور دو میں خواہ دونوں لڑکے ہوں یا لڑکیاں دونوں برابر بانٹ لیں اور ایک لڑکا ایک لڑکی ہے اور وصیت کی رو سے یہ چیز ملتی ہے تو دونوں برابر کے حقدار ہیں اور میراث کی رو سے ہے تو لڑکی سے لڑکے کو دونا۔ اور اگر بچہ مردہ پیدا ہوا تو مورث یا موصی کے ورثہ کی طرف منتقل ہو جائیگا۔[4] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۵۲ حمل کے لیے اقرار کیا اور سبب نہیں بیان کیا یا ایسا سبب بیان کیا جو ہو نہ سکے مثلاً کہتا ہے میں نے اُس

---

1. ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً...إلخ، ج٤، ص١٦٥.
2. ......"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج٤، ص٤٢١.
و"البحرالرائق"، کتاب الاقرار، ج٧، ص٤٢٧.
3. ......وراثت۔
4. ......"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج٤، ص٤٢١.
و"البحرالرائق"، کتاب الاقرار، ج٧، ص٤٢٧.

www.dawateislami.net

سے قرض لیا یا اُس نے بیع کی ہے یا خریدا ہے یا کسی نے اسے ہبہ کیا ہے ان سب صورتوں میں اقرار لغو ہے۔[1] (درمختار)

بچہ کے لیے اقرار اور آزاد محجور کا اقرار

مسئلہ ۵۳ دودھ پیتے بچہ کے لیے اقرار کیا اور سبب ایسا بیان کیا جو حقیقۃً ہو نہیں سکتا ہے یہ اقرار صحیح ہے مثلاً یہ کہا اُس کا میرے ذمہ قرض ہے یا مبیع کا ثمن ہے کہ اگرچہ وہ خود قرض نہیں دے سکتا بیع نہیں کرسکتا مگر قاضی یا ولی کرسکتا ہے یوں اُس بچہ کا مطالبہ مقر کے ذمہ ثابت ہوگا۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۴ یہ اقرار کیا کہ اس بچہ کے لیے میں نے فلاں کی طرف سے ہزار روپے کی کفالت کی ہے اور بچہ اتنی عمر کا ہے کہ نہ بول سکتا ہے نہ سمجھ سکتا ہے تو کفالت باطل ہے مگر جبکہ اُس کے ولی نے قبول کرلیا تو کفالت صحیح ہوگئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۵ ایک شخص آزاد کو قاضی نے مجور کردیا ہے یعنی اُس کے تصرفات بیع وغیرہ کی ممانعت کردی ہے اُس نے دین یا غصب یا بیع یا عتق یا طلاق یا نسب یا قذف یا زنا کا اقرار کیا اُس کے یہ سب اقرار جائز ہیں آزاد شخص کو قاضی کا حجر کرنا جائز نہیں۔[4] (عالمگیری)

اقرار میں خیارِ شرط

مسئلہ ۵۶ اقرار میں شرط خیار ذکر کی یہ اقرار صحیح ہے اور شرط باطل یعنی وہ مطالبہ بلا خیار[5] اس پر لازم ہوجائے گا اگر مقرلہ[6] نے خیار کے متعلق اس کی تصدیق کی یہ تصدیق باطل ہے ہاں اگر عقد بیع کا اقرار کیا ہے اور بیع بالخیار ہے تو بشرط تصدیق مقرلہ یا گواہوں سے ثابت کرنے پر اس شرط خیار کا اعتبار ہوگا اور اگر مُقر لہ نے تکذیب کردی تو قول اسی کا معتبر ہے کہ یہ منکر ہے۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۵۷ دَین کا اقرار کیا اور سبب یہ بتایا کہ میں نے اسکی کفالت کی ہے اور مدت میں مجھے اختیار ہے مدت چاہے

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج۸، ص ٤٢٢.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الاقرار، الباب الرابع فی بیان من یصلح له الاقرار...إلخ، ج٤، ص ١٦٩.

4 ......المرجع السابق، ص ١٧١.

5 ......بغیر کسی اختیار کے۔ 6 ......جس کے لیے اقرار کیا ہے۔

7 ......"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج۸، ص ٣٢٢.

www.dawateislami.net

طویل ہو یا کوتاہ[1] یہ خیار شرط صحیح ہے بشرطیکہ مُقِرلہ اسکی تصدیق کرے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۵۸ قرض یا غصب یا ودیعت یا عاریت کا اقرار کیا اور یہ کہا کہ مجھے تین دن کا خیار ہے اقرار صحیح ہے اور خیار باطل اگرچہ مُقِرلہ تصدیق کرتا ہو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵۹ کفالت[4] کی وجہ سے دَین[5] کا اقرار کیا اور یہ کہ ایک مدت معلومہ تک کے لیے اس میں شرط خیار ہے وہ مدت طویل ہو یا قصیر[6] اگر مُقِرلہ اس کی تصدیق کرتا ہو تو خیار ثابت ہوگا اور آخر مدت تک خیار رہے گا اور مُقِرلہ تکذیب کرتا ہو تو مال لازم ہوگا اور خیار ثابت نہ ہوگا۔[7] (عالمگیری)

تحریری اقرارنامہ

مسئلہ ۶۰ اقرار جس طرح زبان سے ہوتا ہے تحریر سے بھی ہوتا ہے جب کہ وہ تحریر مُعَنْوَنْ[8] و مرسوم ہو[9] مثلاً ایک شخص نے لوگوں کے سامنے ایک اقرار نامہ لکھا یا کسی سے لکھوایا اور حاضرین سے کہہ دیا جو کچھ میں نے اس میں لکھا ہے تم اس کے گواہ ہو جاؤ یہ اقرار صحیح ہے اگرچہ نہ اس نے پڑھ کر ان کو سنایا نہ انھوں نے خود تحریر پڑھی اور اگر کتابت یا املا کے وقت وہ لوگ حاضر نہ تھے تو گواہی جائز نہیں۔ مدیون نے یہ دعویٰ کیا کہ دائن نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے کہ فلاں بن فلاں پر جو میرا دین تھا میں نے معاف کر دیا اگر یہ تحریر مرسوم ہے اور گواہوں سے ثابت ہو تو اقرار صحیح ہے اور دَین ساقط، خواہ مدیون کے کہنے سے اس نے لکھی ہو یا اپنے آپ بغیر اُس کے کہے ہوئے لکھی۔ اور اگر تحریر مرسوم نہیں ہے تو نہ اقرار صحیح، نہ معافی کا دعویٰ صحیح۔[10] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۶۱ اقرار نامہ پر گواہ بنانے کا یہ مطلب ہے کہ لوگوں سے کہہ دے تم اس کے گواہ ہو جاؤ اور ان کو اقرار نامہ پڑھ کر سنایا نہ ہو اور اگر پڑھ کر سنا دیا ہو تو گواہ بنائے یا نہ بنائے ان کو گواہی دینا جائز ہے۔[11] (عالمگیری)

---

1. ......زیادہ ہو یا کم۔
2. ......"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج۸، ص ۴۲۲.
3. ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الاقرار، الباب العاشر فی الخيار والإستثناء والرجوع، ج۴، ص ۱۹۱، ۱۹۲.
4. ......ضمانت۔ 5. ......قرض۔ 6. ......یعنی زیادہ ہو یا کم۔
7. ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الاقرار، الباب العاشر فی الخيار والإستثناء والرجوع، ج۴، ص ۱۹۲.
8. ......یعنی معین و مختص ہو۔ 9. ......جس طرح عام طور پر لکھا جاتا ہے اس کے مطابق ہو۔
10. ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً...إلخ، ج۴، ص ۱۶۷.
و"ردالمحتار"، کتاب الاقرار، ج۸، ص ۴۲۳.
11. ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً...إلخ، ج۴، ص ۱۶۷.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۲ کاتب[1] سے یہ کہنا کہ فلاں بات لکھ دو یہ بھی حکماً اقرار ہے مثلاً صکاک[2] سے کہا کہ تم میرا یہ اقرار لکھ دو کہ فلاں کا میرے ذمہ ایک ہزار ہے یا میرے مکان کا بیع نامہ لکھ دو یہ اقرار بھی صحیح ہے صکاک لکھے یا نہ لکھے صکاک کو اوس کے اقرار پر شہادت دینا جائز ہے۔[3] (درر، غرر)

مسئلہ ۶۳ بطور مراسلہ[4] ایک تحریر لکھی کہ از جانب فلاں بطرف فلاں تم نے لکھا ہے کہ میں نے تمھارے لیے فلاں کی طرف سے ایک ہزار کی ضمانت کی ہے میں نے ایک ہزار کی ضمانت نہیں کی ہے صرف پانسو کی ضمانت کی ہے لکھنے کے بعد اس نے تحریر چاک کر ڈالی[5] اور اس تحریر کے وقت دو شخص اُس کے پاس موجود تھے جنھوں نے اس کی تحریر دیکھی ہے یہ گواہی دے سکتے ہیں کہ اُس نے ایسی تحریر لکھی تھی اُس نے چاہے اُن دونوں کو گواہ بنایا ہو یا نہ بنایا اور لکھنے والے پر گواہی گزر جانے کے بعد وہ امر لازم کیا جائے گا جس کو اس نے لکھا تھا۔ طلاق و عتاق اور وہ تمام حقوق جو شبہہ کے ساتھ بھی ثابت ہو جاتے ہیں سب کا یہی حکم ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۴ مراسلہ کے طور پر ایک تحریر زمین پر لکھی یا کپڑے پر لکھی اس تحریر سے اقرار ثابت نہیں ہوگا اور جس نے یہ تحریر دیکھی ہے اُس کو گواہی دینی بھی جائز نہیں ہاں اگر ان لوگوں سے یہ کہہ دیا کہ تم اس مال کے شاہد رہو تو مال لازم ہو جائے گا اور گواہی دینی جائز۔[7] (خانیہ)

مسئلہ ۶۵ کاغذ پر یہ تحریر لکھی کہ فلاں کا میرے ذمہ اتنا روپیہ ہے مگر یہ تحریر بطور مراسلہ نہیں ہے ایسی تحریر سے اقرار ثابت نہ ہوگا ہاں اگر لوگوں سے کہہ دیا کہ جو کچھ میں نے لکھا ہے تم اس کے گواہ ہو جاؤ تو ان کا گواہی دینا جائز ہے اور مال لازم ہو جائے گا۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶ ایک تحریر لکھی مگر خود پڑھ کر نہیں سنائی کسی دوسرے شخص نے پڑھ کر گواہوں کو سنائی اور کاتب نے کہہ دیا کہ تم اس کے گواہ ہو جاؤ تو اقرار صحیح ہے اور یہ نہ کہا تو اقرار صحیح نہیں۔[9] (عالمگیری)

---

1 ......لکھنے والا۔ 2 ......دستاویز لکھنے والا۔

3 ......"دررالحکام" و"غررالأحکام"، کتاب الاقرار، الجزء الثانی، ص ۳۶۳.

4 ......خط و کتابت کے طور پر۔ 5 ......پھاڑ ڈالی ٹکڑے ٹکڑے کر دی۔

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً...إلخ، ج ٤، ص ١٦٦ .

7 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الاقرار، فصل فیما یکون اقرارا، ج ٢، ص ٢٠٠ .

8 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً...إلخ، ج ٤، ص ١٦٧ .

9 ......المرجع السابق، ص ١٦٦، ١٦٧ .

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶۷ لوگوں کے سامنے ایک تحریر لکھی اور حاضرین سے کہا کہ تم اس پر مہر یا دستخط کردو یہ نہیں کہا کہ گواہ ہوجاؤ یہ اقرار صحیح نہیں اور اُن لوگوں کو گواہی دینا بھی جائز نہیں۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۶۸ ایک شخص نے ایک دستاویز پڑھ کر سنائی جس میں اُس نے کسی کے لیے مال کا اقرار کیا تھا سننے والوں نے کہا کیا ہم اُس مال کے گواہ ہوجائیں جو اس دستاویز میں لکھا ہے اُس نے کہا ہاں یہ ہاں کہنا اقرار ہے اور سننے والے کو شہادت دینی جائز۔[2] (خانیہ)

مسئلہ ۶۹ روزنامچہ[3] اور بہی[4] میں اگر یہ تحریر ہو کہ فلاں کے میرے ذمہ اتنے روپے ہیں یہ تحریر مرسوم قرار پائیگی اس کے لیے گواہ کرنا شرط نہیں یعنی بغیر گواہ بنائے ہوئے بھی یہ تحریر اقرار قرار دی جائیگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰ ایک شخص نے یہ کہا کہ میں نے اپنی یادداشت (نوٹ بک) میں یا حساب کے کاغذ میں یہ لکھا ہوا پایا میں نے اپنے ہاتھ سے یہ لکھا کہ فلاں کا میرے ذمہ اتنا روپیہ ہے یہ اقرار نہیں ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱ تاجر کی یادداشت میں جو کچھ تحریر اُس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے وہ معتبر ہے لہٰذا اگر دوکاندار یہ کہے کہ میں نے اپنی نوٹ بک میں اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا یہ دیکھا یا میں نے اپنے ہاتھ سے اپنی نوٹ بک میں یہ لکھا ہے کہ فلاں شخص کے میرے ذمہ ہزار روپے ہیں یہ اقرار مانا جائیگا اور اُس کو ہزار روپے دینے ہوں گے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲ مدعیٰ علیہ نے قاضی کے سامنے کہا کہ مدعی کی یادداشت (نوٹ بک) میں جو کچھ اُس نے میرے ذمہ اپنے ہاتھ سے لکھا ہو اسکو میں اپنے ذمہ لازم کیے لیتا ہوں یہ اقرار نہیں ہے۔[8] (شرنبلالی)

متعدد مرتبہ اقرار کرنا

مسئلہ ۷۳ چند مرتبہ یہ کہا کہ میرے ذمہ فلاں شخص کے ہزار روپے ہیں اگر یہ اقرار کسی دستاویز کا حوالہ دیتے

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الاقرار، فصل فیما یکون اقراراً، ج۲، ص۲۰۱.

2 ......المرجع السابق، ص۲۰۰، ۲۰۱.

3 ......روزانہ کے حساب کا رجسٹر۔

4 ......تجارت یا دوکانداری کے حساب کا رجسٹر۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً... إلخ، ج٤، ص١٦٧.

6 ......المرجع السابق.

7 ......المرجع السابق.

8 ......"غنیة ذوی الاحکام" هامش علی "دررالحکام"، کتاب الاقرار، الجزء الثانی، ص٣٦٣.

www.dawateislami.net

ہوئے کیا یعنی یہ کہا کہ اس دستاویز کی رو سے اُس کے ہزار روپے مجھ پر ہیں تو خواہ یہ اقرار ایک مجلس میں ہوں یا متعدد مجالس میں ہوں دوسری جگہ جن لوگوں کے سامنے اقرار کیا وہی ہوں جن کے سامنے پہلی مرتبہ اقرار کیا تھا یا یہ دوسرے لوگ ہوں بہر حال یہ ایک ہی ہزار کا اقرار ہے یعنی متعدد بار اقرار کرنے سے متعدد اقرار نہیں قرار پائیں گے بلکہ ایک ہی اقرار کی تکرار ہے۔ اور اگر دستاویز کا حوالہ دیتے ہوئے یہ اقرار نہیں ہے تو اگر ایک مجلس میں متعدد مرتبہ اقرار کیا ہے جب بھی ایک ہی اقرار ہے اور دوسرا اقرار دوسری مجلس میں ہے اور اُنھیں لوگوں کے سامنے اقرار کیا ہے جنکے سامنے پہلے اقرار کیا تھا جب بھی ایک ہی اقرار ہے اور اگر دوسری مجلس میں دوسرے دو آدمیوں کے سامنے اقرار کیا ہے اور ہزار روپے اس کے ذمہ ہونے کا کوئی سبب نہیں بیان کیا تو دو اقرار ہیں یعنی مُقِر پر[1] دو ہزار واجب ہیں اور اگر دونوں اقراروں کا سبب ایک ہی ہے مثلاً فلاں شخص کے میرے ذمہ ہزار روپے ہیں فلاں چیز کے دام[2] تو کتنے ہی مرتبہ اقرار کرے ایک ہی ہزار واجب ہونگے اور اگر ہر اقرار کا سبب جدا جدا ہے ایک مرتبہ ثمن بتایا ایک مرتبہ اُس سے قرض لینا کہا تو ہر ایک کا اقرار جدا جدا ہے اور جتنے اقرار اُتنا مال لازم۔[3] (درر، غرر، درمختار)

مسئلہ ۷۴: ایک مرتبہ گواہوں کے سامنے اقرار کیا دوسری مرتبہ قاضی کے سامنے اقرار کیا یا پہلے قاضی کے سامنے پھر گواہوں کے سامنے یا قاضی کے سامنے کئی مرتبہ اقرار کیا یہ سب ایک ہی اقرار ہیں یعنی ایک ہی ہزار واجب ہوں گے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۷۵: اقرار کیا پھر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے جھوٹا اقرار کیا خواہ مجبوری و اضطرار کی وجہ سے جھوٹ بولنا کہتا ہو یا بغیر مجبوری، مُقَرلہ پر یہ حلف دیا جائے گا[5] کہ مُقِر اپنے اقرار میں کاذِب[6] نہ تھا۔ یوہیں اگر مُقِر مرگیا ہے اُس کے ورثہ یہ کہتے ہیں کہ مُقِر نے جھوٹا اقرار کیا تو مُقَرلہ پر حلف دیا جائے گا اور اگر مُقَرلہ مرگیا اس کے ورثہ پر مُقِر نے دعویٰ کیا کہ میں نے جھوٹا اقرار کیا تو ورثۂ مُقَرلہ پر[7] حلف دیا جائے گا مگر یہ لوگ یوں قسم کھائیں گے کہ ہمارے علم میں یہ نہیں ہے کہ اس نے جھوٹا اقرار کیا ہے۔[8] (درمختار)

---

1 ...... اقرار کرنے والے پر۔ 2 ...... قیمت۔

3 ...... "دررالحکام" و "غررالأحکام"، کتاب الاقرار، الجزء الثانی، ص ٣٦٣.

و "الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج٨، ص ٤٢٥.

4 ...... "الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج٨، ص ٤٢٦.

5 ...... یعنی اس سے قسم لی جائے گی 6 ...... جھوٹا۔ 7 ...... جس کے لیے اقرار کیا اُس کے وارثوں پر۔

8 ...... "الدرالمختار"، کتاب الاقرار، ج٨، ص ٤٢٧.

www.dawateislami.net

اقرار وارث بعد موت مورث

مسئلہ ۱ ورثہ میں سے ایک نے یہ اقرار کیا کہ میّت پر اتنا فلاں شخص کا دین ہے اور باقی ورثہ نے انکار کیا ظاہر الروایۃ یہ ہے کہ کل دین اس مُقِر کے حصے سے اگر وصول کیا جاسکے وصول کیا جائے اور بعض علما یہ کہتے ہیں کہ دین کا جتنا جز اس کے حصہ میں آتا ہے اُس کے متعلق اسکا اقرار صحیح ہے اور اگر اس مُقِر اور ایک دوسرے شخص نے شہادت[1] دی کہ میّت پر اتنا فلاں کا دَین[2] تھا اس کی گواہی مقبول ہے اور کل ترکہ سے یہ دین وصول کیا جائے گا۔[3] (درر، غرر، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ ایک شخص مر گیا اور ایک ہزار روپے اور ایک بیٹا چھوڑا بیٹے نے یہ اقرار کیا کہ زید کے میرے باپ کے ذمہ ایک ہزار روپے ہیں اور ایک ہزار عمرو کے ہیں اگر یہ دونوں باتیں متصلاً[4] کہیں تو زید و عمرو دونوں ان ہزار روپے میں سے پانسو لے لیں اور اگر دونوں باتوں میں فصل ہو یعنی زید کے لیے اقرار کرنے کے بعد خاموش رہا پھر عمرو کے لیے اقرار کیا تو زید مقدم ہے مگر زید کو اگر قاضی کے حکم سے ہزار روپے دیے تو عمرو کو کچھ نہیں ملے گا اور بطور خود دے دیے تو عمرو کو اپنے پاس سے پانسو دے اور اگر بیٹے نے یہ کہا کہ یہ ہزار روپے میرے باپ کے پاس زید کی امانت تھے اور عمرو کے اُس کے ذمہ ایک ہزار دَین ہیں اور دونوں باتوں میں فاصلہ نہ ہو تو امانت کو دَین پر مقدم کیا جائے اور اگر پہلے دَین کا اقرار کیا اور بعد میں متصلاً امانت کا تو دونوں برابر برابر بانٹ لیں۔[5] (مبسوط)

مسئلہ ۳ ایک شخص نے کہا یہ ہزار روپے جو تمھارے والد نے چھوڑے ہیں میں نے اُن کے پاس بطور امانت رکھے تھے دوسرے شخص نے کہا تمھارے باپ پر میرے ہزار روپے دَین ہیں بیٹے نے دونوں سے مخاطب ہو کر یہ کہا کہ تم دونوں سچ کہتے ہو تو دونوں برابر برابر بانٹ لیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ ایک شخص مر گیا دو بیٹے وارث چھوڑے اور دو ہزار ترکہ ہے ایک ایک ہزار دونوں نے لے لیے پھر دو شخصوں نے دعویٰ کیا ہر ایک کا یہ دعویٰ ہے کہ تمھارے باپ کے ذمہ میرے ایک ہزار دَین ہیں ایک مدعی کی دونوں بیٹوں نے تصدیق کی

---

1 ......گواہی۔ 2 ......قرض۔

3 ......"دررالحکام" و "غررالأحکام"، کتاب الاقرار، الجزء الثانی، ص٣٦٣.

و "ردالمحتار"، کتاب الاقرار، ج٨، ص٤٢٣، ٤٢٤.

4 ......کسی کلام یا فاصلہ کے بغیر، فوراً۔

5 ......"المبسوط" للسرخسی، باب اقرارالوارث بالدَّین، ج٩، الجزء الثامن عشر، ص٤٧-٤٩.

6 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الاقرار، الباب السابع فی اقرارالوارث...إلخ، ج٤، ص١٨٥.

www.dawateislami.net

اور دوسرے کی فقط ایک نے تصدیق کی مگراس نے دونوں کے لیے ایک ساتھ اقرار کیا یعنی یہ کہا کہ تم دونوں سچ کہتے ہو جسکی دونوں نے تصدیق کی ہے وہ دونوں سے پان پانسو لے گا اور دوسرا فقط اسی سے پانسو لے گا جس نے اسکی تصدیق کی ہے۔ (1)(عالمگیری)

مسئلہ ۵ ایک شخص مرگیا اور اُس کے ہزارروپے کسی کے ذمہ باقی ہیں اُس نے دو بیٹے وارث چھوڑے ان کے سوا کوئی اور وارث نہیں مدیون یہ کہتا ہے کہ تمھارے باپ کو میں نے پانسو روپے دے دیے تھے میرے ذمہ صرف پانسو باقی ہیں، ایک بیٹے نے اُس کی تصدیق کی دوسرے نے تکذیب، جس نے تکذیب کی ہے وہ مدیون سے پانسو روپے جو باقی ہیں وصول کریگا اور جس نے تصدیق کی ہے اُسے کچھ نہیں ملے گا۔ اور اگر مدیون نے یہ کہا کہ مرنے والے کو میں نے پورے ہزار روپے دے دیے تھے اب میرے ذمہ کچھ باقی نہیں ایک نے اسکی تصدیق کی دوسرے نے تکذیب تو تکذیب کرنے والا مدیون سے پانسو وصول کرسکتا ہے اور تصدیق کرنے والا کچھ نہیں لے سکتا ہاں مدیون اُس تکذیب کرنے والے کو یہ حلف دے سکتا ہے کہ قسم کھائے کہ میرے علم میں یہ بات نہیں کہ میرے باپ نے پورے ہزار روپے تم سے وصول کرلیے اس نے قسم کھا کر مدیون سے پانسو روپے وصول کرلیے اور فرض کرو ان کے باپ نے ایک ہزار روپے اور چھوڑے ہیں جو دونوں بھائیوں پر برابر تقسیم ہوگئے تو مدیون اُس تصدیق کرنے والے سے اُس کے حصہ کے پانسو جو ملے ہیں وصول کرسکتا ہے۔ (2)(عالمگیری)

مسئلہ ٦ ایک شخص مرا اور ایک بیٹا وارث چھوڑا اور ایک ہزار روپے چھوڑے اُس میّت پر کسی نے ایک ہزار کا دعویٰ کیا بیٹے نے اُس کا اقرار کرلیا اور وہ ہزار روپے اُسے دے دیے اس کے بعد دوسرے شخص نے میت پر ہزار روپے کا دعویٰ کیا بیٹے نے اس سے انکار کیا مگر پہلے مدعی نے اس کی تصدیق کی اور دوسرے مدعی نے پہلے مدعی کے دَین کا انکار کیا یہ انکار بیکار ہے دونوں مدعی اُس ہزار کو برابر برابر تقسیم کرلیں۔ (3)(عالمگیری)

استثنا اور اس کے متعلقات کا بیان

استثنا کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مستثنیٰ کے نکالنے کے بعد جو کچھ باقی بچتا ہے وہ کہا گیا مثلاً یہ کہا کہ فلاں کے میرے ذمہ دس روپے ہیں مگر تین اسکا حاصل یہ ہوا کہ سات روپے ہیں۔ (4)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الاقرار، الباب السابع في اقرار الوارث...إلخ، ج٤، ص ١٨٥.

2 ......المرجع السابق، ص١٨٦،١٨٧. 3 ...... المرجع السابق، ص١٨٧.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الاقرار، باب الاستثناء...إلخ، ج٨، ص ٤٢٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱: استثنا میں شرط یہ ہے کہ کلام سابق کے ساتھ متصل ہو یعنی بلاضرورت بیچ میں فاصلہ نہ ہو اور ضرورت کی وجہ سے فاصلہ ہوجائے اس کا اعتبار نہیں مثلاً سانس ٹوٹ گئی کھانسی آگئی کسی نے مونھ بند کردیا۔ بیچ میں ندا کا آجانا بھی فاصل نہیں قرار دیا جائے گا مثلاً میرے ذمہ ایک ہزار ہیں اے فلاں مگر دس یہ استثنا صحیح ہے جبکہ مُقِر لہ منادیٰ ہو[1] اور اگر یہ کہا میرے ذمہ فلاں کے دس روپے ہیں تم گواہ رہنا مگر تین یہ استثنا صحیح نہیں کُل دینے ہوں گے۔[2] (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲: جو کچھ اقرار کیا ہے اُس میں سے بعض کا استثنا صحیح ہے اگرچہ نصف سے زیادہ کا استثنا ہو اور اس کے نکالنے کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ دینا لازم ہوگا اگرچہ یہ استثنا ایسی چیز میں ہو جو قابل تقسیم نہ ہو جیسے غلام، جانور کہ اس میں سے بھی نصف یا کم وبیش کا استثنا صحیح ہے مثلاً ایک تہائی کا استثنا کیا دو تہائیاں لازم ہیں اور دو تہائی کا استثنا کیا ایک تہائی لازم ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳: استثناء مستغرق کہ اس کو نکالنے کے بعد کچھ نہ بچے باطل ہے اگرچہ یہ استثنا ایسی چیز میں ہو جس میں رجوع کا اختیار ہوتا ہے جیسے وصیت کہ اس میں اگرچہ رجوع کرسکتا ہے مگر اس طرح استثنا جس سے کچھ باقی نہ بچے باطل ہے اور پہلے کلام کا جو حکم تھا وہی ثابت رہے گا۔ استثنا مستغرق اُس وقت باطل ہے کہ اُسی لفظ سے استثنا ہو یا اُس کے مساوی سے اور اگر یہ دونوں باتیں نہ ہوں یعنی لفظ کے اعتبار سے استغراق نہیں ہے اگرچہ واقع میں استغراق ہے تو استثنا باطل نہیں مثلاً یہ کہا کہ میرے مال کی تہائی زید کے لیے ہے مگر ایک ہزار حالانکہ کل تہائی ایک ہی ہزار ہے یہ استثنا صحیح ہے اور زید کسی چیز کا مستحق نہیں ہوگا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴: یہ کہا کہ جتنے روپے اس تھیلی میں ہیں وہ فلاں کے ہیں مگر ایک ہزار کہ یہ میرے ہیں اگر اُس میں ایک ہزار سے زیادہ ہوں تو ایک ہزار اُس کے اور باقی مُقِر لہ کے اور اگر اُس میں ایک ہزار ہی ہیں یا ہزار سے بھی کم ہیں تو جو کچھ ہیں مُقِر لہ کو دیے جائیں گے۔[5] (عالمگیری)

---

1 ......یعنی جس کے لئے اقرار کیا اسی کو پکارا ہو۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، باب الاستثناء...إلخ، ج۸، ص ۴۲۸.

و"الفتاوی الهندیة"، کتاب الاقرار، الباب العاشر فی الخیار والاستثناء والرجوع، ج ۴، ص ۱۹۳.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، باب الاستثناء...إلخ، ج۸، ص ۴۲۹.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الاقرار، الباب العاشر فی الخیار والاستثناء والرجوع، ج ۴، ص ۱۹۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵: کیلی اور وزنی اور عددی غیر متفاوت [1] کا روپے، اشرفی [2] سے استثنا کرنا صحیح ہے اور قیمت کے لحاظ سے استثنا ہوگا مثلاً کہا زید کا میرے ذمہ ایک روپیہ ہے مگر چار پیسے یا ایک اشرفی ہے مگر ایک روپیہ اور اس صورت میں اگر قیمت کے اعتبار سے برابری ہو جائے جب بھی استثنا صحیح ہے اور کچھ لازم نہ ہوگا اگر ان کے علاوہ دوسری چیزوں کا روپے اشرفی سے استثنا کیا تو وہ صحیح ہی نہیں۔ [3] (درمختار)

مسئلہ ۶: استثنا میں دو عدد ہوں اور اُن کے درمیان حرف شک ہو تو جس کی مقدار کم ہو اُسی کو نکالا جائے مثلاً فلاں شخص کے میرے ذمہ ایک ہزار ہیں مگر سو یا پچاس تو ساڑھے نوسو کا اقرار قرار پائے گا۔ اگر مستثنیٰ مجہول ہو یعنی اُس کی مقدار معلوم نہ ہو تو نصف سے زیادہ ثابت کیا جائے گا مثلاً میرے ذمہ اُس کے سو روپے ہیں مگر کچھ کم یہ اکاون روپے کا اقرار ہوگا۔ [4] (بحر)

مسئلہ ۷: دو قسم کے مال کا اقرار کیا اور ان دونوں اقراروں کے بعد استثنا کیا اور یہ نہیں بیان کیا کہ مال اوّل سے استثنا ہے یا ثانی سے اگر دونوں مالوں کا مُقِر لہ ایک شخص ہے اور مستثنیٰ [5] مال اوّل کی جنس سے ہے تو مال اوّل سے استثنا قرار پائے گا مثلاً میرے ذمہ زید کے سو روپے ہیں اور ایک اشرفی مگر ایک روپیہ، تو ننانوے روپے اور ایک اشرفی لازم ہوگی اور اگر مُقِر لہ دو شخص ہیں تو استثنا کا تعلق مال ثانی سے ہوگا اگرچہ مستثنیٰ مال اوّل کی جنس سے ہو مثلاً یہ کہا کہ میرے ذمہ زید کے سو روپے ہیں اور عمرو کی ایک اشرفی ہے مگر ایک روپیہ تو عمرو کی اشرفی میں سے ایک روپیہ کا استثنا قرار پائے گا۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: یہ کہا کہ فلاں شخص کے میرے ذمہ ہزار روپے ہیں اور سو اشرفیاں مگر ایک سو روپے اور دس اشرفیاں تو نوسو روپے اور نوے اشرفیاں لازم ہیں۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۹: استثنا کے بعد استثنا ہو تو استثناء اوّل نفی ہے اور استثناء دوم اثبات مثلاً یہ کہا کہ فلاں کے میرے ذمہ دس روپے ہیں مگر نو مگر آٹھ تو نو روپے لازم ہوں گے اور اگر کہا کہ دس روپے ہیں مگر تین مگر ایک تو آٹھ لازم ہوں گے اور اگر کہا دس ہیں مگر سات مگر پانچ مگر تین مگر ایک تو آخر والے کو اُوس کے پہلے والے عدد سے نکالو پھر مابقی کو اوس کے پہلے والے سے وعلیٰ ہذا القیاس یعنی تین میں سے ایک نکالا دو رہے پھر دو کو پانچ سے نکالا تین رہے پھر تین کو سات سے نکالا چار رہے اور چار کو دس

---

1 ......عدد سے بکنے والی وہ اشیاء جن میں زیادہ فرق نہ ہو۔ 2 ......سونے کا سکہ۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، باب الاستثناء...إلخ، ج۸، ص۴۲۹.

4 ......"البحرالرائق"، کتاب الاقرار، باب الاستثناء...إلخ، ج۷، ص۴۲۸.

5 ......جس کا استثناء کیا گیا۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الاقرار، الباب العاشر فی الخيار والاستثناء والرجوع، ج۴، ص۱۹۲.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

سے نکالا چھ باقی رہے لہٰذا چھ کا اقرار ہوا اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ پہلا عدد دہنی طرف رکھو دوسرا بائیں طرف، پھر تیسرا دہنی طرف اور چوتھا بائیں طرف، وعلیٰ ہٰذ القیاس اور دونوں طرف کے عدد کو جمع کرلو، بائیں طرف کے مجموعہ کو دہنی طرف کے مجموعہ سے خارج کرو جو کچھ باقی رہا اوس کا اقرار ہے مثلاً صورت مذکورہ میں یوں کریں۔[1] (عالمگیری)

۱۰-۷

۵-۳

۱-

۱۶- ۱۰=۶

مسئلہ ۱۰ دو استثنا جمع ہوں اور استثناء دوم مستغرق ہو تو پہلا صحیح ہے اور دوسرا باطل مثلاً یہ کہا کہ اُس کے مجھ پر دس روپے ہیں مگر پانچ مگر دس تو پانچ کا دینا لازم ہے اور اگر پہلا مستغرق ہے دوسرا نہیں مثلاً میرے ذمہ دس ہیں مگر دس مگر پانچ تو دونوں صحیح ہیں یعنی پانچ کو دس سے نکالا پانچ بچے پھر پانچ کو دس سے نکالا پانچ رہے بس پانچ کا اقرار ہوا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ اقرار کے ساتھ ان شاء اللہ کہہ دینے سے اقرار باطل ہو جائے گا۔ یوہیں کسی کے چاہنے پر اقرار کو معلق کیا مثلاً میرے ذمہ یہ ہے اگر فلاں چاہے اگرچہ یہ شخص کہتا ہو کہ میں چاہتا ہوں مجھے منظور ہے۔ یوہیں کسی ایسی شرط پر معلق کرنا جس کے ہونے نہ ہونے دونوں باتوں کا احتمال ہوا قرار کو باطل کر دیتا ہے یعنی اگر وہ شرط پائی جائے جب بھی اقرار لازم نہ ہوگا۔ اور اگر ایسی شرط پر معلق کیا جو لامحالہ[3] ہو ہی گی جیسے اگر میں مرجاؤں تو فلاں کا میرے ذمہ ہزار روپیہ ہے ایسی شرط سے اقرار باطل نہیں ہوتا بلکہ تعلیق[4] ہی باطل ہے اور اقرار منجز ہے وہ شرط پائی جائے یا نہ پائی جائے یعنی ابھی وہ چیز لازم ہے اور اگر شرط میں میعاد کا ذکر ہو مثلاً جب فلاں مہینہ شروع ہوگا تو میرے ذمہ فلاں شخص کے اتنے روپے لازم ہوں گے اس صورت میں بھی فوراً لازم ہے اور میعاد کے متعلق مُقِرلہ[5] کو حلف دیا جائے گا۔[6] (درمختار، بحر)

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الاقرار، الباب العاشرفي الخيار والإستثناء والرجوع، ج٤، ص١٩٤.

2 ...... المرجع السابق.

3 ......یعنی یقیناً۔ 4 ......کسی چیز پر معلق کرنا، مشروط کرنا۔ 5 ......جس کے لئے اقرار کیا گیا۔

6 ......"البحرالرائق"، كتاب الاقرار، باب الإستثناء...إلخ، ج٧، ص٤٢٨.

و "الدرالمختار"، كتاب الاقرار، باب الإستثناء...إلخ، ج٨، ص٤٣١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ فلاں شخص کے میرے ذمہ ہزار روپے ہیں اگر وہ قسم کھائے یا بشرطیکہ وہ قسم کھالے اُس نے قسم کھالی مگر مقر[1] انکار کرتا ہے تو اُس مال کا مطالبہ نہیں ہوگا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ مقر نے دعویٰ کیا کہ میں نے اقرار کو معلق بالشرط کیا تھا یعنی اُس کے ساتھ ان شاءاللہ تعالیٰ کہہ دیا تھا لہٰذا مجھ پر کچھ لازم نہیں میرا اقرار باطل ہے اگر یہ دعویٰ انکار کے بعد ہے یعنی مقرلہ نے اُس پر دعویٰ کیا اور اس کا اقرار کرنا بیان کیا اس نے اپنے اقرار سے انکار کیا مدعی[3] نے گواہوں سے اقرار کرنا ثابت کیا اب مقر نے یہ کہا تو بغیر گواہوں کے مقر کی بات نہیں مانی جائے گی اور اگر مقر نے شروع ہی میں یہ کہہ دیا کہ میں نے اقرار کیا تھا اور اُس کے ساتھ ان شاءاللہ بھی کہہ دیا تھا تو اس کے قول کی تصدیق کی جائے گی۔[4] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۴ فلاں شخص کے میرے ذمہ ہزار روپے ہیں مگر یہ کہ مجھے اس کے سوا کچھ دوسری بات ظاہر ہو یا سمجھ میں آئے یہ اقرار باطل ہے۔[5] (شرنبلالی)

مسئلہ ۱۵ پورے مکان کا اقرار کیا اُس میں سے ایک کمرہ کا استثنا کیا یہ استثنا صحیح ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۱۶ یہ انگوٹھی فلاں کی ہے مگر اس میں کا نگینہ میرا ہے یا یہ باغ فلاں کا ہے مگر یہ درخت اس میں میرا ہے یہ لونڈی فلاں کی ہے مگر اس کے گلے کا یہ طوق میرا ہے ان سب صورتوں میں استثنا صحیح نہیں مقصد یہ ہے کہ توابع شے کا استثنا صحیح نہیں ہوتا۔[7] (درر، غرر)

مسئلہ ۱۷ میں نے فلاں سے ایک غلام خریدا جس پر ابھی قبضہ نہیں کیا ہے اوس کا ثمن ایک ہزار میرے ذمہ ہے اگر معین غلام کو ذکر کیا ہے تو مقرلہ سے کہا جائے گا وہ غلام دے دو اور ہزار روپے لے لو ورنہ کچھ نہیں ملے گا۔ دوسری صورت یہاں یہ ہے کہ مقرلہ یہ کہتا ہے وہ غلام تمہارا ہی غلام ہے اسے میں نے کب بیچا ہے میں نے تو دوسرا غلام بیچا تھا جس پر قبضہ بھی دیدیا

---

1 ...... اقرار کرنے والا۔

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الاقرار، الباب الثانی فی بیان مایکون اقراراً ومالایکون، ج٤، ص١٦٢.

3 ...... دعویٰ کرنے والا۔

4 ...... "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الاقرار، باب الإستثناء وما فی معناه، ج٨، ص٤٣١.

5 ...... "غنیةذوی الأحکام" ھامش علی "دررالحکام"، کتاب الاقرار، باب الإستثناء ومابمعناه، الجزالثانی، ص٣٦٤.

6 ...... "الدرالمختار"، کتاب الاقرار، باب الإستثناء وما فی معناه، ج٨، ص٤٣١.

7 ...... "دررالحکام" و "غررالأحکام"، کتاب الاقرار، باب الإستثناء ومابمعناه، الجزالثانی، ص٣٦٥.

www.dawateislami.net

اس صورت میں ہزار روپے جن کا اقرار کیا ہے دینے لازم ہیں کہ جس چیز کے معاوضہ میں اُس نے دینا بتایا تھا جب اُسے مل گئی تو روپے دینے ہی ہیں سب کے اختلاف کی طرف توجہ نہیں ہوگی۔ تیسری صورت یہ ہے کہ مقرلہ کہتا ہے یہ غلام میرا غلام ہے اسے میں نے تیرے ہاتھ بیچا ہی نہیں اس کا حکم یہ ہے کہ مقر پر کچھ لازم نہیں کیونکہ جس کے مقابل میں اقرار کیا تھا وہ چیز ہی نہیں ملی اور اگر مقرلہ اپنے اُس جواب مذکور کے ساتھ اتنا اور اضافہ کردے کہ میں نے تمہارے ہاتھ دوسرا غلام بیچا تھا اس کا حکم یہ ہے کہ مقر و مقرلہ[1] دونوں پر حلف[2] ہے کیونکہ دونوں مدعی ہیں اور دونوں منکر ہیں اگر دونوں قسم کھا جائیں مال باطل ہو جائے گا یعنی نہ اِس کو کچھ دینا ہوگا اور نہ اُس کو، یہ تمام صورتیں معین غلام کی ہیں۔ اور اگر مقر نے معین نہیں کیا بلکہ یہ کہتا ہے کہ میں نے ایک غلام تم سے خریدا تھا مقر پر ہزار روپے دینا لازم ہے اور اُس کا یہ کہنا کہ میں نے اُس پر قبضہ نہیں کیا ہے قابلِ تصدیق نہیں، چاہے اس جملہ کو کلام سابق سے[3] متصل بولا ہو یا بیچ میں فاصلہ ہوگیا ہو دونوں کا ایک حکم ہے۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۸ یہ چیز مجھے زید نے دی ہے اور یہ عمرو[5] کی ہے اگر زید نے بھی یہ اقرار کیا کہ وہ عمرو کی ہے اور عمرو کی اجازت سے میں نے دی ہے اور عمرو بھی زید کی تصدیق کرتا ہے تو اُسے اختیار ہے کہ وہ چیز زید کو واپس دے یا عمرو کو، جس کو چاہے دے سکتا ہے اور اگر عمرو کہتا ہے میں نے زید کو چیز دینے کی اجازت نہیں دی تھی تو زید کو واپس نہ دے اور یہ مقر زید کو تاوان بھی نہیں دے گا۔ اور اگر زید و عمرو دونوں اُس چیز کو اپنی مِلک بتاتے ہوں تو مقر یہ چیز زید کو دے کہ زید ہی نے اُسے دی ہے اور زید کو دیدینے سے یہ شخص بری ہوگیا زید مالک ہو یا نہ ہو۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹ فلاں شخص کے میرے ذمہ ہزار روپے ہیں وہ شراب یا خنزیر کی قیمت کے ہیں یا مردار یا خون کی بیع کے دام[7] ہیں یا جوئے میں مجھ پر یہ لازم ہوئے ان سب صورتوں میں جبکہ مقر نے ایسی چیز ذکر کردی جس کی وجہ سے مطالبہ ہو ہی نہیں سکتا مثلاً شراب وخنزیر کے ثمن کا مطالبہ کہ یہ باطل ہے لہٰذا اس چیز کے ذکر کرنے کے معنی یہ ہیں کہ مقر اپنے اقرار سے رجوع کرتا ہے۔ کہنے کو تو ہزار روپے کہہ دیا اور فوراً اوس کو دفع کرنے کی ترکیب یہ نکالی کہ ایسی چیز ذکر کردی جس کی وجہ سے دینا ہی نہ پڑے اور اقرار کے بعد رجوع نہیں کرسکتا لہٰذا ان صورتوں میں ہزار روپے مقر پر لازم ہیں ہاں اگر مقر نے گواہوں سے

1 ......جس کے لیے اقرار کیا گیا ہے۔ 2 ......قسم اُٹھانا۔ 3 ......پہلے کلام سے۔

4 ......"الهداية"، كتاب الاقرار، باب الإستثناء وما في معناه، ج٢، ص١٨٣.

5 ......اسے عَمْرُ پڑھتے ہیں اس میں واو صرف لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الاقرار، الباب الحادى عشرفى اقرارالرجل...إلخ، ج٤، ص١٩٦.

7 ......قیمت۔

www.dawateislami.net

ثابت کیا کہ جن روپوں کا اقرار کیا ہے وہ اُسی قسم کے ہیں جس کو مقر نے بیان کیا ہے یا خود مقرلہ نے مقر کی تصدیق کی تو مقر پر کچھ لازم نہیں۔[1] (ہدایہ، درمختار)

مسئلہ ۲۰ میرے ذمہ فلاں شخص کے ہزار روپے حرام کے ہیں یا سود کے ہیں اس صورت میں بھی روپے لازم ہیں اور اگر یہ کہا کہ ہزار روپے زور[2] یا باطل کے ہیں اور مقرلہ تکذیب کرتا ہے[3] تو لازم اور تصدیق کرتا ہے تو لازم نہیں۔[4] (بحرالرائق)

مسئلہ ۲۱ یہ اقرار کیا کہ میں نے سامان خریدا تھا اُسکے ثمن کے روپے مجھ پر ہیں یا میں نے فلاں سے قرض لیا تھا اُس کے روپے میرے ذمہ ہیں اسکے بعد یہ کہتا ہے وہ کھوٹے روپے ہیں یا جست[5] کے سکّے ہیں یا اُن پیسوں کا چلن اب بند ہے ان سب صورتوں میں اچھے روپے دینے ہوں گے۔ اُس نے یہ کلام پہلے جملہ کے ساتھ وصل کیا ہو[6] یا فصل کیا ہو[7] کیونکہ یہ رجوع ہے اور اگر یوں کہا کہ فلاں شخص کے میرے ذمہ اتنے روپے کھوٹے ہیں اور وجوب کا سبب نہ بتایا ہو تو جس طرح کے کہتا ہے ویسے ہی واجب ہیں۔ اور اگر یہ اقرار کیا کہ اُس کے میرے ذمہ ہزار روپے غصب یا امانت کے ہیں پھر کہتا ہے وہ کھوٹے ہیں مقر کی تصدیق کی جائے گی اس جملہ کو وصل کے ساتھ کہے یا فصل کے ساتھ کیونکہ غصب کرنے والا کھرے کھوٹے کا امتیاز نہیں کرتا اور امانت رکھنے والے کے پاس جیسی چیز ہوتی ہے رکھتا ہے۔ غصب یا ودیعت[8] کے اقرار میں اگر یہ کہتا ہے کہ جست کے وہ روپے ہیں اور وصل کے ساتھ کہا تو مقبول ہے اور فصل کر کے کہا تو مقبول نہیں۔[9] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۲۲ بیع تلجیہ کا اقرار کیا یعنی میں نے ظاہر طور پر بیع کی تھی حقیقت میں بیع مقصود نہ تھی اگر مقرلہ نے اس کی تکذیب کی تو بیع لازم ہوگی ورنہ نہیں۔[10] (درمختار)

1- "الهداية"، كتاب الاقرار، باب الإستثناء وما في معناه، ج٢، ص١٨٣.
و"الدرالمختار"، كتاب الاقرار، باب الإستثناء وما في معناه، ج٨، ص٤٣٣.

2- یعنی ظلماً یا زبردستی کے روپے۔

3- جھٹلاتا ہے۔

4- "البحرالرائق"، كتاب الاقرار، باب الإستثناء وما في معناه، ج٧، ص٤٣٠.

5- ایک سخت نیلے رنگ کی دھات۔

6- ملایا ہو یعنی پہلے جملے کے ساتھ فوراً بولا ہو۔

7- الگ کیا ہو یعنی درمیان میں کوئی اور کلام کیا ہو یا کچھ دیر بعد کہا ہو۔

8- امانت۔

9- "الدرالمختار"، كتاب الاقرار، باب الإستثناء وما في معناه، ج٨، ص٤٣٣.
و"البحرالرائق"، كتاب الاقرار، باب الإستثناء وما في معناه، ج٧، ص٤٣٠.

10- "الدرالمختار"، كتاب الاقرار، باب الإستثناء وما في معناه، ج٨، ص٤٣٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۳ یہ اقرار کیا کہ فلاں کے میرے ذمہ ہزار روپے ہیں پھر کہتا ہے یہ اقرار میں نے تلجئہ کے طور پر کیا مقرلہ کہتا ہے واقع میں تمہارے ذمہ ہزار ہیں اگر مقرلہ نے اس سے پہلے تلجئہ کا اقرار نہ کیا ہو تو مقر کو مال دینا ہی ہوگا اور اگر مقرلہ تلجئہ کی تصدیق کرلے گا تو کچھ لازم نہ ہوگا۔[1] (عالمگیری)

نکاح و طلاق کا اقرار

مسئلہ ۱ مرد نے اقرار کیا کہ میں نے فلانی عورت سے ہزار روپے میں نکاح کیا پھر مرد نے نکاح سے انکار کردیا اور عورت نے بھی اُس کی تصدیق کی تھی تو نکاح جائز ہے عورت کو مہر بھی ملے گا اور میراث بھی ہاں اگر مہر مقرر مہر مثل سے زائد ہو اور نکاح کا اقرار مرض میں ہوا ہو تو یہ زیادتی باطل ہے۔ اور اگر عورت نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں سے اتنے مہر پر نکاح کیا پھر عورت نے انکار کردیا اگر شوہر نے عورت کی زندگی میں تصدیق کی نکاح ثابت ہوجائے گا اور مرنے کے بعد تصدیق کی تو نہ نکاح ثابت ہوگا نہ شوہر کو میراث ملے گی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ عورت نے مرد سے کہا مجھے طلاق دیدے یا اتنے پر خلع کرلے یا کہا مجھے اتنے روپے کے عوض کل طلاق دیدی یا مجھ سے کل خلع کرلیا یا تو نے مجھ سے ظہار کیا یا ایلا کیا ان سب صورتوں میں نکاح کا اقرار ہے۔ یوہیں مرد نے عورت سے کہا میں نے تجھ سے ظہار کیا ہے یا ایلا کیا ہے یہ مرد کی جانب سے اقرار نکاح ہے اور اگر عورت سے ظہار کے الفاظ کہے یعنی یہ کہ تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے یہ اقرار نکاح نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ عورت نے مرد سے کہا مجھے طلاق دیدے مرد نے کہا تو اپنے نفس کو اختیار کر یا تیرا امر[4] تیرے ہاتھ میں ہے یہ اقرار نکاح ہے اور اگر مرد نے ابتداءً یہ کلام کہا عورت کے جواب میں نہیں کہا تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر یہ کہا تیرا امر طلاق کے بارے میں تیرے ہاتھ میں ہے یہ اقرار ہے اور اگر طلاق کا ذکر نہیں کیا تو اقرار نکاح نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ مرد نے کہا تجھے طلاق ہے یہ اقرار نکاح ہے اور اگر کہا تو مجھ پر حرام ہے یا بائن ہے تو اقرار نکاح نہیں مگر جب

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الاقرار، الباب الخامس عشرفی الاقراربالتلجئة، ج٤، ص٢٠٦.

2 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الاقرار، الباب السادس عشرفی الاقراربالنكاح والطلاق والرق، ج٤، ص٢٠٦، ٢٠٧.

3 ......المرجع السابق، ص٢٠٧.

4 ......معاملہ۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الاقرار، الباب السادس عشرفی الاقراربالنكاح والطلاق والرق، ج٤، ص٢٠٧.

www.dawateislami.net

کہ عورت نے طلاق کا سوال کیا ہو اور اس نے اُس کے جواب میں کہا ہو۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ شوہر نے اقرار کیا کہ میں نے تین مہینے ہوئے اسے طلاق دیدی ہے اور نکاح کو ابھی ایک ہی مہینہ ہوا ہے تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح کو چار مہینے ہوگئے ہیں تو طلاق ہوگئی پھر اس صورت میں اگر عورت شوہر کی تصدیق کرتی ہو تو عدّت اُس وقت سے ہوگی جب سے شوہر طلاق دینا بتاتا ہے اور تکذیب کرتی ہو تو وقت اقرار سے عدّت ہوگی۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ شوہر نے بعد دخول یہ اقرار کیا کہ میں نے دخول سے پہلے طلاق دیدی تھی یہ طلاق واقع ہوگی اور چونکہ قبل دخول طلاق کا اقرار کیا ہے نصف مہر لازم ہوگا اور چونکہ بعد طلاق وطی کی ہے اس سے مہر مثل لازم ہوگا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ مرد نے اقرار کیا کہ میں نے اس عورت کو تین طلاقیں دیدی تھیں اور اس سے قبل کہ عورت دوسرے سے نکاح کرے پھر اُس نے اس سے نکاح کرلیا اور عورت کہتی ہے کہ مجھے طلاق نہیں دی تھی یا میں نے دوسرے سے نکاح کرلیا تھا اور اُس نے وطی[4] بھی کی تھی ان دونوں میں تفریق کردی جائے گی پھر اگر دخول نہیں کیا ہے تو نصف مہر لازم ہوگا اور دخول کرلیا تو پورا مہر اور نفقۂ عدت[5] بھی لازم ہے۔[6] (عالمگیری)

خرید و فروخت کے متعلق اقرار

مسئلہ ۱ ایک نے دوسرے سے کہا یہ چیز میں نے کل تمہارے ہاتھ بیع کی تم نے قبول نہیں کی اُس نے کہا میں نے قبول کرلی تھی تو قول اسی مشتری کا معتبر ہے اور اگر مشتری نے کہا میں نے یہ چیز تم سے خریدی تھی تم نے قبول نہ کی بائع نے کہا میں نے قبول کی تھی تو قول بائع کا معتبر ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ یہ اقرار کیا کہ میں نے یہ چیز فلاں کے ہاتھ بیچی اور ثمن وصول پالیا یہ اقرار صحیح ہے اگرچہ ثمن کی مقدار نہ بیان کی ہو اور اگر ثمن کی مقدار بتاتا ہے اور کہتا ہے ثمن نہیں وصول کیا اور مشتری کہتا ہے ثمن لے چکے ہو تو قسم کے ساتھ بائع کا قول معتبر ہوگا اور گواہ مشتری کے معتبر ہوں گے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الاقرار، الباب السادس عشرفی الاقراربالنکاح والطلاق والرق، ج٤، ص٢٠٧.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق.

4 ...... ہمبستری، جماع۔

5 ......دوران عدت کھانے پینے وغیرہ کا خرچہ۔

6 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الاقرار، الباب السادس عشرفی الاقراربالنکاح والطلاق والرق، ج٤، ص٢٠٧، ٢٠٨.

7 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الاقرار، الباب الثامن عشرفی الاقراربالبیع والشراء...إلخ، ج٤، ص٢١٣.

8 ......المرجع السابق، ص٢١٤.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳: یہ اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کے ہاتھ مکان بیچا ہے مگر اُس مکان کو متعین نہیں کیا پھر انکار کر دیا وہ اقرار باطل ہے اور اگر مکان کو متعین کر دیا مگر ثمن نہیں ذکر کیا یہ اقرار بھی انکار کرنے سے باطل ہو جائے گا اور اگر مکان کے حدود بیان کر دیے اور ثمن بھی ذکر کر دیا تو بائع پر یہ بیع لازم ہے اگرچہ انکار کرتا ہو اگرچہ گواہان اقرار کو مکان کے حدود معلوم نہ ہوں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ گواہوں سے ثابت ہو کہ وہ مکان جس کے حدود بائع نے بتائے فلاں مکان ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: یہ کہا کہ میرے ذمہ فلاں کے ہزار روپے فلاں چیز کے ثمن کے ہیں اوس نے کہا ثمن تو کسی چیز کا اُسکے ذمہ نہیں البتہ قرض ہے مقرلہ ہزار لے سکتا ہے اور اگر اتنا کہہ کر کہ ثمن تو بالکل نہیں چاہیے خاموش ہو گیا پھر کہنے لگا اوس کے ذمہ میرے ہزار روپے قرض ہیں تو کچھ نہیں ملے گا۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: یہ اقرار کیا کہ میں نے یہ چیز فلاں کے ہاتھ بیع کی اور ثمن کا ذکر نہیں کیا مشتری کہتا ہے کہ میں نے وہ چیز پانسو میں خریدی ہے بائع کسی شے کے بدلے میں بیچنے سے انکار کرتا ہے تو بائع کو مشتری کے دعوے پر حلف دیا جائے گا محض اقرار اوّل کی وجہ سے بیع لازم نہیں ہوگی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: یہ اقرار کیا کہ یہ چیز میں نے فلاں کے ہاتھ ایک ہزار میں بیچی ہے اوس نے کہا میں نے تو کسی دام میں بھی نہیں خریدی ہے پھر کہا ہاں ہزار روپے میں خریدی ہے اب بائع کہتا ہے میں نے تمہارے ہاتھ بیچی ہی نہیں اس صورت میں مشتری کا قول معتبر ہے اُن داموں میں چیز کو لے سکتا ہے اور اگر جس وقت مشتری نے خریدنے سے انکار کیا تھا بائع کہہ دیتا کہ سچ کہتے ہو تم نے نہیں خریدی اس کے بعد مشتری کہے کہ میں نے خریدی ہے تو نہ بیع لازم ہوگی، نہ مشتری کے گواہ مقبول ہوں گے۔ اگر بائع مشتری کے خریدنے کی تصدیق کرے تو یہ تصدیق بمنزلۂ بیع[4] مانی جائے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: یہ کہا کہ میں نے یہ چیز فلاں کے ہاتھ بیع کی ہی نہیں بلکہ فلاں کے ہاتھ، یہ اقرار باطل ہے البتہ اگر وہ دونوں دعویٰ کرتے ہوں تو اس کو ہر ایک کے مقابل میں حلف اوٹھانا پڑیگا۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الاقرار،الباب الثامن عشرفي الاقراربالبيع و الشراء...إلخ،ج٤،ص٢١٤.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الاقرار،الباب الثامن في الاختلاف الواقع بين المقروالمقرله ،ج٤،ص١٨٨.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الاقرار،الباب الثامن عشرفي الاقراربالبيع و الشراء...إلخ،ج٤،ص٢١٤.

4 ......خرید وفروخت کے قائم مقام۔

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الاقرار،الباب الثامن عشرفي الاقراربالبيع و الشراء...إلخ،ج٤،ص٢١٤.

6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۸ وکیل بالبیع [1] نے بیع کا اقرار کرلیا یہ اقرار حقِ موکل میں [2] بھی صحیح ہے یعنی موکل چیز دینے سے انکار نہیں کرسکتا ثمن موجود ہو یا ہلاک ہو چکا ہو دونوں کا ایک حکم ہے۔ موکل نے اقرار کیا کہ وکیل نے یہ چیز فلاں کے ہاتھ اتنے میں بیع کر دی ہے اور وہ مشتری بھی تصدیق کرتا ہے مگر وکیل بیع سے انکار کرتا ہے تو چیز اوتنے ہی دام [3] میں مشتری کی ہوگئی مگر اس کی ذمہ داری موکل پر ہے وکیل سے اس بیع کو کوئی تعلق نہیں۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ ایک شخص نے اپنی چیز دوسرے شخص کو بیچنے کے لیے دی موکل مر گیا وکیل کہتا ہے میں نے وہ چیز ہزار روپے میں بیچ ڈالی اور ثمن پر قبضہ بھی کرلیا اگر وہ چیز موجود ہے وکیل کی بات معتبر نہیں اور ہلاک ہو چکی ہے تو معتبر ہے۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ ایک معین چیز کے خریدنے کا وکیل ہے وکیل اقرار کرتا ہے کہ میں نے وہ چیز سو روپے میں خرید لی بائع بھی یہی کہتا ہے مگر موکل انکار کرتا ہے اس صورت میں وکیل کی بات معتبر ہے اور اگر غیر معین چیز کے خریدنے کا وکیل تھا اور اُسکی جنس وصفت وثمن کی تعیین کر دی تھی وکیل کہتا ہے میں نے یہ چیز موکل کے حکم کے موافق خریدی ہے اور موکل انکار کرتا ہے اگر موکل نے ثمن دے دیا تھا تو وکیل کی بات معتبر ہے اور نہیں دیا تھا تو موکل کی۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ دو شخص بائع ہیں ان میں ایک نے عیب کا اقرار کرلیا دوسرا منکر ہے تو جس نے اقرار کیا ہے اُس پر واپسی ہوسکتی ہے دوسرے پر نہیں ہوسکتی اور اگر بائع ایک ہے مگر اس میں اور دوسرے شخص کے مابین شرکت مفاوضہ ہے بائع نے عیب سے انکار کیا اور شریک اقرار کرتا ہے تو چیز واپس ہو جائے گی۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ مسلم الیہ [8] نے کہا تم نے دس روپے سے دو من گیہوں [9] میں سلم کیا تھا مگر میں نے وہ روپے نہیں لیے تھے رب السلم [10] کہتا ہے روپے لے لیے تھے اگر فوراً کہا اسکی بات مان لی جائے گی اور کچھ دیر کے بعد کہا مسلم نہیں۔ [11] یوہیں اگر ایک شخص نے کہا تم نے مجھے ہزار روپے قرض دینے کہے تھے مگر دیے نہیں وہ کہتا ہے دے دیے تھے اگر یہ بات فوراً کہی مسلم ہے اور فاصلہ کے بعد کہی معتبر نہیں۔ [12] (عالمگیری)

---

1 ......فروخت کرنے کا وکیل۔ 2 ......وکیل کرنے والے کے حق میں۔ 3 ...... قیمت۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الاقرار، الباب الثامن عشرفی الاقراربالبیع والشراء...إلخ، ج٤، ص٢١٥.

5 ......المرجع السابق. 6 ......المرجع السابق، ص٢١٦. 7 ......المرجع السابق، ص٢١٧.

8 ......بیع سلم میں بائع کو مسلم الیہ کہتے ہیں۔ 9 ......گندم۔

10 ......بیع سلم میں مشتری کو رب السلم کہتے ہیں۔ 11 ......قابلِ تسلیم نہیں۔

12 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الاقرار، الباب الثامن فی الاختلاف الواقع بین المقروالمقرله، ج٤، ص١٩٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۳ مضارب[1] نے مال مضاربت میں دَین[2] کا اقرار کیا اگر مال مضاربت مضارب کے ہاتھ میں ہے مضارب کا اقرار رب المال[3] پر لازم ہوگا اور مضارب کے ہاتھ میں نہیں ہے تو رب المال پر اقرار لازم نہیں ہوگا۔ مزدور کی اجرت، جانور کا کرایہ، دوکان کا کرایہ ان سب چیزوں کا مضارب نے اقرار کیا وہ اقرار رب المال پر لازم ہوگا جبکہ مال مضاربت ابھی تک مضارب کے پاس ہو اور اگر مال دے دیا اور کہہ دیا کہ یہ اپنا راس المال لو اس کے بعد اس قسم کے اقرار بیکار ہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ مضارب نے ایک ہزار روپے نفع کا اقرار کیا پھر کہتا ہے مجھ سے غلطی ہوگئی پانسو روپے نفع کے ہیں اسکی بات نامعتبر ہے جو کچھ پہلے کہہ چکا ہے اُس کا ضامن ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ مضارب نے بیع کی ہے مبیع کے عیب کا[6] رب المال نے اقرار کیا مشتری مبیع کو مضارب پر واپس نہیں کرسکتا اور بائع نے اقرار کیا تو دونوں پر لازم ہوگا۔[7] (عالمگیری)

وصی کا اقرار

مسئلہ ۱ وصی نے یہ اقرار کیا کہ میّت کا جو کچھ فلاں کے ذمہ تھا میں نے سب وصول کرلیا اور یہ نہیں بتایا کہ کتنا تھا پھر یہ کہا کہ میں نے سو روپے اُس سے وصول کیے ہیں مدیون[8] کہتا ہے کہ میرے ذمہ میّت کے ہزار روپے تھے اور وصی نے سب وصول کرلیے اگر میّت نے مدیون سے دَین کا معاملہ کیا تھا پھر وصی اور مدیون نے اس طرح اقرار کیا تو مدیون بری ہوگیا یعنی وصی اب اُس سے کچھ نہیں وصول کرسکتا اور وصی کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے یعنی وصی سے بھی ورثہ نوسو کا مطالبہ نہیں کرسکتے اور اگر ورثہ نے مدیون کے مقابل میں گواہوں سے اُس کا مدیون ہونا ثابت کیا جب بھی وصی کے اقرار کی وجہ سے مدیون بری ہوگیا مگر وصی پر نوسو روپے تاوان کے واجب ہیں جو ورثہ اُس سے وصول کریں گے۔ اور اگر مدیون نے پہلے ہی

---

1 ......مضاربت پر مال لینے والا۔ 2 ......قرض۔ 3 ......مضاربت پر مال دینے والا۔

4 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الاقرار، الباب التاسع عشر فی اقرار المضارب والشریك، ج٤، ص٢١٨.

5 ......المرجع السابق، ص٢١٩.

6 ......جو چیز بیچی گئی اُس کے عیب کا۔

7 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الاقرار، الباب التاسع عشر فی اقرار المضارب والشریك، ج٤، ص٢١٩.

8 ......مقروض۔

www.dawateislami.net

دَین کا اقرار کیا ہے اور یہ کہ وہ ہزار روپے ہے اس کے بعد وصی نے اقرار کیا کہ جو کچھ اس کے ذمہ تھا میں نے سب وصول کرلیا پھر بعد میں یہ کہا کہ میں نے اُس سے سو روپے وصول کیے ہیں تو مدیون بری ہوگیا مگر وصی نو سوا پنے پاس سے ورثہ کو دے۔ یہ تمام باتیں اُس صورت میں ہیں کہ ایک سو وصول کرنے کا اقرار وصی نے فصل کے ساتھ کیا اور اگر یہ اقرار موصول ہو یعنی یوں کہا کہ جو کچھ میّت کا اُس کے ذمہ تھا میں نے سب وصول کرلیا اور وہ سو روپے تھے اور مدیون کہتا ہے کہ سو نہیں بلکہ ہزار تھے اور تم نے سب لے لیے تو وصی کے اس بیان کی تصدیق کی جائے گی اور مدیون سے نو سو کا مطالبہ ہوگا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: وصی نے ورثہ کا مال بیع کیا اور گواہوں سے ثابت کیا کہ پورا ثمن میں نے وصول کیا اور ثمن سو روپے تھا مشتری کہتا ہے ڈیڑھ سو ثمن تھا وصی کا قول معتبر ہوگا مگر مشتری سے بھی پچاس کا مطالبہ نہ ہوگا اور اگر وصی نے اقرار کیا کہ میں نے سو روپے وصول کیے اور یہی پورا ثمن تھا مشتری کہتا ہے ڈیڑھ سو ثمن تھا تو مشتری پچاس روپے اور دے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: وصی نے اقرار کیا کہ جو کچھ میّت کا فلاں کے ذمہ تھا میں نے سب وصول کرلیا اور کُل سو روپے تھے مگر گواہوں سے ثابت ہوا کہ اُس کے ذمہ دو سو تھے تو مدیون سے سو روپے وصول کیے جائیں گے وصی اپنے اقرار سے ان کو باطل نہیں کرسکتا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: وصی نے اقرار کیا کہ لوگوں کے ذمہ میّت کے جو کچھ دیون تھے میں نے سب وصول کرلیے اس کے بعد ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے میں بھی میّت کا مدیون تھا اور مجھ سے بھی وصی نے دَین وصول کیا وصی کہتا ہے نہ میں نے تم سے کچھ لیا ہے اور نہ مجھے یہ معلوم ہے کہ میّت کا دَین تمہارے ذمہ بھی ہے تو وصی کا قول معتبر ہے اور اس مدیون نے چونکہ دَین کا اقرار کیا ہے اس سے دَین وصول کیا جائے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: وصی نے اقرار کیا کہ فلاں شخص پر میّت کا جو کچھ دَین تھا میں نے سب وصول کرلیا مدیون کہتا ہے کہ مجھ پر ہزار روپے تھے وصی کہتا ہے ہاں ہزار تھے مگر پانسو روپے تم نے میّت کو اُس کی زندگی میں خود اُسے دیے تھے اور پانسو مجھے دیے مدیون کہتا ہے میں نے ہزار تمھیں کو دیے ہیں وصی پر ہزار روپے لازم ہیں مگر ورثہ اُس کو حلف[5] دیں گے۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الاقرار،الباب العشرون فی اقرارالوصی بالقبض،ج٤،ص ٢٢١،٢٢٢.

2 ......المرجع السابق،ص ٢٢٢.

3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق.

5 ......قسم۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الاقرار،الباب العشرون فی اقرارالوصی بالقبض،ج٤،ص٢٢٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۶ وصی نے اقرار کیا کہ میّت کے مکان میں جو کچھ نقد واثاثہ[1] تھا میں نے سب پر قبضہ کرلیا اس کے بعد پھر کہتا ہے کہ مکان میں سو روپے تھے اور پانچ کپڑے تھے ورثہ نے گواہوں سے ثابت کیا کہ جس دن مرا تھا مکان میں ہزار روپے اور سو کپڑے تھے وصی اوتنے ہی کا ذمہ دار ہے جتنے پر اُس نے قبضہ کیا جب تک گواہوں سے یہ ثابت نہ ہو کہ اس سے زائد پر قبضہ کیا تھا۔[2] (عالمگیری)

ودیعت و غصب وغیرہ کا اقرار

مسئلہ ۱ یہ اقرار کیا کہ میں نے اس کا ایک کپڑا غصب کیا یا اُس نے میرے پاس کپڑا امانت رکھا اور ایک عیب دار کپڑا لاکر کہتا ہے یہ وہی ہے مالک کہتا ہے یہ وہ نہیں ہے مگر اس کے پاس گواہ نہیں تو قسم کے ساتھ غاصب[3] یا امین کا ہی قول معتبر ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲ یہ کہا کہ میں نے تم سے ہزار روپے امانت کے طور پر لیے اور وہ ہلاک ہوگئے مقرلہ[5] نے کہا نہیں بلکہ تم نے وہ روپے غصب کیے ہیں مُقِر[6] کو تاوان دینا پڑے گا۔ اور اگر یوں اقرار کیا تم نے مجھے ہزار روپے امانت کے طور پر دیے وہ ضائع ہوگئے اور مقرلہ کہتا ہے نہیں بلکہ تم نے غصب کیے تو مقر پر تاوان نہیں اور اگر یوں اقرار کیا کہ میں نے تم سے ہزار روپے امانت کے طور پر لیے اوس نے کہا نہیں بلکہ قرض لیے ہیں یہاں مقر کا قول معتبر ہوگا۔ یہ کہا کہ یہ ہزار روپے میرے فلاں کے پاس امانت رکھے تھے میں لے آیا وہ کہتا ہے نہیں بلکہ وہ میرے روپے تھے جس کو وہ لے گیا تو اوسی کی بات معتبر ہوگی جس کے یہاں سے اس وقت روپے لایا ہے کیونکہ پہلا شخص استحقاق کا مدعی ہے[7] اور یہ منکر ہے لہٰذا روپے موجود ہوں تو وہ واپس کرے ورنہ اونکی قیمت ادا کرے۔[8] (ہدایہ، درمختار)

---

1 ......مال واسباب۔

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الاقرار، الباب العشرون فی اقرارالوصی بالقبض، ج٤، ص٢٢٣.

3 ......غصب کرنے والا۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، باب الإستثناء ومافی معناه، ج٨، ص٤٣٣.

5 ......جس کے لیے اقرار کیا۔

6 ......اقرار کرنے والا۔

7 ......اپنا حق ثابت کرنے کا دعویدار ہے۔

8 ......"الهداية"، کتاب الاقرار، باب الإستثناء ومافی معناه، ج٢، ص١٨٥.

و"الدرالمختار"، کتاب الاقرار، باب الإستثناء ومافی معناه، ج٨، ص٤٣٣.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ میں نے اپنا یہ گھوڑا فلاں کو کرایہ پر دیا تھا اُس نے سواری لے کر واپس کر دیا یا یہ کپڑا میں نے اوسے عاریت یا کرایہ پر دیا تھا اُس نے پہن کر واپس دے دیا یا میں نے اپنا مکان اُسے سکونت کے لیے دیا تھا اُس نے کچھ دنوں رہ کر واپس کر دیا وہ شخص کہتا ہے نہیں بلکہ یہ چیزیں خود میری ہیں ان سب صورتوں میں مقر کا قول معتبر ہے۔ یوہیں یہ کہتا ہے کہ فلاں سے میں نے اپنا یہ کپڑا اتنی اُجرت پر سلوایا اور اُس پر میں نے قبضہ کر لیا وہ کہتا ہے یہ کپڑا میرا ہی ہے یہاں بھی مقر ہی کا قول معتبر ہے۔[1] (ہدایہ)

مسئلہ ۴ درزی کے پاس کپڑا ہے کہتا ہے یہ کپڑا فلاں کا ہے اور مجھے فلاں شخص (دوسرے کا نام لے کر کہتا ہے) کہ اُس نے دیا ہے اور وہ دونوں اُس کپڑے کے مدعی ہیں تو جس کا نام درزی نے پہلے لیا اسی کو دیا جائے گا یہی حکم دھوبی اور سونار[2] کا ہے اور یہ سب دوسرے کو تاوان بھی نہیں دیں گے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ یہ ہزار روپے میرے پاس زید کی امانت ہیں نہیں بلکہ عمرو[4] کی تو یہ ہزار جو موجود ہیں یہ تو زید کو دے اور اتنے ہی اپنے پاس سے عمرو کو دے کہ جب زید کے لیے اقرار کر چکا تو اُس سے رجوع نہیں کر سکتا۔[5] (درر، غرر) یہ اُس وقت ہے کہ زید بھی اپنے روپے اس کے پاس بتاتا ہو۔

مسئلہ ۶ یہ کہا کہ ہزار روپے زید کے ہیں نہیں بلکہ عمرو کے ہیں اس میں امانت کا لفظ نہیں کہا تو وہ روپے زید کو دے عمرو کا اس پر کچھ واجب نہیں۔ یہ اُس صورت میں ہے کہ معین کا اقرار ہو اور اگر غیر معین شے کا اقرار ہو مثلاً یہ کہا کہ میں نے فلاں کے سو روپے غصب کیے نہیں بلکہ فلاں کے اس صورت میں دونوں کو دینا ہوگا کہ دونوں کے حق میں اقرار صحیح ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۷ ایک نے دوسرے سے کہا میں نے تم سے ایک ہزار بطور امانت لیے تھے اور ایک ہزار غصب کیے تھے امانت کے روپے ضائع ہو گئے اور غصب والے یہ موجود ہیں لے لو، مقر لہ یہ کہتا ہے کہ یہ امانت والے روپے ہیں اور غصب

---

1 ......"الهداية"، كتاب الاقرار، باب الإستثناء و مافي معناه، ج ٢، ص ١٨٥ .

2 ......سونے کا کاروبار کرنے والا۔

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الاقرار، الباب الحادي عشر في اقرار الرجل...إلخ، ج ٤، ص ١٩٧ .

4 ......اسے عَمْر پڑھتے ہیں اس میں واو صرف لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔

5 ......"دررالحكام" و"غررالأحكام"، كتاب الاقرار، باب الإستثناء و مابمعناه، الجزء الثاني، ص ٣٦٧ .

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الاقرار، باب الإستثناء و مافي معناه، ج ٨، ص ٤٣٤ .

www.dawateislami.net

والے ہلاک ہوئے، اس میں مقرلہ کا قول معتبر ہوگا یعنی یہ ہزار بھی لے گا اور ایک ہزار تاوان لے گا۔ یوہیں اگر مقرلہ یہ کہتا ہے کہ نہیں بلکہ تم نے دو ہزار غصب کیے تھے تو مقر[1] سے دونوں ہزار وصول کرے گا۔ اور اگر مقر کے یہ الفاظ تھے کہ تم نے ایک ہزار مجھے بطور امانت دیے تھے اور ایک ہزار میں نے تم سے غصب کیے تھے امانت والے ضائع ہوگئے اور غصب والے یہ موجود ہیں اور مقرلہ[2] یہ کہتا ہے کہ غصب والے ضائع ہوئے تو اس صورت میں مقر کا قول معتبر ہوگا یعنی یہ ہزار جو موجود ہیں لے لے اور تاوان کچھ نہیں۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۸ ایک شخص نے کہا میں نے تم سے ہزار روپے بطور امانت لیے تھے وہ ہلاک ہوگئے دوسرے نے کہا بلکہ تم نے غصب کیے تھے مقر پر تاوان واجب ہے کہ لینے کا اقرار سبب ضمان کا اقرار ہے مگر اس کے ساتھ امانت کا دعویٰ ہے اور مقرلہ اس سے منکر ہے لہٰذا اسی کا قول معتبر اور اگر یہ کہا کہ تم نے مجھے ہزار روپے امانت کے طور پر دیے وہ ہلاک ہوگئے دوسرا یہ کہتا ہے کہ تم نے غصب کیے تھے تو تاوان نہیں کہ اس صورت میں اس نے سبب ضمان کا اقرار ہی نہیں کیا بلکہ دینے کا اقرار ہے اور دینا مقرلہ کا فعل ہے۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۹ یہ کہا کہ فلاں شخص پر میرے ہزار روپے تھے میں نے وصول پائے اس نے کہا تم نے یہ ہزار روپے مجھ سے لیے ہیں اور تمہارا میرے ذمہ کچھ نہیں تھا تم وہ روپے واپس کرو اگر یہ قسم کھا جائے کہ اُس کے ذمہ کچھ نہ تھا تو اُسے واپس کرنے ہوں گے۔ یوہیں اگر اُس نے یہ اقرار کیا تھا کہ میری امانت اُس کے پاس تھی میں نے لے لی یا میں نے ہبہ کیا تھا واپس لے لیا دوسرا کہتا ہے کہ نہ امانت تھی نہ ہبہ تھا وہ میرا مال تھا جو تم نے لے لیا واپس کرنا ہوگا۔[5] (مبسوط)

مسئلہ ۱۰ اقرار کیا کہ یہ ہزار روپے میرے پاس تمہاری ودِیعت[6] ہیں۔ مقرلہ نے جواب میں کہا کہ ودیعت نہیں ہیں بلکہ قرض ہیں یا مبیع کے ثمن ہیں مقر نے کہا کہ نہ ودیعت ہیں نہ دَین[7] اب مقرلہ یہ چاہتا ہے کہ دَین میں ان روپوں کو وصول کرلے نہیں کرسکتا کیونکہ ودِیعت کا اقرار اس کے رد کرنے سے رد ہوگیا اور دَین کا اقرار تھا ہی نہیں لہٰذا معاملہ ختم

1...... اقرار کرنے والا۔ 2...... جس کے لیے اقرار کیا ہے۔

3...... "الفتاوی الخانیة"، کتاب الاقرار، فصل فیمایکون اقراراً، ج۲، ص۲۰۱.

4...... "الهداية"، کتاب الاقرار، باب الإستثناء ومافی معناه، ج۲، ص۱۸۵.

5...... "المبسوط" للسرخسی، باب الاقرار بالاقتضاء، ج۹، الجزء الثامن عشر، ص۱۱٦، ۱۱۷.

6...... امانت۔ 7...... قرض۔

www.dawateislami.net

ہوگیا۔ اور اگر صورت یہ ہے کہ مقر نے ودیعت کا اقرار کیا اور مقرلہ نے کہا کہ ودیعت نہیں بلکہ بعینہٖ یہی روپے میں نے تمھیں قرض دیے ہیں اور مقر نے قرض سے انکار کردیا تو مقرلہ بعینہٖ یہی روپے لے سکتا ہے اور اگر مقر نے بھی قرض کی تصدیق کردی تو مقرلہ بعَینہٖ یہی روپے نہیں لے سکتا۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۱۱ یہ کہا زید کے گھر میں سے میں نے سو روپے لیے تھے پھر کہا کہ وہ میرے ہی تھے یا یہ کہا کہ وہ روپے عمرو[2] کے تھے وہ روپے صاحب خانہ یعنی زید کو واپس دے اور عمرو کو اپنے پاس سے سو روپے دے۔ یوہیں اگر یہ کہا کہ زید کے صندوق یا اوس کی تھیلی میں سے میں نے سو روپے لیے پھر یہ کہا کہ وہ عمرو کے تھے وہ روپے زید کو دے اور عمرو کے لیے چونکہ اقرار کیا اسے تاوان دے۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۱۲ یہ کہا کہ فلاں کے گھر میں سے میں نے سو روپے لیے پھر کہا اوس مکان میں، میں رہتا تھا یا وہ میرے کرایہ میں تھا اُس کی بات معتبر نہیں یعنی تاوان دینا ہوگا ہاں اگر گواہوں سے اُس میں اپنی سکونت[4] یا کرایہ پر ہونا ثابت کردے تو ضمان سے بری ہے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۱۳ یہ کہا کہ فلاں کے گھر میں میں نے اپنا کپڑا رکھا تھا پھر لے آیا تو اس کے ذمہ تاوان نہیں۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ یہ کہا کہ فلاں شخص کی زمین کھود کر اُس میں سے ہزار روپے نکال لایا مالک زمین کہتا ہے وہ روپے میرے تھے اور یہ کہتا ہے میرے ہیں، مالکِ زمین کا قول معتبر ہے۔ مالک زمین نے گواہوں سے ثابت کیا کہ فلاں شخص نے اس کی زمین کھود کر ہزار روپے نکال لیے ہیں وہ کہتا ہے میں نے زمین کھودی ہی نہیں یا یہ کہتا ہے کہ وہ روپے میرے تھے وہ روپے مالک زمین کے قرار دیے جائیں گے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الاقرار، فصل فیما یکون اقراراً، ج۲، ص۲۰۱.

2 ......اسے عَمْرْ پڑھتے ہیں اس میں "واؤ" صِرف لکھا جاتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔

3 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الاقرار، فصل فیما یکون اقراراً، ج۲، ص۲۰۳.

4 ......رہائش۔

5 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الاقرار، فصل فیما یکون اقراراً، ج۲، ص۲۰۳.

6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الاقرار، الباب الثامن فی الاختلاف الواقع بین المقر والمقرله، ج٤، ص۱۸۸.

7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الاقرار، الباب التاسع فی الاقرار بأخذالشیئ من مکان، ج٤، ص۱۹۱.

www.dawateislami.net

متفرقات

مسئلہ ۱: زید کے عمرو کے ذمہ دس روپے اور دس اشرفیاں ہیں زید نے کہا میں نے عمرو سے روپے وصول پائے نہیں بلکہ اشرفیاں وصول ہوئیں عمرو کہتا ہے دونوں چیزیں تم نے وصول پائیں تو دونوں کی وصولی قرار دی جائے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: ایک شخص کے دوسرے پر ایک دستاویز کی رو سے دس روپے ہیں اور دس روپے دوسری دستاویز کی رو سے ہیں دائن[2] نے کہا میں نے مدیون[3] سے دس روپے اس دستاویز والے وصول پائے نہیں بلکہ اس دستاویز والے وصول پائے دس ہی روپے کی وصولی اقرار پائے گی اختیار ہے کہ جس دستاویز والے چاہے قرار دے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳: زید کے عمرو کے ذمہ سو روپے ہیں اور بکر کے ذمہ سو روپے ہیں اور عمرو و بکر ہر ایک دوسرے کا کفیل[5] ہے۔ زید نے اقرار کیا میں نے عمرو سے دس روپے وصول پائے نہیں بلکہ بکر سے تو عمرو و بکر دونوں سے دس دس روپے وصول کرنے کا اقرار قرار پائے گا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴: ایک شخص کے دوسرے پر ہزار روپے ہیں دائن نے کہا تم نے اوس میں سے سو روپے مجھے اپنے ہاتھ سے دیئے نہیں بلکہ خادم کے ہاتھ بھیجے تو یہ سو ہی کا اقرار ہے اور اگر ان روپوں کا کوئی شخص کفیل ہے اور دائن نے یہ کہا کہ تم سے میں نے سو روپے وصول پائے نہیں بلکہ تمھارے کفیل سے تو ہر ایک سے سو سو روپے لینے کا اقرار ہے اور اگر دائن اون دونوں پر حلف دینا چاہے نہیں دے سکتا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: دائن نے مدیون سے کہا سو روپے تم سے وصول ہو چکے مدیون نے کہا اور دس روپے میں نے تمہارے پاس بھیجے تھے اور دس روپے کا کپڑا تمہارے ہاتھ فروخت کیا ہے دائن نے کہا تم سچ کہتے ہو یہ سب اونھیں سو میں ہیں دائن

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الاقرار، الباب العاشر في الخيار والإستثناء والرجوع، ج٤، ص١٩٦.

2 ......قرض دینے والا۔ 3 ......مقروض۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الاقرار، الباب العاشر في الخيار والإستثناء والرجوع، ج٤، ص١٩٦.

5 ......ضامن۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الاقرار، الباب العاشر في الخيار والإستثناء والرجوع، ج٤، ص١٩٦.

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ ایک شخص نے دوسرے سے کوئی چیز خریدی بائع[2] نے کہا میں نے مشتری[3] سے ثمن لے لیا پھر بائع نے کہا مشتری کے میرے ذمہ روپے تھے اُس سے میں نے مقاصہ (ادلا بدلا) کرلیا بائع کی بات نہیں مانی جائے گی۔ اور اگر بائع نے پہلے یہ کہا کہ مشتری کے روپے میرے ذمہ تھے اُس سے میں نے مقاصہ کرلیا اور بعد میں یہ کہا کہ ثمن کے روپے مشتری سے لے لیے تو بائع کا قول معتبر ہے۔ یوہیں اگر بائع نے یہ کہا کہ ثمن کے روپے وصول ہوگئے یا وہ ثمن کے روپے سے بری ہوگیا پھر کہتا ہے میں نے مقاصہ کرلیا تو اُس کی بات مان لی جائے گی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ مقرلہ ایک شخص ہے اور مقر نے نفی واثبات کے طور پر دو چیزوں کا اقرار کیا تو جو مقدار میں زیادہ ہوگی اور وصف میں بہتر ہوگی وہ واجب ہوگی مثلاً زید کے مجھ پر ایک ہزار روپے ہیں نہیں بلکہ دو ہزار یا یوں کہا اُس کے مجھ پر ایک ہزار روپے کھرے[5] ہیں نہیں بلکہ کھوٹے یا اس کا عکس یعنی یوں کہا اوس کے مجھ پر دو ہزار ہیں نہیں بلکہ ایک ہزار یا ایک ہزار کھوٹے ہیں نہیں بلکہ کھرے، ان سب کا حکم یہ ہے کہ پہلی صورت میں دو ہزار واجب اور دوسری صورت میں کھرے روپے واجب اور اگر جنس مختلف ہوں مثلاً اُس کے مجھ پر ایک ہزار روپے ہیں نہیں بلکہ ایک ہزار اشرفی دونوں چیزیں واجب ایک ہزار وہ، ایک ہزار یہ۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ یہ کہا کہ زید پر جو میرا دَین[7] ہے وہ عمرو کا ہے یا یہ کہا کہ زید کے پاس جو میری امانت ہے وہ عمرو کی ہے۔ یہ عمرو کے لیے اس دَین وامانت کا اقرار ہے مگر اس دَین یا امانت پر قبضہ مقر کا[8] حق ہے مگر اس لفظ کو ہبہ قرار دینا گذشتہ بیان کے موافق ہوگا لہٰذا تسلیمِ واہب[9] اور قبضۂ موہوب لہ[10] ضروری ہوگا۔[11] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الاقرار، الباب العاشر في الخيار والإستثناء والرجوع، ج٤، ص١٩٦.

2 ......بیچنے والا۔ 3 ......خریدار۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الاقرار، الباب العاشر في الخيار والإستثناء والرجوع، ج٤، ص١٩٦.

5 ......خالص۔

6 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، كتاب الاقرار، باب الإستثناء ومافي معناه، ج٨، ص٤٣٥.

7 ......قرض۔ 8 ......اقرار کرنے والے کا۔

9 ......ہبہ کرنے والے کا سپرد کردینا۔ 10 ......جسے ہبہ کیا اس کا قبضہ کرلینا۔

11 ......"الدرالمختار"، كتاب الاقرار، باب الإستثناء ومافي معناه، ج٨، ص٤٣٥.

www.dawateislami.net

اقرارِ مریض کا بیان

مریض سے مراد وہ ہے جو مرض الموت میں مبتلا ہو اور اس کی تعریف کتاب الطلاق میں مذکور ہو چکی ہے وہاں سے معلوم کریں۔

مسئلہ ۱ مریض کے ذمہ جو دَین ہے جس کا وہ اقرار کرتا ہے وہ حالتِ صحت کا دَین ہے یا حالتِ مرض کا اور اُس کا سبب معروف ہے یا غیر معروف اور اقرار اجنبی کے لیے ہے یا وارث کے لیے ان تمام صورتوں کے احکام بیان کیے جائیں گے۔

مسئلہ ۲ صحت کا دَین[1] چاہے اس کا سبب معلوم ہو یا نہ ہو اور مرض الموت کا دَین جس کا سبب معروف و مشہور ہو مثلاً کوئی چیز خریدی ہے اُس کا ثمن، کسی کی چیز ہلاک کر دی ہے اُسکا تاوان، کسی عورت سے نکاح کیا ہے اُس کا مَہرِ مثل یہ دیون[2] اون دیون پر مقدم ہیں جن کا زمانۂ مرض میں اُس نے اقرار کیا ہے۔[3] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۳ سبب معروف کا یہ مطلب ہے کہ گواہوں سے اُس کا ثبوت ہو یا قاضی نے خود اُس کا معاینہ کیا ہو اور سبب سے وہ سبب مراد ہے جو تبرع نہ ہو جیسے نکاحِ مشاہد اور بیع اور اتلافِ مال کہ ان کو لوگ جانتے ہوں۔ مَہر مثل سے زیادہ پر مریض نے نکاح کیا تو جو کچھ مَہر مثل سے زیادتی ہے یہ باطل ہے اگرچہ نکاح صحیح ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۴ مریض نے اجنبی کے حق میں اقرار کیا یہ اقرار جائز ہے اگرچہ اُس کے تمام اموال کو احاطہ کر لے[5] اور وارث کے لیے مریض نے اقرار کیا تو جب تک دیگر ورثا اس کی تصدیق نہ کریں جائز نہیں اور اجنبی کے لیے بھی جمیع مال[6] کا اقرار اُس وقت صحیح ہے جب صحت کا دَین اُس کے ذمہ نہ ہو یعنی علاوہ مقرلہ[7] کے دوسرے لوگوں کا دَین حالت صحت میں جو معلوم تھا نہ ہو ورنہ پہلے یہ دَین ادا کیا جائے گا اس سے جب بچے گا تو اُس دَین کو ادا کیا جائے گا جس کا مرض میں اقرار کیا ہے بلکہ زمانۂ صحت کے دَین کو اُس ودیعت[8] پر مقدم کریں گے جس کا ثبوت محض مریض کے

---

1. ......قرض۔
2. ......دَین کی جمع قرضے۔
3. ......"البحر الرائق"، کتاب الإقرار، باب إقرار المريض، ج۷، ص ۴۳۱. و"الدرالمختار"، کتاب الإقرار، باب إقرار المريض، ج۸، ص ۴۳۷.
4. ......"الدرالمختار"، کتاب الإقرار، باب إقرار المريض، ج۸، ص ۴۳۷.
5. ......یعنی جتنے مال کا اقرار کیا وہ ترکہ کے مال سے زائد ہو جائے۔
6. ......تمام مال۔
7. ......جس کے لیے اقرار کیا۔
8. ......امانت۔

www.dawateislami.net

اقرار سے ہو۔[1] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۵ مریض کو یہ اختیار نہیں کہ بعض دائن کا دَین ادا کر دے بعض کا نہ ادا کرے یعنی اگر اُس نے ایسا کیا ہے اور کُل مال ختم ہوگیا یا دوسرے لوگوں کا دَین حصۂ رسد کے موافق[2] نہیں وصول ہوگا تو جو کچھ مریض نے ادا کیا ہے اُس میں بقیہ دَین والے بھی شریک ہوں گے یہ نہیں کہ وہ تنہا اونھیں کا ہو جائے جن کو دیا ہے اگرچہ یہ دَین جو ادا کیا زوجہ کا مَہر ہو یا کسی مزدور یا ملازم کی اجرت یا تنخواہ ہو۔[3] (بحر)

مسئلہ ٦ زمانۂ مرض میں مریض نے کسی سے قرض لیا ہے یا کوئی چیز زمانۂ مرض میں خریدی ہے بشرطیکہ مثل قیمت پر خریدی ہو اس قرض کو ادا کرنے یا مبیع کے ثمن دینے میں رکاوٹ نہیں ہے یعنی اس میں دوسرے دائن شریک نہیں ہیں تنہا یہی مالک ہیں جن کو دیا بشرطیکہ یہ قرض و بیع بینہ سے[4] ثابت ہوں یہ نہ ہو کہ محض مریض کے اقرار سے اس کا ثبوت ہو۔[5] (بحر)

مسئلہ ۷ مریض نے کوئی چیز خریدی اور اُس کا ثمن ادا نہیں کیا یہاں تک کہ مر گیا تو اگر مبیع ابھی تک بائع کے قبضہ میں ہے تو اُسکا تنہا بائع حقدار ہے دوسرے دَین والے اس مبیع کا مطالبہ نہیں کر سکتے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ چیز اُس مرنے والے مدیون[6] کی ہے لہٰذا ہم بھی اس میں سے اپنا دَین وصول کریں گے اور اگر مبیع اُس مشتری کے ہاتھ میں پہنچ چکی ہے اس کے بعد مرا تو جیسے دوسرے دَین والے ہیں بائع بھی ایک دائن[7] ہے سب کے ساتھ شریک ہے حصۂ رسد کے موافق یہ بھی لے گا۔[8] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۸ مریض نے ایک دَین کا اقرار کیا پھر دوسرے دَین کا اقرار کیا مثلاً پہلے کہا زید کے میرے ذمہ اتنے روپے ہیں پھر کہا عمرو کے میرے ذمہ اتنے روپے ہیں دونوں اقرار برابر ہیں دینے میں ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں چاہے یہ دونوں

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإقرار، الباب السادس فی اقاریر المریض و أفعاله، ج٤، ص١٧٧.
و"ردالمحتار"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، ج٨، ص٤٣٦.

2 ......یعنی جتنا دین بنتا ہے اس کے مطابق۔

3 ......"البحر الرائق"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، ج٧، ص٤٣١.

4 ......گواہوں سے۔

5 ......"البحر الرائق"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، ج٧، ص٤٣١.

6 ......مقروض۔

7 ......قرض دینے والا۔

8 ......"البحر الرائق"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، ج٧، ص٤٣١.
و"الدرالمختار"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، ج٨، ص٤٣٧، ٤٣٨.

www.dawateislami.net

اقرار متصل ہوں یا فصل کے ساتھ ہوں اور اگر پہلے دَین کا اقرار کیا پھر امانت کا کہ یہ چیز میرے پاس فلاں کی امانت ہے یہ دونوں بھی برابر ہیں اور اگر پہلے امانت کا اقرار ہے اُس کے بعد دَین کا تو امانت کو دَین پر مقدم رکھا جائے گا۔[1] (بحر)

مسئلہ ۹: ودیعت کا اقرار کیا کہ فلاں کے ہزار روپے میرے پاس ودیعت ہیں اور مرگیا اور وہ ہزار ودیعت کے ممتاز نہیں ہیں تو مثل دیگر دیون کے یہ بھی ایک دَین قرار پائے گا جو تر کہ سے ادا کیا جائے گا۔ اور اگر مریض کے پاس ہزار روپے ہیں اور صحت کے زمانہ کا اُس پر کوئی دَین نہیں ہے اُس نے اقرار کیا کہ مجھ پر فلاں کے ہزار روپے دَین ہیں پھر اقرار کیا کہ یہ ہزار روپے جو میرے پاس ہیں فلاں شخص کی ودیعت ہے پھر ایک تیسرے شخص کے لیے ہزار روپے دَین کا اقرار کیا تو یہ ہزار روپے جو موجود ہیں تینوں پر برابر برابر تقسیم ہوں گے اور اگر پہلے شخص نے کہہ دیا کہ میرا اُس پر کوئی حق نہیں ہے یا میں نے معاف کردیا تو اسکی وجہ سے تیسرے دائن کا حق باطل نہیں ہوگا بلکہ مودع[2] اور دائن میں یہ روپے نصف نصف تقسیم ہوں گے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: مریض نے اقرار کیا کہ میرے باپ کے ذمہ فلاں شخص کا اتنا دَین ہے اور اس کے قبضہ میں ایک مکان ہے جو اس کے باپ کا تھا اور خود اس مریض پر زمانہ صحت کا بھی دَین ہے اس صورت میں اولاً دَین صحت کو ادا کریں گے اس سے جب بچے گا تو اس کے باپ کا دَین جس کا اس نے اقرار کیا ہے ادا کیا جائے گا اور اگر اپنے باپ کے دَین کا باپ کے مرنے کے بعد ہی زمانہ صحت میں اقرار کیا ہے تو اُس مکان کو بیچ کر پہلے اس کے باپ کا دَین ادا کیا جائے گا جن لوگوں کا اس پر دَین ہے وہ اپنا دَین نہیں لے سکتے جب تک اس کے باپ کا دَین ادا نہ ہوجائے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: مریض نے اقرار کیا کہ وارث کے پاس جو میری ودیعت یا عاریت تھی مل گئی یا مال مضاربت تھا وصول پایا اُسکی بات مان لی جائے گی۔ یوہیں اگر وہ کہتا ہے کہ موہوب لہ[5] سے میں نے ہبہ کو واپس لے لیا یا جو چیز بیع فاسد کے ساتھ بیچی تھی واپس لی یا مغصوب[6] یا رہن[7] کو وصول پایا یہ اقرار صحیح ہے اگرچہ اس پر زمانہ صحت کا دَین ہو جب کہ یہ سب یعنی موہوب لہ وغیرہ اجنبی ہوں اور اگر وارث سے واپس لینے کا ان صورتوں میں اقرار کرے تو اُسکی بات نہیں مانی جائے گی۔[8] (عالمگیری)

1 ......"البحر الرائق"، کتاب الإقرار، باب إقرار المریض، ج۷، ص ۴۳۱، ۴۳۲.

2 ......امانت رکھوانے والے۔

3 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإقرار، الباب السادس فی اقاریر المریض وأفعالہ، ج۴، ص۱۷۷، ۱۷۸.

4 ......المرجع السابق، ص۱۷۸.

5 ......جسے ہبہ کیا گیا۔ 6 ......غصب کی ہوئی چیز۔ 7 ......گروی رکھی ہوئی چیز۔

8 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإقرار، الباب السادس فی اقاریر المریض وأفعالہ، ج۴، ص۱۷۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۲ مریض نے اپنے مدیون سے دَین کو معاف کر دیا اگر یہ مریض خود مدیون ہے اور جس سے دَین کو معاف کیا ہے وہ اجنبی ہے یہ معاف کرنا جائز نہیں اور اگر خود مدیون نہیں ہے تو اجنبی پر سے دَین کو بقدر اپنے ثلث مال کے معاف کر سکتا ہے اور وارث سے دَین کو معاف کرے تو چاہے خود مدیون ہو یا نہ ہو وارث پر اصالۃً دَین ہو یا اُس نے کفالت[1] کی ہو ہر صورت میں جائز نہیں اور اگر مریض نے یہ کہہ دیا کہ اس پر میرا کوئی حق ہی نہیں ہے یہ اقرار قضاءً صحیح ہے کہ اب مطالبہ قاضی کے یہاں نہیں ہوگا مگر دیانۃً صحیح نہیں یعنی اگر واقع میں مطالبہ تھا اور اس نے ایسا کہہ دیا تو مؤاخذۂ اخروی ہے۔[2] (بحر)

مسئلہ ۱۳ مریض نے اقرار کیا کہ میں نے اپنی یہ چیز فلاں کے ہاتھ صحت کے زمانہ میں بیچ دی ہے اور اس کا ثمن بھی وصول کر لیا ہے اور مشتری بھی اس کا دعویٰ کرتا ہو تو بیع کے حق میں اُسکا اقرار صحیح ہے اور ثمن وصول کرنے کے حق میں بقدرِ ثُلُث مال کے صحیح اس سے زیادہ میں صحیح نہیں۔[3] (بحر)

مسئلہ ۱۴ یہ اقرار کیا کہ میرا دَین جو فلاں کے ذمہ تھا میں نے وصول پایا اگر وہ دَین صحت کے زمانہ کا تھا تو مریض کا یہ اقرار صحیح ہے چاہے اس پر خود دَین ہو یا نہ ہو اور اگر یہ دَین زمانۂ مرض کا تھا اور خود اس پر زمانۂ صحت کا دَین ہے تو یہ اقرار صحیح نہیں اور اگر اس پر صحت کا دَین نہ ہو تو بقدر ثلث مال یہ اقرار صحیح ہے۔ یہ چیز میں نے فلاں وارث کے ہاتھ صحت کے زمانہ میں بیع کر دی اور ثمن بھی وصول پایا یہ اقرار صحیح نہیں۔[4] (بحر)

مسئلہ ۱۵ مریض نے اپنی عورت سے خلع کیا اور عورت کی عدت بھی پوری ہوگئی اب وہ کہتا ہے میں نے بدل خلع وصول پایا اگر اُس پر نہ زمانۂ صحت کا دَین ہے نہ مرض کا تو اُس کی بات مان لی جائے گی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ صحت میں غبن فاحش کے ساتھ کوئی چیز بشرط خیار خریدی تھی اور مرض میں اس بیع کو جائز کیا یا ساکت رہا یہاں تک کہ مدت خیار گزر گئی اس کے بعد مر گیا تو یہ بیع ثلث سے نافذ ہوگی۔[6] (بحر)

مسئلہ ۱۷ عورت نے مرض میں اقرار کیا کہ میں نے شوہر سے اپنا مَہر وصول پایا اگر زوجیت یا عدت میں مر گئی اُس کا

---

1 ......ضمانت۔

2 ......"البحر الرائق"، كتاب الإقرار، باب إقرار المريض، ج٧، ص٤٣٢.

3 ......المرجع السابق. 4 ......المرجع السابق.

5 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الإقرار، الباب السادس فى اقارير المريض وأفعاله، ج٤، ص١٨١.

6 ......"البحر الرائق"، كتاب الإقرار، باب إقرار المريض، ج٧، ص٤٣٢.

www.dawateislami.net

یہ اقرار جائز نہیں اور اگر یہ دونوں باتیں نہیں ہیں مثلاً شوہر نے قبل دخول طلاق دے دی ہے یہ اقرار جائز ہے۔ مریضہ نے شوہر سے مَہر معاف کردیا یہ دوسرے ورثہ کی اجازت پر موقوف ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۸ مریض نے یہ کہا کہ دنیا میں میری کوئی چیز ہی نہیں ہے اور مرگیا بقیہ ورثہ کو اختیار ہے کہ اُس کی زوجہ اور بیٹی سے اس بات پر قسم کھلائیں کہ ہم نہیں جانتے ہیں کہ متوفی کے ترکہ میں کوئی چیز تھی۔[2] (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹ مریض نے دوسرے پر بہت کچھ اموال کا دعویٰ کیا تھا مدعی نے مدعیٰ علیہ سے خفیۃً تھوڑے سے مال پر مصالحت[3] کرلی اور علانیہ یہ اقرار کرلیا کہ اس کے ذمہ میرا کچھ نہیں ہے اور مرگیا اس کے بعد ورثہ نے دعویٰ کیا اور گواہوں سے ثابت کیا کہ ہمارے مورث کے بہت کچھ اموال اس شخص کے ذمہ ہیں ہمارے مورث نے ہم کو محروم کرنے کے لیے یہ ترکیب کی ہے یہ دعویٰ مسموع[4] نہ ہوگا اور اگر مدعیٰ علیہ بھی وارث تھا اور یہی تمام معاملات پیش آئے تو بقیہ ورثہ کا دعویٰ مسموع ہوگا۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰ جس وارث کے لیے مریض نے اقرار کیا ہے یہ کہتا ہے کہ اُس شخص نے میرے لیے صحت کے زمانہ میں اقرار کیا تھا اور بقیہ ورثہ یہ کہتے ہیں کہ مرض میں اقرار کیا تھا تو قول ان بقیہ ورثہ کا معتبر ہے اور اگر دونوں نے گواہ پیش کیے تو مقرلہ کے گواہ معتبر ہیں اور اگر مقرلہ کے پاس گواہ نہ ہوں تو اون ورثہ پر حلف دے سکتا ہے۔[6] (بحر)

مسئلہ ۲۱ یہ جو کہا گیا ہے کہ وارث کے لیے مریض کا اقرار باطل ہے اس سے مراد وہ وارث ہے جو بوقت موت وارث ہوا یہ نہیں کہ بوقت اقرار وارث ہو یعنی جس وقت اس کے لیے اقرار کیا تھا وارث نہ تھا اور اُس کے مرنے کے وقت وارث ہوگیا تو یہ اقرار باطل ہے مگر جبکہ وراثت کا جدید سبب پیدا ہوجائے مثلاً نکاح لہٰذا اگر کسی عورت کے لیے اقرار کیا تھا اس کے بعد نکاح کیا وہ اقرار صحیح ہے اور اگر اپنے بھائی کے لیے اقرار کیا تھا جو محجوب تھا مگر اُس کے مرنے کے وقت محجوب نہ رہا مثلاً جب اس نے اقرار کیا تھا اُس وقت اوس کا بیٹا موجود تھا اور بعد میں بیٹا مرگیا اب بھائی وارث ہوگیا اقرار باطل ہے اور اگر اقرار کے وقت بھائی وارث تھا مثلاً مریض کا کوئی بیٹا نہ تھا اُس کے بعد بیٹا پیدا ہوا اب بھائی وارث نہ رہا اگر مریض کے مرنے تک بیٹا زندہ رہا یہ

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الإقرار، باب إقرار المریض، ج۸، ص۴۳۸.

2 ......المرجع السابق.

3 ......آپس میں صلح۔

4 ......قابل قبول۔

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الإقرار، باب إقرار المریض، ج۸، ص۴۳۹، ٤٤٠.

6 ......"البحر الرائق"، کتاب الإقرار، باب إقرار المریض، ج۷، ص۴۳۲.

www.dawateislami.net

اقرار صحیح ہے۔ مریض نے جس کے لیے اقرار کیا وہ وارث تھا پھر وارث نہ رہا پھر وارث ہوگیا اور اب وہ مریض مرا تو اقرار باطل ہے مثلاً زوجہ کے لیے اقرار کیا پھر اوسے بائن طلاق دے دی بعد عدت پھر اوس سے نکاح کر لیا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲ اگر مریض نے اجنبیہ کے لیے کوئی چیز ہبہ کر دی یا وصیت کر دی اس کے بعد اُس سے نکاح کیا وہ ہبہ یا وصیت باطل ہے۔ مریض نے وارث کے لیے اقرار کیا مگر پہلے یہ مقرلہ مرگیا اس کے بعد وہ مریض مرا مگر مقرلہ کے ورثہ مریض کے بھی ورثہ سے ہیں یہ اقرار جائز ہے جس طرح اجنبی کے لیے اقرار۔[2] (بحر، عالمگیری)

مسئلہ ۲۳ مریض نے اجنبی کے لیے اقرار کیا کہ یہ چیز اُسکی ہے اور اُس اجنبی نے کہا کہ یہ چیز مقر کے وارث کی ہے یہ خود مریض کا وارث کے حق میں اقرار ہے لہٰذا صحیح نہیں۔ مریض نے اپنی عورت کے دَین مَہر کا اقرار کیا یہ اقرار صحیح ہے پھر اگر مرنے کے بعد ورثہ نے گواہوں سے ثابت کرنا چاہا کہ اُس عورت نے مریض کی زندگی میں مَہر بخش دیا تھا یہ گواہ نہیں سُنے جائیں گے۔[3] (بحر)

مسئلہ ۲۴ مریض نے دَین یا عین کا وارث کے لیے اقرار کیا مثلاً یہ کہا کہ اس کے میرے ذمہ ہزار روپے ہیں یا یہ کہ فلاں چیز اُس کی ہے یہ اقرار باطل ہے خواہ تنہا وارث کے لیے اقرار ہو یا وارث و اجنبی دونوں کے حق میں اقرار ہو یعنی دونوں کی شرکت میں وہ دَین ہے یا اوس عین میں دونوں شریک ہیں اور یہ دونوں شریک ہونے کو مان رہے ہوں یا کہتے ہوں کہ ہم دونوں میں شرکت نہیں ہے بہر حال وہ اقرار باطل ہے ہاں اگر بقیہ ورثہ اُس اقرار کی تصدیق کریں تو یہ اقرار نافذ ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۵ شوہر نے عورت کے لیے وصیّت کی یا عورت نے شوہر کے لیے وصیت کی اور دونوں صورتوں میں کوئی دوسرا وارث نہیں ہے تو وصیت صحیح ہے اور زوجین[5] کے سوا دوسرا کوئی وارث جب تنہا ہو تو وصیت کی کیا ضرورت کیوں کہ وہ تو کل کا خود ہی وارث ہے۔[6] (درمختار)

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الإقرار، الباب السادس فى اقارير المريض وأفعاله، ج٤، ص١٧٦.

2 ......"البحر الرائق"، كتاب الإقرار، باب إقرار المريض، ج٧، ص٤٣٢.
و"الفتاوى الهندية"، كتاب الإقرار، الباب السادس فى اقارير المريض وأفعاله، ج٤، ص١٧٦، ١٧٧.

3 ......"البحر الرائق"، كتاب الإقرار، باب إقرار المريض، ج٧، ص٤٣٢.

4 ......"الدرالمختار"، كتاب الإقرار، باب إقرار المريض، ج٨، ص٤٤١.

5 ......میاں، بیوی۔

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الإقرار، باب إقرار المريض، ج٨، ص٤٤١.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۶ مریض کے قبضہ میں جائداد ہے اس کے متعلق اُس نے وقف کا اقرار کیا اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ خود اپنے وقف کرنے کا اقرار کرتا ہے کہتا ہے کہ میں نے اسے وقف کیا ہے ایک ثلث مال میں یہ وقف نافذ ہوگا۔ دوسری صورت یہ کہ اس کو دوسرے نے وقف کیا ہے یعنی یہ جائداد دوسرے شخص کی تھی اُس نے وقف کردی تھی اگر اُس دوسرے شخص یا اوس کے وُرثہ تصدیق کریں جائز ہے اور اگر مریض نے بیان نہ کیا کہ میں نے وقف کیا ہے یا دوسرے نے تو ثلث میں نافذ ہے۔[1] (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷ مریض نے وارث یا اجنبی کسی کے دَین کا اقرار کیا اور مرا نہیں بلکہ اچھا ہوگیا پھر اس کے بعد مرا تو وہ اقرار مریض کا اقرار نہیں بلکہ صحت کے اقرار کا جو حکم ہے اُسکا بھی ہے کیونکہ جب اچھا ہوگیا تو معلوم ہوگیا کہ وہ مرض الموت تھا ہی نہیں غلطی سے لوگوں نے ایسا سمجھ رکھا تھا۔ یہی حکم تمام اون اقراروں کا ہے جو مرض کی وجہ سے جاری نہیں ہوتے تھے اور اگر وارث کے لیے وصیّت کی تھی پھر اچھا ہوگیا تو یہ وصیت اب بھی نہیں صحیح ہوگی۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۸ مریض نے وارث کی امانت ہلاک کرنے کا اقرار کیا یہ اقرار صحیح ومعتبر ہے اسکی صورت یہ ہے کہ مثلاً بیٹے نے باپ کے پاس گواہوں کے روبرو کوئی چیز امانت رکھی اُس کے متعلق باپ یہ اقرار کرتا ہے کہ میں نے قصداً ضائع کردی یہ اقرار معتبر ہے ترکہ میں سے تاوان ادا کیا جائے گا۔ مریض نے اقرار کیا کہ وارث کے پاس جو کچھ امانتیں تھیں وہ سب میں نے وصول پائیں یہ اقرار بھی معتبر ہے۔ یہ اقرار بھی معتبر ہے کہ میرا کوئی حق میرے باپ یا ماں کے ذمہ نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۹ مریض نے یہ کہا کہ میری فلاں لڑکی جو مرچکی ہے اُس کے ذمہ دس روپے تھے جو میں نے وصول پالیے تھے اور اس مریض کا بیٹا انکار کرتا ہے یہ اقرار صحیح ہے کیونکہ وارث کے لیے یہ اقرار ہی نہیں وہ لڑکی مرچکی ہے وارث کہاں ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۰ مریض نے اپنی زوجہ کے لیے مال کا اقرار کیا وہ عورت شوہر سے پہلے ہی مرگئی اور اُس نے دو بیٹے چھوڑے ایک اسی شوہر سے ہے دوسرا پہلے خاوند سے احتیاط یہ ہے کہ یہ اقرار صحیح نہیں۔ یوہیں مریض نے اپنے بیٹے کے لیے اقرار کیا اور یہ بیٹا باپ سے پہلے مرگیا اور اس نے اپنا بیٹا چھوڑا اُس کے مرنے کے بعد اُس کا باپ مرا اور اس کا اب کوئی بیٹا نہیں

---

1 ......"ردالمحتار"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، ج۸، ص٤٤١.

2 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، ج۸، ص٤٤٢، ٤٤٣.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، ج۸، ص٤٤٣، ٤٤٤.

4 ......المرجع السابق، ص٤٤٥.

www.dawateislami.net

ہے یعنی وہ پوتا وارث ہے تو بمقتضاء احتیاط[1] وہ اقرار صحیح نہیں۔ یوہیں مریض نے وارث یا اجنبی کے لیے اقرار کیا اور مقرلہ مریض سے پہلے ہی مرگیا مگر اس کے وارث اُس مریض مقر کے بھی وارث ہیں اس کا بھی وہی حکم ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: ایک شخص دو چار روز کے لیے بیمار ہو جاتا ہے پھر دو چار روز کو اچھا ہو جاتا ہے اُس نے اپنے بیٹے کے لیے دَین کا اقرار کیا اگر ایسے مرض میں اقرار کیا جس کے بعد اچھا ہو گیا تو اقرار صحیح ہے اور اگر ایسے مرض میں اقرار کیا جس نے اُسے صاحب فراش کر دیا اور اچھا نہ ہوا اسی مرض میں مرگیا تو اقرار صحیح نہیں۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: مریض نے اقرار کیا کہ فلاں شخص کا میرے ذمہ ایک حق ہے اور ورثہ نے بھی اس کی تصدیق کی اس کے بعد مریض مرگیا وہ شخص اگر مریض کے مال کی تہائی تک[4] اپنا حق بیان کرے اُس کی بات مان لی جائے گی اور تہائی سے زیادہ کا طالب ہو اور ورثہ منکر ہوں تو ورثہ پر حلف دیا جائے گا وہ یہ قسم کھائیں کہ ہمارے علم میں میت کے ذمہ اسکا اتنا مال نہ تھا اگر قسم کھالیں گے صرف تہائی مال اس شخص کو دیا جائے گا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: مریض نے وارث کے لیے ایک معین چیز کا اقرار کیا کہ یہ چیز اُس کی ہے اُس وارث نے کہا وہ چیز میری نہیں ہے بلکہ فلاں شخص کی ہے اور یہ شخص وارث کی تصدیق کرتا ہے یعنی چیز اپنی بتاتا ہے اور مریض مرگیا وہ چیز اس اجنبی کو دے دی جائے گی اور وارث سے چیز کی قیمت کا تاوان لیا جائے گا۔ یوہیں اگر مریض نے ایک وارث کے لیے اُس چیز کا اقرار کیا اس وارث نے دوسرے وارث کی وہ چیز بتائی وہ چیز دوسرے وارث کو ملے گی اور پہلا وارث اُس کی قیمت تاوان میں دے یہ قیمت سب ورثہ پر تقسیم ہوگی ان دونوں کو بھی اس میں سے انکے حصہ ملیں گے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: مریض پر زمانۂ صحت کا دَین ہے اسکی کوئی چیز کسی نے غصب کر لی اور غاصب کے پاس وہ چیز ہلاک ہوگئی قاضی نے حکم دیا کہ غاصب اُس چیز کی قیمت مریض کو ادا کرے اب مریض یہ اقرار کرتا ہے کہ غاصب سے میں نے قیمت وصول پائی یہ بات مانی نہیں جائے گی جب تک گواہوں سے ثابت نہ ہو اور اگر زمانۂ صحت میں اُس نے غصب کی تھی اس کے بعد

---

1 ......ازروئے احتیاط۔

2 ......"الفتاوی الهندية"،کتاب الإقرار،الباب السادس فی اقارير المريض وأفعاله،ج٤،ص١٧٦،١٧٧.

3 ......المرجع السابق،ص١٧٧.

4 ......یعنی تیسرے حصے تک۔

5 ......"الفتاوی الهندية"،کتاب الإقرار،الباب السادس فی اقارير المريض وأفعاله،ج٤،ص١٧٨.

6 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

بیمار ہوا اور قاضی نے غاصب پر قیمت دینے کا حکم کیا اور مریض کہتا ہے میں نے قیمت وصول پالی تو مریض کی بات مان لی جائے گی۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵ مریض نے اپنی ایک چیز جس کی واجبی قیمت ایک ہزار تھی دو ہزار میں بیچ ڈالی اور اس کے پاس اس چیز کے سوا کوئی اور مال نہیں ہے اور اوس پر کثرت سے دَین ہیں اب یہ کہتا ہے کہ وہ ثمن میں نے وصول پایا اور مر گیا اُسکا یہ اقرار صحیح نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶ ایک شخص نے زمانۂ صحت میں اپنی چیز بیع کر دی اور مشتری نے مبیع پر قبضہ بھی کر لیا اس کے بعد بائع بیمار ہوا اور اس نے ثمن وصول پانے کا اقرار کر لیا اور بائع کے ذمہ لوگوں کے دَین بھی ہیں پھر یہ بائع مر گیا اس کے بعد مشتری نے مبیع میں عیب پایا قاضی نے اس کے واپس کرنے کا حکم دے دیا مشتری کو یہ حق نہیں ہے کہ دیگر قرض خواہوں کی طرح میت کے مال سے اپنا ثمن واپس لے بلکہ وہ چیز بیع کی جائے گی اگر اس کے ثمن سے مشتری کا مطالبہ وصول ہو جائے فبہا اور اگر اس کے مطالبہ وصول کر لینے کے بعد کچھ بچ رہا تو یہ بچا ہوا دوسرے قرض خواہوں کے دَین میں دے دیا جائے گا اور اگر مشتری کے مطالبہ سے کم میں چیز فروخت ہوئی تو میت کے مال سے دوسروں کے دَین ادا کرنے کے بعد اگر کچھ بچتا ہے تو مشتری کا بقیہ مطالبہ ادا کیا جائے گا ورنہ گیا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷ مریض نے وارث کو روپے دیے کہ فلاں شخص کا مجھ پر دَین ہے اس روپے سے اُس کا دَین ادا کر دو وارث کہتا ہے وہ روپے میں نے دائن کو دے دیے اور دائن کہتا ہے مجھے نہیں دیے وارث کی بات فقط اُس کے حق میں معتبر ہے یعنی وارث بری الذمہ ہو گیا مریض اس کو سچا بتائے یا جھوٹا بہر حال اس سے روپے کا مطالبہ نہیں ہو سکتا مگر دائن کا حق باطل نہیں ہو گا یعنی اُس کا دَین ادا کرنا ہو گا اور اگر مریض نے وارث کو وکیل کیا ہے کہ فلاں کے ذمہ میرا دَین ہے وصول کر لاؤ وارث کہتا ہے میں نے دَین وصول کر کے مریض کو دے دیا اُس کی بات معتبر ہے مدیون بری ہو گیا اس سے مطالبہ نہیں ہو سکتا۔[4] (مبسوط)

مسئلہ ۳۸ مریض نے اپنی کوئی چیز بیع کرنے کے لیے وارث کو وکیل کیا اس کی دو صورتیں ہیں مریض کے ذمہ دَین

1 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الإقرار، الباب السادس فی اقاریر المریض و أفعالہ، ج ٤، ص ١٨١.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

ہے یا نہیں اگر اس کے ذمہ دَین نہیں ہے اور وارث نے گواہوں کے سامنے اُس چیز کو واجبی قیمت پر بیچا اب مریض کی زندگی میں یا اس کے مرنے کے بعد یہ کہتا ہے کہ ثمن وصول کر کے میں نے مریض کو دے دیا یا میرے پاس سے ضائع ہوگیا اس کی بات مان لی جائے گی اور اگر وارث یہ کہتا ہے کہ میں نے چیز بیع کر دی اور ثمن وصول کر لیا پھر میرے پاس سے ضائع ہوگیا اگر وہ چیز بھی ہلاک ہوچکی ہے اور مشتری کو بھی معلوم نہیں ہے کہ کون شخص تھا جب بھی اسکی بات معتبر ہے اور اگر چیز موجود ہے اور معلوم ہے کہ فلاں شخص مشتری ہے اور مریض بھی زندہ ہے جب بھی وارث کی بات معتبر ہے اور مریض مر چکا ہے تو وارث کا اقرار کہ میں نے ثمن وصول پایا اور میرے پاس سے ضائع ہوگیا صحیح نہیں اور اگر مریض کے ذمہ دَین ہے تو وارث کی بات معتبر نہیں اگرچہ مریض اسکی تصدیق کرتا ہو۔[1] (مبسوط)

مسئلہ ۳۹ ایک شخص نے اپنے باپ کے پاس ہزار روپے گواہوں کے سامنے امانت رکھے اس کے باپ نے مرتے وقت یہ اقرار کیا کہ وہ امانت کے روپے میں نے خرچ کر ڈالے اور اسی اقرار پر قائم رہا تو باپ کے ذمہ یہ روپے دَین ہیں کہ اس کے مال سے بیٹا وصول کرے گا اور اگر باپ نے سرے سے امانت رکھنے ہی سے انکار کر دیا یا کہتا ہے کہ میں نے خرچ کر ڈالے پھر کہنے لگا کہ ضائع ہوگئے یا میں نے بیٹے کو دے دیے اسکی بات قابلِ اعتبار نہیں اگرچہ قسم کھاتا ہو اور اُس پر تاوان لازم ہے اور اگر اس نے پہلے یہ کہا کہ ضائع ہوگئے یا میں نے واپس دیدیے مگر جب اوس پر حلف دیا گیا تو کہنے لگا میں نے خرچ کر ڈالے یا قسم سے انکار کر دیا تو اس صورت میں ضمان لازم نہیں اور ترکہ سے یہ روپے نہیں دیے جائیں گے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰ ایک شخص بیمار ہے اُس کا ایک بھائی ہے اور ایک بی بی، زوجہ نے کہا مجھے تین طلاقیں دے دو اُس نے دے دیں پھر اُس مریض نے یہ اقرار کیا کہ میرے ذمہ بی بی کے سو روپے باقی ہیں اور عورت اپنا پورا مَہر لے چکی ہے وہ شخص ساٹھ روپیہ ترکہ چھوڑ کر مر گیا اگر عورت کی عدّت پوری ہوچکی ہے تو کُل روپے عورت لے لیگی اور عدّت گزرنے سے پہلے مر گیا تو اولاً ترکہ سے وصیّت کو نافذ کریں گے پھر میراث جاری کریں گے مثلاً اس نے تہائی مال کی وصیت کی ہے تو بیس روپے موصٰی لہ کو دیں گے اور دس روپے عورت کو اور تیس اُس کے بھائی کو۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۱ مریض نے یہ اقرار کیا کہ یہ ہزار روپے جو میرے پاس ہیں لُقطہ ہیں اس اقرار کے بعد مر گیا اور ان

---

1 ......"المبسوط"باب الاقرار بالمجهول أو بالشك، ج۹، الجزء الثاني، ص۸۷.

و"الفتاوى الهندية"، كتاب الإقرار، الباب السادس فى اقارير المريض وأفعاله، ج٤، ص١٨١.

2 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الإقرار، الباب السادس فى اقارير المريض وأفعاله، ج٤، ص١٨٢.

3 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الإقرار، الباب السادس فى اقارير المريض وأفعاله، ج٤، ص١٨٣.

www.dawateislami.net

روپوں کے علاوہ اُس نے کوئی مال نہیں چھوڑا اگر ورثہ اُس کے اقرار کی تصدیق کرتے ہوں تو ان کو کچھ نہیں ملے گا وہ روپے صدقہ کر دیے جائیں اورتکذیب کرتے ہوں تو ایک تہائی صدقہ کر دیں اور دو تہائیاں بطور میراث تقسیم کرلیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۲ مریض کے تین بیٹے ہیں ایک بیٹے پر اُس کے ہزارروپے دَین ہیں اُس مریض نے یہ اقرار کیا کہ میں نے اس لڑکے سے ہزارروپے دَین وصول پالیے ہیں یہ مدیون[2] بھی اُس کی تصدیق کرتا ہےاور باقی دونوں لڑکوں میں سے ایک تصدیق کرتا ہےاور ایک تکذیب تو مدیون بیٹا ایک ہزار کی تہائی اُس کو دے جو تکذیب کرتا ہےاور خود اس کو اور تصدیق کرنے والے کو کچھ نہیں ملے گا۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۴۳ ایک شخص مجہول النسب[4] کے لیے مریض نے کسی چیز کا اقرار کیا اس کے بعد اُس شخص کی نسبت یہ اقرار کرتا ہے کہ یہ میرا بیٹا ہےاور وہ اسکی تصدیق کرتا ہےنسب ثابت ہو جائے گا اور وہ اقرار جو پہلے کر چکا ہے باطل ہو جائے گا اور جب وہ بیٹا ہوگیا تو خود وارث ہے جیسے دوسرے وارث ہیں اور اگر وہ شخص معروف النسب ہے یا وہ اس کی تصدیق نہیں کرتا تو نسب ثابت نہیں ہوگا اور پہلا اقرار بدستور سابق۔[5] (درر، غرر، شرنبلالی)

مسئلہ ۴۴ عورت کو بائن طلاق دے چکا ہے اُس کے لیے دَین کا اقرار کیا تو دَین و میراث میں جو کم ہو وہ عورت کو دیا جائے یہ حکم اُس وقت ہے کہ عورت عدّت میں ہو اور خود اسکی خواہش پر شوہر نے طلاق دی ہو اور اگر عدّت پوری ہو چکی تو وہ اقرار جائز ہے کہ یہ وارث ہی نہیں ہے اور اگر طلاق دینا عورت کے سوال پر نہ ہو تو عورت میراث کی مستحق ہے اور اقرار صحیح نہیں کہ اس صورت میں وارث ہے۔[6] (درمختار)

---

1. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإقرار، الباب السادس فی اقارير المريض وأفعاله، ج٤، ص١٨٤.
2. ......مقروض۔
3. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإقرار، الباب السادس فی اقارير المريض وأفعاله، ج٤، ص١٨٤.
4. ......یعنی جس کا باپ معلوم نہیں۔
5. ......"دررالحكام" و"غررالأحكام"، كتاب الإقرار، باب إقرارالمريض، الجزء الثانی، ص٣٦٧. و"غنية ذوی الأحكام"، هامش على "دررالحكام"، كتاب الإقرار، باب إقرارالمريض، الجزء الثانی، ص٣٦٧.
6. ......"الدرالمختار"، كتاب الإقرار، باب إقرارالمريض، ج٨، ص٤٤٥، ٤٤٦.

www.dawateislami.net

اقرار نسب

مسئلہ ۱ اگر کسی نے ایک شخص کے بھائی ہونے کا اقرار کیا یعنی یہ کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اگرچہ یہ غیر ثابت النسب ہو اگرچہ یہ بھی تصدیق کرتا ہو مگر نسب ثابت نہیں یعنی اُس کے باپ کا بیٹا نہیں قرار پائے گا اسکا صرف اتنا اثر ہوگا کہ مقر کا[1] اگر دوسرا وارث نہ ہو تو یہ وارث ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۲ مرد اتنے لوگوں کا اقرار کرسکتا ہے۔ ① اولاد ② والدین ③ زوجہ۔ یعنی کہہ سکتا ہے کہ یہ عورت میری بی بی ہے بشرطیکہ وہ عورت شوہر والی نہ ہو نہ وہ اپنے شوہر کی عدّت میں ہو اور نہ اُس کی بہن مقر کی زوجہ ہو یا اسکی عدّت میں ہو اور اس کے سوا اُس کے نکاح میں چار عورتیں نہ ہوں۔ ④ مولےٰ یعنی مولائے عتاقہ یعنی اُس نے اسے آزاد کیا ہے یا اس نے اُسے آزاد کیا ہے بشرطیکہ اُس کی وَلا کا ثبوت غیر مقر سے نہ ہوچکا ہو۔ عورت بھی والدین اور زوج اور مولےٰ کا اقرار کرسکتی ہے اور اولاد کا اقرار کرنے میں شرط یہ ہے کہ اگر شوہر والی ہو یا معتدہ[3] تو ایک عورت ولادت وتعیین ولد کی شہادت دے یا زوج[4] خود اُس کی تصدیق کرے اور اگر نہ شوہر والی ہے نہ معتدہ تو اولاد کا اقرار کرسکتی ہے۔ یا شوہر والی ہو مگر کہتی ہے اُس سے بچہ نہیں ہے دوسرے سے ہے بیٹے کا اقرار صحیح ہونے میں یہ شرط ہے کہ لڑکا اتنی عمر کا ہو کہ اتنی عمر والا مقر کا لڑکا ہوسکتا ہو اور وہ لڑکا ثابت النسب نہ ہو اور باپ کے اقرار میں بھی یہ شرط ہے کہ بلحاظ عمر مقر اُس کا لڑکا ہوسکتا ہو اور یہ مقر ثابت النسب نہ ہو۔ ان تمام اقراروں میں دوسرے کی تصدیق شرط ہے مثلاً یہ کہتا ہے فلاں میرا باپ ہے اور اس نے انکار کردیا تو اقرار سے نسب ثابت نہ ہوا۔ اولاد کا اقرار کیا اور وہ چھوٹا بچہ ہے کہ اپنے کو بتا نہیں سکتا کہ میں کون ہوں اس میں تصدیق کی کچھ ضرورت نہیں اور اگر غلام دوسرے کا غلام ہے تو اُسکے مولیٰ کی تصدیق ضروری ہے۔[5] (بحر، درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۳ ان مذکورین کے متعلق اقرار صحیح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس اقرار کی وجہ سے مقر یا مقرلہ[6] یا کسی اور پر

---

1 ......اقرار کرنے والے کا۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الإقرار، باب إقرار المریض، ج۸، ص۴۴۹.

3 ......عدت گزار رہی ہو۔ 4 ......شوہر۔

5 ......"البحر الرائق"، کتاب الإقرار، باب إقرار المریض، ج۷، ص۴۳۳.

و"الدرالمختار"، کتاب الإقرار، باب إقرار المریض، ج۸، ص۴۴۷، ۴۴۸.

و"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإقرار، الباب السابع عشر فی الإقرار بالنسب... إلخ، ج۴، ص۲۱۰.

6 ......جس کے لئے اقرار کیا۔

www.dawateislami.net

جو کچھ حقوق لازم ہوں گے اون کا اعتبار ہوگا مثلاً یہ اقرار کیا کہ فلاں میرا بیٹا ہے تو یہ مقرلہ اُس شخص کا وارث ہوگا جیسے دوسرے ورثہ وارث ہیں اگرچہ دوسرے ورثہ اس کے نسب سے انکار کرتے ہوں اور یہ مقرلہ اُس مقر کے باپ کا (جو مقرلہ کا دادا ہوا) وارث ہوگا اگرچہ مقر کا باپ اُس کے نسب سے انکار کرتا ہو اور اقرار صحیح نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اقرار کی وجہ سے غیر مقر و مقرلہ پر جو حقوق لازم ہوں گے اُن کا اعتبار نہ ہوگا اور خود ان پر جو حقوق لازم ہوں گے اُن کا اعتبار ہوگا مثلاً یہ اقرار کیا کہ فلاں شخص میرا بھائی ہے اور مقر کے دوسرے ورثہ اُس کے بھائی ہونے سے انکار کرتے ہیں اور مقر مر گیا مقرلہ اُن ورثہ کے ساتھ وارث نہ ہوگا۔ یوہیں مقر کے باپ کا بھی وہ وارث نہ ہوگا جبکہ اُس کا باپ اس کے نسب سے منکر ہو مگر جب تک مقر زندہ ہے اس کا نفقہ اُس پر واجب ہوسکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ ایک غلام کا زمانۂ صحت میں مالک ہوا اور زمانۂ مرض میں یہ اقرار کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اوس کی عمر بھی اتنی ہے کہ اس کا بیٹا ہوسکتا ہے اور اُس کا نسب بھی معروف نہیں ہے وہ غلام اُس مقر کا بیٹا ہو جائے گا اور آزاد ہو جائے گا اور مقر کا وارث ہوگا اور اُسے سَعایت[2] بھی نہیں کرنی ہوگی اگرچہ مقر کے پاس اس کے سوا کوئی مال نہ ہو اگرچہ اس پر اتنا دَین ہو کہ اس کے رقبہ کو محیط ہو[3] اور اگر اس غلام کی ماں بھی زمانۂ صحت میں اُس کی مِلک ہے تو اُس پر بھی سعایت نہیں ہے اور اگر مرض میں غلام کا مالک ہوا اور نسب کا اقرار کیا جب بھی آزاد ہو جائے گا اور نسب ثابت ہو جائے گا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ مقر کے مرنے کے بعد بھی مقرلہ کی تصدیق صحیح و معتبر ہے مثلاً اقرار کیا تھا کہ یہ میرا لڑکا ہے اور مقر کے مرنے کے بعد مقرلہ نے تصدیق کی یہ تصدیق صحیح ہے مگر عورت نے زوجیت کا[5] اقرار کیا تھا اُس کے مرنے کے بعد شوہر تصدیق کرے یہ تصدیق بیکار ہے کہ عورت کے مرنے کے بعد نکاح کا سارا سلسلہ ہی منقطع ہوگیا۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۶ نسب کا اس طرح اقرار جس کا بوجھ دوسرے پر پڑے اُس دوسرے کے حق میں صحیح نہیں مثلاً کہا فلاں میرا بھائی ہے چچا ہے دادا ہے پوتا ہے کہ بھائی کہنے کے معنی یہ ہوئے وہ اس کے باپ کا بیٹا ہوا اس اقرار کا اثر باپ پر پڑا اسی طرح

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإقرار، الباب السابع عشر في الإقرار بالنسب...إلخ، ج٤، ص٢١٠.

2 ......مالک کو اپنی قیمت ادا کرنے کے لیے غلام کا محنت مزدوری کرنا۔

3 ......یعنی دَین (قرض) غلام کی قیمت سے زیادہ ہو۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الإقرار، الباب السابع عشر في الإقرار بالنسب...إلخ، ج٤، ص٢١٠.

5 ......یعنی بیوی ہونے کا۔

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الإقرار، باب إقرار المريض، ج٨، ص٤٤٨.

www.dawateislami.net

سب میں یہ اقرار دوسرے کے حق میں نامعتبر مگر خود مقر کے حق میں یہ اقرار صحیح ہے اور جو کچھ احکام ہیں وہ اس کے ذمہ لازم ہیں جب کہ دونوں اس بات پر متفق ہوں یعنی جس طرح یہ اُس کو بھائی کہتا ہے وہ بھی کہتا ہے اگر یہ چچا بتاتا ہے تو وہ بھتیجا بتاتا ہے۔ نَفَقہ[1] وحِضانت[2] ومیراث سب احکام جاری ہوں گے یعنی اگر مقر کا کوئی دوسرا وارث نہیں نہ قریب کا نہ دُور کا یعنی ذوی الارحام[3] اور مولے الموالاۃ بھی نہیں تو مقرلہ وارث ہوگا ورنہ وارث نہیں ہوگا کہ خود اس کا نسب ثابت نہیں ہے پھر وارث ثابت کے ساتھ مزاحمت نہیں کرسکتا وارث ثابت سے مراد غیر زوجین ہیں کیونکہ ان کا وجود مقرلہ کو میراث ملنے سے نہیں روکتا۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۷ اس صورت میں کہ تحمیلِ نسب غیر پر ہو[5] مُقِر اپنے اقرار سے رجوع کرسکتا ہے اگرچہ مقرلہ نے بھی اسکی تصدیق کرلی ہو مثلاً بھائی ہونے کا اقرار کیا اور اُس نے تصدیق کردی اس کے بعد اقرار سے رجوع کرکے سارے مال کی وصیت کسی اور شخص کے لیے کردی اب مقرلہ نہیں پائے گا بلکہ کُل مال موصیٰ لہ کو ملے گا۔[6] (بحرالرائق)

مسئلہ ۸ جس شخص کا باپ مرگیا اُس نے کسی کی نسبت یہ اقرار کیا کہ یہ میرا بھائی ہے تو اگرچہ مقرلہ کا نسب ثابت نہیں ہوگا مگر مقر کے حصہ میں وہ برابر کا شریک ہوگا اور اگر کسی عورت کو اس نے بہن کہا ہے تو وہ اس کے حصہ میں ایک تہائی[7] کی حقدار ہوجائے گی۔[8] (بحر)

مسئلہ ۹ ایک شخص مرگیا اُس نے ایک پھوپی چھوڑی اس پھوپی نے یہ اقرار کیا کہ میرا جو بھتیجا مرگیا ہے فلاں شخص اُس کا بھائی یا چچا ہے تو اس پھوپی کو کچھ ترکہ نہیں ملے گا بلکہ کُل مال اُسی مقرلہ کو ملے گا کیونکہ جو عورت صورتِ مذکورہ میں وارث تھی اُس نے اپنے سے مقدم دوسرے کو وارث قرار دیا۔[9] (ردالمحتار)

---

1 ......کھانے، پینے وغیرہ کے اخراجات۔ 2 ......پرورش۔

3 ......یعنی قریبی رشتہ دار۔

4 ......"الدرالمختار"،کتاب الإقرار،باب إقرار المریض،ج۸،ص۴۴۹.

5 ......یعنی اقرارِنسب کا بوجھ دوسرے پر پڑتا ہو۔

6 ......"البحر الرائق"،کتاب الإقرار،باب إقرار المریض،ج۷،ص۴۳۳.

7 ......تیسرا حصہ۔

8 ......"البحر الرائق"،کتاب الإقرار،باب إقرار المریض،ج۷،ص۴۳۳.

9 ......"ردالمحتار"،کتاب الإقرار،باب إقرار المریض،ج۸،ص۴۵۱.

www.dawateislami.net

مسائلِ متفرقہ

مسئلہ ۱ اقرار اگرچہ حجت قاصرہ ہے کہ اس کا اثر صرف مقر پر پڑتا ہے دوسرے پر نہیں ہوتا مگر بعض صورتیں ایسی ہیں کہ اقرار سے دوسرے کو بھی نقصان پہنچ جاتا ہے۔① حرۂ مکلفہ[1] نے دوسرے کے دَین کا اقرار کیا مگر اُس کا شوہر تکذیب کرتا ہے کہتا ہے کہ جھوٹ کہتی ہے عورت کا اقرار شوہر کے حق میں بھی صحیح ہے یعنی اس اقرار کا اثر شوہر پر پڑے اور اُس کو ضرر ہو جب بھی صحیح مانا جائے گا مثلاً اگر ادا نہ کرنے کی وجہ سے عورت کو قید کرنے کی ضرورت ہوگی قید کی جائے گی اگرچہ اس میں شوہر کا ضرر ہے۔② یوہیں اگر موجر[2] نے دَین کا اقرار کیا جس کی ادائیگی کی کوئی صورت معلوم نہیں ہوتی سوا اس کے جو چیز کرایہ پر دی ہے بیع کر دی جائے اُس کا بیچنا جائز ہے اگرچہ مستاجر[3] کو ضرر ہے۔③ مجھولۃ النسب عورت نے اقرار کیا کہ میں اپنے شوہر کے باپ کی بیٹی ہوں اور شوہر کے باپ نے بھی اسکی تصدیق کر دی نکاح فسخ ہوگیا۔④ عورت نے باندی[4] ہونے کا اقرار کیا اس اقرار کے بعد شوہر نے اُسے دو طلاقیں دیں بائن ہوگئیں شوہر کو رجعت کرنے کا حق نہیں ہے۔[5] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲ عورت مجھولۃ النسب نے اپنے کنیز ہونے کا اقرار کیا کہ میں فلاں شخص کی لونڈی ہوں اور اس شخص مقرلہ نے بھی اسکی تصدیق کی وہ عورت شوہر والی ہے اور اوس شوہر سے اولادیں بھی ہیں شوہر نے عورت کی تکذیب کی اس صورت میں خاص عورت کے حق میں اقرار صحیح ہے لہٰذا اس اقرار کے بعد عورت کے جو بچے ہوں گے وہ رقیق[6] ہوں گے اور شوہر کے حق میں اقرار صحیح نہیں لہٰذا نکاح باطل نہیں ہوگا اور اولاد کے حق میں بھی اقرار صحیح نہیں لہٰذا وہ پہلے کی سب اولادیں آزاد ہیں بلکہ وقت اقرار میں جو پیٹ میں بچہ موجود تھا وہ بھی آزاد۔[7] (درمختار)

مسئلہ ۳ مجھول النسب نے اپنے غلام کو آزاد کیا اس کے بعد یہ اقرار کیا کہ میں فلاں کا غلام ہوں اور اُس مقرلہ نے بھی تصدیق کی یہ اقرار فقط اُس کی ذات کے حق میں صحیح ہے غلام کو جو آزاد کر چکا ہے یہ عتق باطل نہیں ہوگا۔ اور وہ آزاد کردہ غلام مرجائے اور کوئی وارث ہو جو پورے ترکہ کو لے سکتا ہے تو وہ لے گا اور ایسا وارث نہ ہو تو اگر بالکل وارث نہ ہو تو کُل ترکہ مقرلہ لے

---

1 ......یعنی وہ آزاد، مسلمان عورت جس پر شرعی احکام نافذ ہوں۔
2 ......اجرت پر دینے والا۔
3 ......اُجرت پر لینے والا، کرائے دار۔
4 ......لونڈی۔
5 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، فصل فی مسائل شتی، ج۸، ص۴۵۲.
6 ......غلام۔
7 ......"الدرالمختار"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، فصل فی مسائل شتی، ج۸، ص۴۵۳، ۴۵۴.

www.dawateislami.net

گا اور اگر وارث ہے مگر پورے ترکہ کو نہیں لے سکتا تو اُس کے لینے کے بعد جو کچھ بچا وہ مقرلہ لے گا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۴ ایک شخص نے دوسرے سے کہا تمھارے ذمہ میرے ہزار روپے ہیں دوسرے نے کہا ٹھیک ہے یا سچ ہے یا یقیناً ہے یہ اُس بات کا جواب ہے یعنی اس نے اُس کے ہزار روپے کا اقرار کرلیا۔[2] (درر، غرر) اسی طرح اگر کہا بجا ہے درست ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۵ اپنی کنیز[4] سے کہا اے چوٹی، اے زانیہ، اے پاگل یا کہا اس چوٹی نے ایسا کیا پھر اس کنیز کو بیچا خریدار نے ان عیوب میں سے کوئی عیب پایا اور اسے پتہ چل گیا کہ بائع نے کسی موقع پر ایسا کہا تھا تو وہ قول عیب کا اقرار قرار دے کر لونڈی کو واپس نہیں کرسکتا کہ وہ الفاظ ندا ہیں یا گالی اون سے مقصود یہ نہیں کہ وہ ایسی ہی ہے اور اگر مالک نے یہ کہا ہے کہ یہ چوٹی ہے یا زانیہ ہے یا پاگل ہے تو مشتری واپس کرسکتا ہے کہ یہ اقرار ہے۔[5] (درر، غرر) اکثر گاؤں والے یا تانگے والے جانوروں کو ایسے عیوب کے ساتھ پکارتے ہیں جن کی وجہ سے اون کو واپس کیا جاسکتا ہے وہاں بھی وہی صورت ہے کہ اگر اون الفاظ سے گالی دینا مقصود ہوتا ہے یا پکارنا مقصود ہوتا ہے تو عیب کا اقرار نہیں اور اگر خبر دینا مقصود ہوتا ہے تو اقرار ہے اور مشتری واپس کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۶ مقر نے اقرار کیا اور مقرلہ نے کہہ دیا یہ جھوٹا ہے تو وہ اقرار باطل ہوگیا کیونکہ مقرلہ کے رد کردینے سے اقرار رد ہوجاتا ہے مگر چند ایسے اقرار ہیں کہ رد کرنے سے رد نہیں ہوتے۔ ① غلام کی حریت کا اقرار یعنی اس کے پاس غلام ہے جس کی نسبت یہ اقرار کیا کہ یہ آزاد ہے غلام کہتا ہے میں آزاد نہیں ہوں اب بھی وہ آزاد ہے۔ ② نسب یعنی کسی شخص کی نسبت کہا یہ میرا بیٹا ہے اُس نے کہا اس کا بیٹا نہیں ہوں وہ اقرار رد نہیں ہوا یعنی اس کے بعد بھی اگر کہہ دے گا کہ میں اُس کا بیٹا ہوں نسب ثابت ہو جائے گا۔ ③ وقف مثلاً ایک شخص کے پاس زمین ہے اس نے کہا یہ زمین ان دونوں آدمیوں پر وقف ہے ان کے بعد انکی اولاد ونسل پر ہمیشہ کے لیے اور اون میں کوئی نہ رہے تو مساکین پر اُن دونوں میں سے ایک نے تصدیق کی اور ایک نے تکذیب اس صورت میں نصف آمدنی تصدیق کرنے والے کو ملے گی اور نصف مساکین کو اس کے بعد اُس منکر نے انکار سے رجوع کرکے تصدیق کی تو اس کے حصہ کی آدھی آمدنی اسے ملنے لگے گی۔ ④ طلاق ⑤ عتاق ⑥ میراث یعنی ایک شخص کے لیے وراثت کا

---

1 ……"الدرالمختار"، کتاب الإقرار، باب إقرار المريض، فصل في مسائل شتى، ج۸، ص۴٥٤.

2 ……"دررالحكام" و"غررالأحكام"، كتاب الإقرار، باب إقرارالمريض، فصل، الجزء الثاني، ص۳۷۰.

3 ……"الدرالمختار"، کتاب الإقرار، باب إقرار المريض، فصل في مسائل شتى، ج۸، ص۴٥٤.

4 ……لونڈی۔

5 ……"دررالحكام" و"غررالأحكام"، كتاب الإقرار، باب إقرارالمريض، فصل، الجزء الثاني، ص۳۷۰.

www.dawateislami.net

اقرار کیا تھا اُس نے تکذیب کردی اس کے بعد اگر تصدیق کرے گا وراثت کا مستحق ہوجائے گا۔ ⑦ رقیت ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں تیرا غلام ہوں اُس نے کہا غلط ہے پھر تصدیق کر کے اُسے غلام بنا سکتا ہے۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۷ جو کچھ ترکہ وصی کے ہاتھ میں تھا وہ سب میت کی اولاد کو وصی نے دیدیا اور اُس نے یہ کہہ دیا کہ میں نے کل ترکہ وصول پایا میرے والد کے ترکہ میں کوئی چیز ایسی نہیں رہ گئی ہے جس کو میں نے پا نہ لیا ہو اس کے بعد پھر وصی پر کسی چیز کے متعلق دعویٰ کیا کہ یہ میرے باپ کا ترکہ ہے اور اس کو گواہوں سے ثابت کیا یہ دعویٰ سُنا جائے گا۔ یوہیں اگر وارث نے یہ کہہ دیا کہ میرے والد کا جن جن لوگوں پر مطالبہ تھا سب میں نے وصول پایا اس کے بعد ایک شخص پر دعویٰ کیا کہ میرے والد کا اس پر اتنا دَین ہے یہ دعویٰ سُنا جائے گا۔ یوہیں وصی سے کسی وارث نے صلح کرلی یعنی ترکہ میں اتنی چیزیں ہیں ان میں سے اتنی چیزیں مجھے دی جائیں اور اس کے بعد میرا کوئی حق ترکہ میں باقی نہیں رہے گا اس صلح کے بعد وصی کے ہاتھ میں ایک ایسی چیز دیکھی جو صلح کے وقت ظاہر نہیں کی گئی تھی اُس میں بقدر اپنے حصہ کے دعویٰ کرسکتا ہے۔[2] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۸ دخول[3] کے بعد یہ اقرار کیا کہ میں نے اس عورت کو دخول سے قبل طلاق دے دی تھی پورا مَہر دخول کی وجہ سے اُس کے ذمہ ہے اور نصف مَہر اس اقرار کی وجہ سے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۹ وقف کی آمدنی جس کے لیے تھی وہ کہتا ہے اس آمدنی کا مستحق[5] فلاں شخص ہے میں نہیں ہوں یہ اقرار صحیح ہے یعنی اس کو آمدنی اب نہیں ملے گی اگرچہ وقف نامہ میں اسی کے لیے ہے مگر یہ بات اسی تک محدود ہے اس کے مرنے کے بعد حسبِ شرائط وقف نامہ اسکی اولاد پر تقسیم ہوگی۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰ یہ اقرار کیا کہ ہم نے فلاں کے ہزار روپے غصب کیے پھر یہ کہتا ہے ہم دس شخص تھے اور مالک یہ کہتا ہے کہ تنہا یہی تھا اسی کو پورے ہزار روپے دینے ہوں گے کیونکہ یہ لفظ (ہم) ایک کے لیے بھی بولا جاتا ہے ہاں اگر یہ کہتا کہ ہم سب

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، فصل فی مسائل شتی، ج۸، ص۴۵۵، ۴۵۶.

2 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، فصل فی مسائل شتی، ج۸، ص۴۵۷.

3 ......مجامعت، ہمبستری، جماع، وطی۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، فصل فی مسائل شتی، ج۸، ص۴۵۹، ۴۶۰.

5 ......حقدار۔

6 ......"الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، فصل فی مسائل شتی، ج۸، ص۴۶۰.

www.dawateislami.net

نے اس کے ہزار روپے غصب کیے اور پھر کہتا کہ ہم دس شخص تھے تو بیشک اس سے ایک ہی سولیا جاتا کہ اس نے پہلے ہی سے بتا دیا کہ میں تنہا نہ تھا۔[1] (درمختار)

مسئلہ ۱۱ ایک چیز کا اقرار کر کے کہتا ہے مجھ سے غلطی ہوگئی یعنی کچھ کا کچھ کہہ گیا یہ بات قبول نہیں کی جائے گی مگر مفتی نے اگر طلاق کا حکم دیا تھا اس بنا پر اس نے طلاق کا اقرار کیا بعد میں معلوم ہوا کہ اُس مفتی نے غلط فتویٰ دیا تھا یہ کہتا ہے کہ اُس غلط فتوے کی بنا پر میں نے غلط اقرار کیا یہ دیانۃً مسموع ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۲ ایک شخص نے کہا میرے والد نے ثلث مال[3] کی زید کے لیے وصیّت کی بلکہ عمرو کے لیے بلکہ بکر کے لیے تو وصیت زید کے لیے ہے عمرو و بکر کے لیے کچھ نہیں۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۳ ایک شخص نے اقرار کیا کہ میں نے فلاں شخص کے لیے ہزار روپے کا اپنی نابالغی میں اقرار کیا تھا وہ یہ کہتا ہے کہ حالتِ بلوغ میں اقرار کیا تھا اس صورت میں قسم کے ساتھ مقر[5] کا قول معتبر ہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ سرسام[6] کی حالت میں میں نے اقرار کیا تھا جب میری عقل جاتی رہی تھی اگر معلوم ہو کہ اسے سرسام ہوا تھا جب تو کچھ نہیں ورنہ ہزار دینے ہوں گے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ مرد کہتا ہے میں نے نابالغی میں تجھ سے نکاح کیا تھا عورت کہتی ہے مجھ سے جب تم نے نکاح کیا تھا تم بالغ تھے اس میں مرد کا قول معتبر ہے اور اگر مرد یہ کہتا ہے کہ میں نے جب نکاح کیا تھا مجوسی تھا عورت کہتی ہے مسلمان تھے اس میں عورت کا قول معتبر ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ دو شخصوں میں شرکت مفاوضہ ہے ان میں سے ایک نے یہ اقرار کیا کہ میرے ساتھی کے ذمہ شرکت سے پہلے کے فلاں شخص کے اتنے روپے ہیں اور ساتھی اس سے انکار کرتا ہے اور طالب[9] یہ کہتا ہے کہ وہ دَین زمانۂ شرکت کا ہے تو دَین دونوں شریکوں پر لازم ہوگا اور اگر یہ اقرار کیا کہ یہ دَین شرکت سے پہلے کا ہے اور مجھ پر ہے شریک پر نہیں اور طالب کہتا ہے

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، فصل فی مسائل شتی، ج۸، ص ٤٦١.

2 ......المرجع السابق، ٤٦٢.

3 ......تہائی مال۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الإقرار، باب إقرارالمریض، فصل فی مسائل شتی، ج۸، ص ٤٦١.

5 ......اقرار کرنے والا۔　6 ......ایک بیماری جس سے دماغ میں ورم آجاتا ہے۔

7 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الإقرار، الباب الثانی عشر فی اسناد الإقرار...إلخ، ج٤، ص١٩٨.

8 ......المرجع السابق.

9 ......مطالبہ کرنے والا یعنی قرض دینے والا۔

www.dawateislami.net

زمانۂ شرکت کا دَین ہے اس صورت میں بھی دونوں پر لازم ہوگا اور اگر تینوں اس امر پر متفق ہیں کہ شرکت سے قبل کا دَین ہے تو اُسی کے ذمہ دَین قرار پائے گا جس نے لیا ہے دوسرے سے کوئی تعلق نہیں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶ یہ کہا کہ اس چیز میں فلاں کی شرکت ہے یا یہ چیز میرے اور فلاں کے مابین مشترک ہے یا یہ چیز میری اور فلاں کی ہے ان سب صورتوں میں دونوں نصف نصف کے شریک مانے جائیں گے اور اگر اقرار میں شریک کا حصہ بھی بتادے مثلاً وہ تہائی یا چوتھائی کا شریک ہے تو جتنا اُس کا حصہ بتایا اُتنے ہی کی شرکت کا اقرار ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷ یہ کہا کہ میرا کوئی حق فلاں کی جانب نہیں اس کہنے سے وہ شخص تمام ہی حقوق سے بری ہوگیا یعنی حقوق مالیہ اور غیر مالیہ دونوں سے براءت ہوگئی۔ غیر مالیہ مثلاً کفالت بِالنفس[3] قصاص حدقذف۔ حقوق مالیہ خواہ دَین ہوں جو مال کے بدلے میں واجب ہوئے ہوں مثلاً ثمن، اُجرت یا غیر مال کے بدلے میں ہوں مثلاً مہر۔ جنایت کی دیت اور حقوق مالیہ خواہ عین مضمونہ ہوں جیسے غصب یا امانت ہوں مثلاً ودیعت، عاریت، اجارہ بالجملہ اس کہنے کے بعد اب وہ کسی حق کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور اگر یہ لفظ کہا کہ فلاں پر میرا کوئی حق نہیں تو صرف مضمون کا اقرار ہے امانت سے براءت نہیں اور اگر یہ کہا کہ فلاں کے پاس میرا کوئی حق نہیں یہ امانت سے براءت ہے صرف شے مضمون سے براءت نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸ ایک شخص نے دو گواہوں سے مدعیٰ علیہ[5] کے ذمہ ہزار روپے ثابت کیے اور مدعیٰ علیہ نے یہ گواہ پیش کیے کہ مدعی نے ہزار روپے اس سے معاف کردیے ہیں اسکی چند صورتیں ہیں اگر وجوب مال کی تاریخ ہو[6] اور براءت (معافی) کی بھی تاریخ ہو اور تاریخ معافی بعد میں ہو معافی کا حکم دیا جائے گا اور اگر دستاویز کی تاریخ بعد میں ہے اور معافی کی پہلے ہو تو وجوب مال کا حکم دیا جائے گا اور اگر دونوں کی تاریخ نہ ہو یا دستاویز کی تاریخ ہو معافی کی نہ ہو یا معافی کی ہو مال کی نہ ہو ان سب صورتوں میں معافی کا حکم دیا جائے گا۔[7] (عالمگیری)

---

1 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الإقرار، الباب الثانی عشر فی اسناد الإقرار...إلخ، ج٤، ص٢٠٠.

2 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الإقرار، الباب الثالث عشر فیمایکون إقراراًبالشرکة...إلخ، ج٤، ص٢٠٠.

3 ...... یعنی جس شخص کے ذمہ مطالبہ ہے اسے حاضر کرنے کی ضمانت دینا۔

4 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الإقرار، الباب الرابع عشر فیمایکون إقراراًبالإبراء...إلخ، ج٤، ص٢٠٤.

5 ...... جس پر دعویٰ کیا گیا۔

6 ...... یعنی اگر مال کے لازم ہونے کی تاریخ ہو۔

7 ...... "الفتاوی الھندیة"، کتاب الإقرار، الباب الرابع عشر فیمایکون إقراراًبالإبراء...إلخ، ج٤، ص٢٠٥.

www.dawateislami.net

صلح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿ لَا خَیْرَ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَیْنَ النَّاسِؕ ﴾[1]

''اُن کی بہتیری سرگوشیوں میں بھلائی نہیں ہے مگر اُس کی سرگوشی جو صدقہ یا اچھی بات یا لوگوں کے مابین صلح کا حکم کرے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَهُمَا صُلْحًاؕ وَ الصُّلْحُ خَیْرٌؕ ﴾[2]

''اگر کسی عورت کو اپنے خاوند سے بدخلقی اور بے توجہی کا اندیشہ ہو تو اُن دونوں پر یہ گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کر لیں اور صلح اچھی چیز ہے۔''

اور فرماتا ہے:

﴿ وَ اِنْ طَآىٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَاۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ ﴾[3]

''اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ لڑ جائیں تو اُن میں صلح کرادو پھر اگر ایک گروہ دوسرے پر بغاوت کرے تو اُس بغاوت کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے پھر جب وہ لوٹ آیا تو دونوں میں عدل کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کرو بیشک انصاف کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ مسلمان بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کراؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

حدیث ۱ صحیح بخاری شریف میں سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ بنی عمرو بن عوف کے مابین کچھ مناقشہ[4] تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چند اصحاب کے ساتھ اُن میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے تھے نماز کا وقت آ گیا

---

1 ......پ ٥، النسآء: ١١٤.

2 ......پ ٥، النسآء: ١٢٨.

3 ......پ ٢٦، الحجرات: ٩، ١٠.

4 ......اختلاف، جھگڑا۔

www.dawateislami.net

اور حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) تشریف نہیں لائے حضرت بلال (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے اذان کہی اور اب بھی تشریف نہیں لائے حضرت بلال نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہما کے پاس آکر یہ کہا حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) وہاں رُک گئے اور نماز طیار ہے کیا آپ امامت کریں گے فرمایا اگر تم کہو تو پڑھا دوں گا حضرت بلال (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) آگے آگئے کچھ دیر بعد حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) تشریف لائے اور صفوں سے گزر کر صف اول میں تشریف لے جا کر قیام فرمایا لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) ادھر متوجہ ہوں مگر وہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو کسی طرف متوجہ نہ ہوتے مگر جب لوگوں نے بکثرت ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا کہ حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے ادھر توجہ کی دیکھا کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) ان کے پیچھے تشریف فرما ہیں حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) کے لیے آگے تشریف لے جانے کا اشارہ کیا حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے فرمایا کہ تم نماز جیسے پڑھا رہے ہو پڑھاؤ حضرت ابوبکر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے ہاتھ اٹھا کر اللہ (عزوجل) کی حمد کی اور اُلٹے پاؤں چل کر صف میں شامل ہوگئے۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) آگے بڑھے اور نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے فرمایا: ''اے لوگو! نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو تم نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کر دیا یہ کام عورتوں کے لیے ہے اگر کوئی چیز نماز میں کسی کو پیش آجائے تو سُبحٰنَ اللّٰہ سُبحٰنَ اللّٰہ کہے امام جب اس کو سُنے گا متوجہ ہو جائے گا۔ اور ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا، اے ابوبکر جب میں نے اشارہ کر دیا تھا پھر تمہیں نماز پڑھانے سے کون سا امر مانع آیا عرض کی ابوقحافہ کے بیٹے (ابوبکر) کو یہ سزاوار نہیں[1] کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھے (امام بنے)۔[2]

حدیث ۲ صحیح بخاری میں ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کرائے کہ اچھی بات پہنچاتا ہے یا اچھی بات کہتا ہے''۔[3]

حدیث ۳ بخاری شریف وغیرہ میں مروی حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حضرت امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: ''میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ تعالٰی اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کرا دے گا''۔[4]

حدیث ۴ صحیح بخاری میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دروازہ پر جھگڑا

---

1 ......مناسب نہیں، لائق نہیں۔

2 ......"صحيح البخاري"، كتاب الصلح، باب ماجاء في الاصلاح بين الناس،الحديث: ٢٦٩٠، ج٢،ص٢٠٩.

3 ......المرجع السابق،باب ليس الكاذب... إلخ، الحديث: ٢٦٩٢، ج٢،ص٢١٠.

4 ......المرجع السابق، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم للحسن رضی اللہ تعالٰی عنہ ... إلخ، الحديث: ٢٧٠٤، ج٢،ص٢١٤.

www.dawateislami.net

کرنے والوں کی آواز سنی اُن میں ایک دوسرے سے کچھ معاف کرانا چاہتا تھا اور اُس سے آسانی کرنے کی خواہش کرتا تھا اور دوسرا کہتا تھا خدا کی قسم ایسا نہیں کروں گا۔ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) باہر تشریف لائے فرمایا کہاں ہے وہ جو اللہ کی قسم کھاتا ہے کہ نیک کام نہیں کرے گا اُس نے عرض کی میں حاضر ہوں یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) وہ جو چاہے مجھے منظور ہے۔ (1)

حدیث ۵: صحیح بخاری میں ہے کعب بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ ابن ابی حَدْرَدْ رضی اللہ تعالٰی عنہ پر میرا دَین تھا میں نے تقاضا کیا اس میں دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں کہ حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے کاشانۂ اقدس میں ان کی آوازیں سنیں، تشریف لائے اور حجرہ کا پردہ ہٹا کر کعب بن مالک کو پکارا عرض کی لبیک یارسول اللہ (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)! حضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا دَین معاف کردو کعب نے کہا میں نے معاف کیا دوسرے صاحب سے فرمایا: ''اب تم اٹھو اور ادا کردو''۔ (2)

حدیث ۶: صحیح مسلم وغیرہ میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک شخص نے دوسرے سے زمین خریدی مشتری کو اُس زمین میں ایک گھڑا ملا جس میں سونا تھا اس نے بائع سے کہا یہ سونا تم لے لو کیوں کہ میں نے زمین خریدی ہے سونا نہیں خریدا ہے بائع نے کہا میں نے زمین اور جو کچھ زمین میں تھا سب کو بیع کردیا ان دونوں نے یہ مقدمہ ایک شخص کے پاس پیش کیا اُس حاکم نے دریافت کیا تم دونوں کی اولادیں ہیں ایک نے کہا میرے لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے حاکم نے کہا ان دونوں کا نکاح آپس میں کردو اور یہ سونا اُن پر خرچ کردو اور مَہر میں دے دو۔ (3)

حدیث ۷: ابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ''مسلمانوں کے مابین ہر صلح جائز ہے مگر وہ صلح کہ حرام کو حلال کردے یا حلال کو حرام کردے''۔ (4)

مسائل فقہیہ

نزاع (5) دور کرنے کے لیے جو عقد کیا جائے اُس کو صلح کہتے ہیں۔ وہ حق جو باعث نزاع تھا اوس کو مصالح عنہ اور جس پر صلح ہوئی اُس کو بدل صلح اور مصالح علیہ کہتے ہیں۔ صلح میں ایجاب ضروری ہے اور معین چیز میں قبول بھی ضروری ہے

(1)......"صحیح البخاري"، کتاب الصلح، باب هل يشير الإمام بالصلح، الحديث: ٢٧٠٥، ج٢، ص٢١٤.

(2)......"صحیح البخاري"، کتاب الصلح، باب الصلح بالدَّين والعَين، الحديث: ٢٧١٠، ج٢، ص٢١٦.

(3)......"صحیح مسلم"، کتاب الاقضية، باب استحباب اصلاح الحاكم بين الخصمين، الحديث: ٢١-(١٧٢١)، ص٩٤٧.

(4)......"سنن أبي داود"، کتاب الأقضية، باب في الصلح، الحديث: ٣٥٩٤، ج٣، ص٤٢٥.

(5)......اختلاف، جھگڑا۔

www.dawateislami.net

اور غیر معین میں قبول ضروری نہیں۔ مثلاً مدعی نے معین چیز کا دعویٰ کیا مدعی علیہ نے کہا اتنے روپے پر اس معاملہ میں مجھ سے صلح کرلو مدعی نے کہا میں نے کی جب تک مدعیٰ علیہ قبول نہ کرے صلح نہیں ہوگی۔ اور اگر روپے اشرفی کا دعویٰ ہے اور صلح کسی دوسری جنس پر ہوئی تو اس میں بھی قبول ضرور ہے کہ یہ صلح بیع کے حکم میں ہے اور بیع میں قبول ضروری ہے اور اُسی جنس پر ہوئی مثلاً سو روپے کا دعویٰ تھا پچاس پر صلح ہوئی یہ جائز ہے اگرچہ مدعیٰ علیہ نے یہ نہیں کہا کہ میں نے قبول کیا یعنی پہلے مدعیٰ علیہ نے صلح کو خود کہا کہ اتنے میں صلح کرلو اس کے بعد مدعی نے کہا کہ میں نے کی صلح ہوگئی اگرچہ مدعیٰ علیہ نے قبول نہ کیا ہو کہ یہ اسقاط ہے یعنی اپنے حق کو چھوڑ دینا۔[1] (عالمگیری، درمختار)

صلح کے لیے شرائط حسبِ ذیل ہیں۔

(۱) عاقل ہونا۔ بالغ اور آزاد ہونا شرط نہیں لہٰذا نابالغ کی صلح بھی جائز ہے جب کہ اُس کی صلح میں کھلا ہوا ضرر[2] نہ ہو۔ غلام ماذون اور مکاتب کی صلح بھی جائز ہے جب کہ اس میں نفع ہو۔ نشہ والے کی صلح بھی جائز ہے۔

(۲) مصالح علیہ کے قبضہ کرنے کی ضرورت ہو تو اس کا معلوم ہونا مثلاً اتنے روپے پر صلح ہوئی یا مدعیٰ علیہ فلاں چیز مدعی کو دیدے گا اور اگر اُس کے قبضہ کی ضرورت نہ ہو تو معلوم ہونا شرط نہیں مثلاً ایک شخص نے دوسرے کے مکان میں ایک حق کا دعویٰ کیا تھا کہ میرا اس میں کچھ حصہ ہے دوسرے نے اُس کی زمین کے متعلق دعویٰ کیا کہ میرا اس میں کچھ حق ہے اور صلح یوں ہوئی کہ دونوں اپنے اپنے دعوے سے دست بردار ہو جائیں۔

(۳) مصالح عنہ کا عوض لینا جائز ہو یعنی مصالح عنہ مصالح کا حق ہو اپنے محل میں ثابت ہو عام ازیں کہ مصالح عنہ مال ہو یا غیر مال مثلاً قصاص و تعزیر جب کہ تعزیر حق العبد[3] کی وجہ سے ہو اور اگر حق اللہ کی وجہ سے ہو تو اس کا عوض لینا جائز نہیں مثلاً کسی اجنبیہ[4] کا بوسہ لیا اور کچھ دے کر صلح کرلی یہ جائز نہیں۔ اور اگر مصالح عنہ کے عوض میں کچھ لینا جائز نہ ہو تو صلح جائز نہیں مثلاً حق شفعہ کے بدلے میں شفیع کا کچھ لے کر صلح کر لینا یا کسی نے زِنا کی تہمت لگائی تھی اور کچھ مال لے کر صلح ہوگئی یا زانی اور چور یا شراب خوار کو پکڑا تھا اُس نے کہا مجھے حاکم کے پاس پیش نہ کرو اور کچھ لے کر چھوڑ دیا یہ ناجائز ہے۔ کفالت بِالنفس[5] میں مکفول عنہ نے کفیل[6] سے مال لے کر صلح کرلی۔ یہ صُلحیں تو ناجائز ہی ہیں اس صلح سے شفعہ بھی باطل ہو جائے گا

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلح، الباب الاول فی تفسیره شرعاً...إلخ، ج٤، ص٢٢٨، ٢٢٩.
و"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج٨، ص ٤٦٦.

2 ......نقصان۔
3 ......بندے کا حق۔
4 ......غیر محرم عورت۔
5 ......جس شخص پر مطالبہ ہو اس کو حاضر کرنے کی ذمہ داری لے لینا۔
6 ......ضامن، ذمہ دار۔

www.dawateislami.net

اور کفالت بھی جاتی رہی اسی طرح حد قذف بھی اگر قاضی کے یہاں پیش کرنے سے پہلے صلح ہوگئی۔ حد زنا اور حد شرب خمر میں بھی صلح اگرچہ ناجائز ہے مگر صلح کی وجہ سے حد باطل نہیں ہوتی۔ چور نے مکان سے مال نکال لیا اس نے پکڑا چور نے کسی اپنے مال کے عوض میں مصالحت کی یہ صلح ناجائز ہے مال دینا چور پر واجب نہیں اور چوری کا مال چور نے واپس دیدیا ہے تو مقدمہ بھی نہیں چل سکتا اور اگر چور کو قاضی کے پاس پیش کرنے کے بعد مصالحت کی اور اُسے معاف کردیا تو معافی صحیح نہیں اور اگر اُس کو مال ہبہ کردیا تو حد سرقہ یعنی ہاتھ کاٹنا اب نہیں ہوسکتا۔ گواہ سے مصالحت کرلی کہ گواہی نہ دے یہ صلح باطل ہے۔[1] (درمختار وغیرہ)

(۴) نابالغ کی طرف سے کسی نے صلح کی تو اس صلح میں نابالغ کا کھلا ہوا نقصان نہ ہو مثلاً نابالغ پر دعویٰ تھا اُس کے باپ نے صلح کی اگر مدعی کے پاس گواہ تھے اور اُتنے ہی پر مصالحت ہوئی جتنا حق تھا یا کچھ زیادہ پر تو صلح جائز ہے اور غبن فاحش پر صلح ہوئی یا مدعی کے پاس گواہ نہ تھے تو صلح ناجائز ہے اور اگر باپ نے اپنا مال دے کر صلح کی ہے تو بہرحال جائز ہے کہ اس میں نابالغ کا کچھ نقصان نہیں۔

(۵) نابالغ کی طرف سے صلح کرنے والا وہ شخص ہو جو اُس کے مال میں تصرّف کرسکتا ہو[2] مثلاً باپ دادا وصی۔

(۶) بدل صلح مال متقوم ہو اگر مسلمان نے شراب کے بدلے میں صلح کی یہ صلح صحیح نہیں۔[3] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱ بدل صلح کبھی مال ہوتا ہے اور کبھی منفعت مثلاً مدعی علیہ نے اس پر صلح کی کہ میرا غلام مدعی کی سال بھر خدمت کرے گا یا وہ میری زمین میں ایک سال کاشت کرے گا یا میرے مکان میں اتنے دنوں رہے گا۔[4] (درر، غرر)

مسئلہ ۲ صلح کا حکم یہ ہے کہ مدعی علیہ دعویٰ سے بری ہوجائے گا اور مصالح علیہ مدعی کی مِلک ہوجائے گا چاہے مدعی علیہ حقِ مدعی سے منکر ہو یا اِقراری ہو اور مصالح عنہ مِلکِ مدعی علیہ ہوجائے گا اگر مدعی علیہ اقراری تھا بشرطیکہ وہ قابلِ تملیک بھی ہو یعنی مال ہو اور اگر وہ قابلِ مِلک ہی نہ ہو مثلاً قصاص یا مدعی علیہ اس امر سے انکاری تھا کہ یہ حقِ مدعی ہے تو ان دونوں صورتوں میں مدعی علیہ کے حق میں فقط دعوے سے براءت ہوگی۔[5] (درمختار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ٤٦٦۔٤٦٨، وغیرہ.

2 ......عمل دخل، یعنی اخراجات وغیرہ میں استعمال کرسکتا ہو۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ٤٦٦، وغیرہ.

4 ......"دررالحکام" و"غررالاحکام"، کتاب الصلح، الجزء الثانی، ص ٣٩٦.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ٤٦٨.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ صلح کی تین صورتیں ہیں کبھی یوں ہوتی ہے کہ مدعیٰ علیہ حق مدعی کا مقر ہوتا ہے اور کبھی یوں کہ منکر تھا اور کبھی یوں کہ اُس نے سکوت کیا تھا اقرار انکار کچھ نہیں کیا تھا۔ پہلی قسم یعنی اقرار کے بعد صلح، اس کی چند صورتیں ہیں اگر مال کا دعویٰ تھا اور مال پر صلح ہوئی تو یہ صلح بیع کے حکم میں ہے۔ اس صلح پر بیع کے تمام احکام جاری ہوں گے مثلاً مکان وغیرہ جائداد غیر منقولہ پر صلح ہوئی یعنی مدعیٰ علیہ نے یہ چیزیں دے دیں تو اس میں شفیع کو شفعہ کرنے کا حق حاصل ہوگا اور اگر بدل صلح میں کوئی عیب ہو تو واپس کرنے کا حق ہے خیار رویت بھی ہے خیار شرط بھی ہوسکتا ہے اور مصالح علیہ یعنی بدل صلح مجہول ہے تو صلح فاسد ہے مصالح عنہ کا مجہول ہونا صلح کو فاسد نہیں کرتا کیونکہ اُس کو ساقط کرتا ہے اُسکی جہالت سبب نزاع نہیں ہوسکتی بدل صلح کی تسلیم پر قدرت بھی شرط ہے۔ مصالح عنہ یعنی جس کا دعویٰ تھا اگر اُس میں کسی نے اپنا حق ثابت کر دیا تو مدعی کو بدل صلح اُس کے عوض میں پھیرنا ہوگا[1] کل کا استحقاق ہوا کل پھیرنا ہوگا اور بعض کا ہوا بعض پھیرنا ہوگا اور بدل صلح میں استحقاق ہو جائے تو اُس کے مقابل میں مدعی مصالح عنہ سے لے گا یعنی کل میں استحقاق ہوا تو کل لے گا اور بعض میں ہوا تو بعض یعنی بقدر حصہ۔[2] (متون)

مسئلہ ۴ جو صلح بیع کے حکم میں ہے اُس میں دو باتوں میں بیع کا حکم نہیں ہے۔ ① دَین کا دعویٰ کیا اور مدعیٰ علیہ اقراری تھا ایک غلام دے کر مصالحت ہوئی اور مدعی نے اس پر قبضہ کرلیا اس غلام کا مرابحہ وتولیہ اگر کرنا چاہے گا تو بیان کرنا ہوگا کہ مصالحت میں یہ غلام ہاتھ آیا ہے بغیر بیان جائز نہیں۔ ② صلح کے بعد دونوں بالاتفاق یہ کہتے ہیں کہ دَین تھا ہی نہیں صلح باطل ہو جائے گی۔ جس طرح حق وصول پانے کے بعد بالاتفاق یہ کہتے ہیں کہ دَین تھا ہی نہیں جو کچھ لیا ہے دے دینا ہوگا اور اگر دَین کے بدلے میں کوئی چیز خریدی پھر دونوں یہ کہتے ہیں کہ دَین نہیں تھا تو خریداری باطل نہیں اور اگر ہزار کا دعویٰ تھا اور دوسری چیز مثلاً غلام لے کر صلح کی پھر دونوں کہتے ہیں کہ دَین نہیں تھا تو مدعی کو اختیار ہے کہ غلام واپس کرے یا ہزار روپے دے۔[3] (عالمگیری، بحرالرائق)

مسئلہ ۵ بیع کے حکم میں اُس وقت ہے جب خلاف جنس پر مصالحت ہوئی مثلاً دعویٰ تھا روپے کا اور صلح ہوئی اشرفی یا

---

1 ...... واپس کرنا ہوگا۔

2 ...... "تنویرالأبصار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ٤٦٨.
و"الھدایۃ"، کتاب الصلح، ج۲، ص ١٩٠.
و"کنزالدقائق"، کتاب الصلح، ص ٣٣٢، ٣٣٣.

3 ...... "الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلح، الباب الثانی فی الصلح فی الدّین...إلخ، ج٤، ص ٢٣٢.
و"البحرالرائق"، کتاب الصلح، ج۷، ص ٤٣٤، ٤٣٥.

www.dawateislami.net

کسی اور چیز پر اور اگر اسی جنس پر مصالحت ہو جس کا دعویٰ تھا یعنی روپے کا دعویٰ تھا اور روپے ہی پر مصالحت ہوئی اور کم پر ہوئی یعنی سو کا دعویٰ تھا پچاس پر صلح ہوئی تو یہ ابرا ہے یعنی معاف کر دینا اور اگر اوتنے ہی پر صلح ہوئی جتنے کا دعویٰ تھا تو استیفا ہے یعنی اپنا حق وصول پالیا اور اگر زیادہ پر صلح ہوئی تو ربا یعنی سود ہے۔[1] (بحرالرائق)

مسئلہ ۶: مال کا دعویٰ تھا اور روپے پر صلح ہوئی اور اسکی میعاد یہ قرار پائی کہ کھیت کٹے گا تو روپیہ دیا جائے گا یعنی مدت مجہول ہے یہ صلح جائز نہیں کہ بیع میں مدت مجہول ہونا ناجائز ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۷: مال کا دعویٰ تھا اور منفعت پر مصالحت ہوئی یہ صلح اجارہ کے حکم میں ہے اور اس میں اجارہ کے احکام جاری ہوں گے اگر منفعت کی تعیین وقت سے ہوتی ہو تو وقت بیان کرنا ضروری ہوگا مثلاً اس پر صلح ہوئی کہ مدعیٰ علیہ کا غلام مدعی کی خدمت کرے گا یا مدعی، مدعی علیہ کے مکان میں سکونت کرے گا ایسی چیزوں میں وقت بیان کرنا ضرور ہوگا کیونکہ بغیر اس کے اجارہ صحیح نہیں اور اگر کوئی عمل معقود علیہ ہے تو وقت بیان کرنے کی ضرورت نہیں مثلاً اس پر صلح ہوئی کہ مدعیٰ علیہ مدعی کا یہ کپڑا رنگ دے گا۔ اور چونکہ یہ اجارہ کے حکم میں ہے لہٰذا اندرون مدت[3] اگر دونوں میں سے کوئی مرگیا صلح باطل ہو جائے گی۔ یوہیں اندرون مدت محل[4] ہلاک ہو جائے جب بھی صلح باطل ہے مثلاً وہ غلام مرگیا جس کی خدمت بدل صلح تھی۔[5] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۸: دعویٰ منفعت کا تھا اور صلح مال پر ہوئی مثلاً یہ دعویٰ تھا کہ میرے مکان کا پانی اس کے مکان سے ہو کر جاتا ہے یا میری چھت کا پانی اس کی چھت پر سے بہتا ہے یا اس نہر سے میرے کھیت کی آبپاشی ہوتی ہے اور مال لے کر صلح کر لی یا ایک قسم کی منفعت کا دعویٰ تھا دوسری قسم کی منفعت پر مصالحت ہوئی مثلاً دعویٰ تھا کہ یہ مکان میرے کرایہ میں ہے اتنے دنوں کے لیے اور صلح اس پر ہوئی کہ اتنے دن مدعی علیہ کا غلام مدعی کی خدمت کرے گا یہ دونوں صورتیں بھی اجارہ کے حکم میں ہیں۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۹: انکار و سکوت کے بعد جو صلح ہوتی ہے وہ مدعی کے حق میں معاوضہ ہے یعنی جس چیز کا دعویٰ تھا اُس کا عوض پالیا اور مدعیٰ علیہ کے حق میں یہ بدل صلح یمین اور قسم کا فدیہ ہے یعنی اس کے ذمہ جو یمین تھی اُس کے فدیہ میں یہ مال دے دیا اور قطع نزاع ہے یعنی جھگڑے اور مقدمہ بازی کی مصیبتوں میں کون پڑے یہ مال دے کر جھگڑا کاٹنا ہے لہٰذا ان دونوں

1 ......"البحرالرائق"، كتاب الصلح، ج۷، ص ٤٣٤، ٤٣٥ .

2 ......"الدرالمختار"، كتاب الصلح، ج۸، ص ٤٨٣ .

3 ......مدت کے اندر۔

4 ......محل یعنی وہ چیز جو بدل صلح ہے۔

5 ......"الدرالمختار"، كتاب الصلح، ج۸، ص ٤٦٩، وغيره.

6 ......"الدرالمختار"، كتاب الصلح، ج۸، ص ٤٧٠ .

www.dawateislami.net

صورتوں میں اگر مکان کا دعویٰ تھا اور مدعی علیہ منکر یا ساکت تھا اور کوئی چیز دے کر مصالحت کی اس مدعیٰ علیہ پر شفعہ نہیں ہو سکتا کہ یہ صلح بیع کے حکم میں نہیں ہے بلکہ مدعیٰ علیہ کا خیال تو یہ ہے کہ یہ میرا ہی مکان تھا میں نے اس کو صلح کے ذریعہ سے اپنے پاس سے جانے نہ دیا اور مدعی کی خصومت (1) کو مال کے ذریعہ سے دفع کر دیا پھر اس نے جب مکان خریدا نہیں ہے تو شفعہ کیسا اور مدعی کا یہ خیال کہ مکان میرا تھا مال لے کر دے دیا اس خیال کی پابندی مدعی علیہ کے ذمہ نہیں ہے تاکہ شفعہ کیا جا سکے۔(2) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۰ مکان پر صلح ہوئی یعنی مدعی نے کسی چیز کا دعویٰ کیا اور مدعیٰ علیہ نے انکار یا سکوت کے بعد اپنا مکان دے کر پیچھا چھوڑایا اُس سے صلح کر لی اس مکان پر شفعہ ہوسکتا ہے کیونکہ اس صورت میں مکان مدعی کو ملتا ہے اور اس کا گمان یہ ہے کہ میں اس کو اپنے حق کے عوض میں لیتا ہوں لہٰذا اس کے لحاظ سے یہ صلح بیع کے معنی میں ہے تو اس پر شفعہ بھی ہوگا۔(3) (بحر)

مسئلہ ۱۱ انکار یا سکوت کے بعد جو صلح ہوتی ہے اگر واقع میں مدعی کا غلط دعویٰ تھا جس کا مدعی کو بھی علم تھا تو صلح میں جو چیز ملی ہے اُس کا لینا جائز نہیں اور اگر مدعی علیہ جھوٹا ہے تو اس صلح سے وہ حق مدعی سے بری نہیں ہوگا یعنی صلح کے بعد قضاءً تو کچھ نہیں ہوسکتا دنیا کا مؤاخذہ ختم ہوگیا مگر آخرت کا مؤاخذہ باقی ہے مدعی کے حق ادا کرنے میں جو کمی رہ گئی ہے اوس کا مؤاخذہ ہے مگر جب کہ مدعی خود مابقی سے معافی دیدے۔(4) (بحر) لہٰذا صلح ہونے کے بعد اگر حقوق سے ابرا و معافی ہوجائے تو مواخذۂ اُخروی (5) سے بھی نجات ہوجائے عین کے علاوہ کیونکہ عین کا اِبرا درست نہیں۔

مسئلہ ۱۲ جس چیز کا دعویٰ تھا بعد صلح کے اُس کا کوئی حق دار پیدا ہوگیا تو مدعی کو اُس مستحق (6) سے خصومت اور مقدمہ بازی کرنی ہوگی اور مستحق نے حق ثابت ہی کر دیا تو اُس کے عوض میں مدعی کو بدل صلح واپس کرنا ہوگا اور اگر بدل صلح میں کوئی دوسرا شخص حقدار نکلا اور اُس نے کل یا جز لے لیا تو مدعی پھر دعوے کی طرف رجوع کرے گا کل میں کل کا دعویٰ بعض میں بعض کا دعویٰ کرسکتا ہے ہاں اگر غیر متعین چیز یعنی روپے اشرفی کا دعویٰ تھا اور اسی پر مصالحت ہوئی یعنی جس چیز کا دعویٰ تھا اُسی جنس پر مصالحت ہوئی اور حقدار نے اپنا حق ثابت کر کے لے لیا تو صلح باطل نہیں ہوگی بلکہ مستحق نے جتنا لیا اوتنا ہی یہ مدعیٰ علیہ سے لے

---

1 ......مقدمہ۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص۴۷۰، وغیرہ.

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الصلح، ج۷، ص۴۳۵ .

4 ......المرجع السابق.

5 ......آخرت کی پکڑ، گرفت۔

6 ......حقدار۔

www.dawateislami.net

مثلاً ہزار کا دعویٰ تھا اور سو روپے میں صلح ہوئی مستحق نے کہا یہ روپے میرے ہیں تو مدعی دوسرے سو روپے مدعیٰ علیہ سے لے سکتا ہے۔[1] (بحرالرائق)

مسئلہ ۱۳ انکار یا سکوت کے بعد صلح ہوئی اور اس صلح میں لفظ بیع استعمال کیا مدعیٰ علیہ نے کہا اتنے میں یا اُس کے عوض بیع کی یا خریدی اور بدل صلح کا کوئی حقدار پیدا ہو گیا اور لے گیا تو مدعی[2] مدعیٰ علیہ[3] سے وہ چیز لے گا جس کا دعویٰ تھا یہ نہیں کہ پھر دعوے کی طرف رجوع کرے کیونکہ مدعیٰ علیہ کا بیع کرنا مدعی کی ملک تسلیم کر لینا ہے لہٰذا اس صورت میں انکار یا سکوت نہیں ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۱۴ بدل صلح ابھی تک مدعی کو تسلیم[5] نہیں کیا گیا ہے اور ہلاک ہو گیا اس کا حکم وہی ہے جو استحقاق کا ہے خواہ وہ صلح اقرار کے بعد ہو یا انکار و سکوت کے بعد دونوں صورتوں میں فرق نہیں۔ یہ اُس صورت میں ہے کہ بدل صلح معین ہونے والی چیز ہو اور اگر غیر معین چیز ہو تو ہلاک ہونے سے صلح پر کچھ اثر نہیں پڑے گا مدعیٰ علیہ سے اوتنا لے سکتا ہے جو مقرر ہوا۔[6] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۱۵ یہ دعویٰ تھا کہ اس مکان میں میرا حق ہے کسی چیز کو دے کر صلح ہو گئی پھر اس مکان کے کسی جز میں استحقاق ہوا اگرچہ مستحق کا یہ دعویٰ ہے کہ ایک ہاتھ کے سوا باقی یہ سارا مکان میرا ہے اور مستحق نے لے لیا مدعیٰ علیہ، مدعی سے کچھ واپس نہیں لے سکتا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ایک ہاتھ جو بچا ہے وہی مدعی کا ہو اور اگر مستحق نے پورے مکان کو اپنا ثابت کیا تو جو کچھ مدعی کو دیا گیا ہے واپس لیا جائے گا۔[7] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۶ جس عین کا دعویٰ تھا اُسی کے ایک جز پر مصالحت ہوئی مثلاً مکان کا دعویٰ تھا اُسی مکان کا ایک کمرہ یا کوٹھری دے کر صلح کی گئی یہ صلح جائز نہیں کیونکہ مدعی نے جو کچھ لیا یہ تو خود مدعی کا تھا ہی اور مکان کے باقی اجزاء و حصص کا اِبرا کر دیا[8] اور عین میں اِبرا درست نہیں ہاں اس کے جواز کی صورت یہ بن سکتی ہے کہ مدعی کو علاوہ اُس جز و مکان کے ایک

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الصلح، ج۷، ص ۴۳۵.

2 ......دعویدار، دعویٰ کرنے والا۔ 3 ......جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ۴۷۰.

5 ......سپرد۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ۴۷۰.

و"البحرالرائق"، کتاب الصلح، ج۷، ص ۴۳۵.

7 ......"الهداية"، کتاب الصلح، ج۲، ص ۱۹۱.

8 ......یعنی باقی حصوں سے بری کر دیا۔

www.dawateislami.net

روپیہ یا کپڑا یا کوئی چیز بدل صلح میں اضافہ کی جائے کہ یہ چیز بقیہ حصص مکان کے عوض میں ہوجائے گی دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک جز پر صلح ہوئی اور باقی اجزا کے دعوے سے دست برداری دے دے۔[1] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۷ مکان کا دعویٰ تھا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ وہ اُس کے ایک کمرے میں ہمیشہ یا عمر بھر سکونت کرے گا یہ صلح بھی صحیح نہیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ دَین کا دعویٰ تھا اور اُس کے ایک جز پر مصالحت ہوئی مثلاً ہزار کا دعویٰ تھا پانسو پر صلح ہوگئی یا عین کا دعویٰ ہو اور دوسری عین کے جز پر صلح ہوئی مثلاً ایک مکان کا دعویٰ تھا دوسرے مکان کے ایک کمرہ کے عوض میں مصالحت ہوئی یہ صلح جائز ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۱۹ مال کے دعوے میں مطلقاً صلح جائز ہے چاہے مال پر صلح ہو یا منفعت پر ہوا قرار کے بعد یا انکار وسکوت کے بعد کیونکہ یہ صلح بیع یا اجارہ کے معنی میں ہے اور جہاں وہ جائز یہ بھی جائز۔ دعوائے منفعت میں بھی صلح مطلقاً جائز ہے مال کے بدلے میں بھی ہوسکتی ہے اور منفعت کے بدلہ میں بھی مگر منفعت کو اگر بدل صلح قرار دیں تو ضرور ہے کہ دونوں منفعتیں دو طرح کی ہوں ایک ہی جنس کی نہ ہوں مثلاً مکان کرایہ پر لیا ہے اور صلح خدمت غلام پر ہوئی یہ جائز ہے اور اگر ایک ہی جنس کی ہوں مثلاً مکان کی سکونت کا دعویٰ تھا اور سکونتِ مکان ہی کو بدلِ صلح قرار دیا یہ جائز نہیں مثلاً وارث پر دعویٰ کیا کہ تیرے مورث نے اس مکان کی سکونت کی میرے لیے وصیّت کی ہے وارث نے اقرار کیا یا انکار پھر مال پر صلح ہو یا دوسری جنس کی منفعت پر صلح ہو جائز ہے۔[4] (دُرر، غرر)

مسئلہ ۲۰ ایک مجہول الحال شخص[5] پر دعویٰ کیا کہ یہ میرا غلام ہے اُس نے مال دے کر مصالحت کی یہ صلح جائز ہے اور اس کو مال کے عوض میں عتق[6] قرار دیں گے۔ پھر اگر اقرار کے بعد صلح ہوئی تو مدعی کو وَلا ملے گا ورنہ نہیں ہاں اگر بیّنہ سے[7] اُس کا غلام ہونا ثابت کردے تو اگرچہ مدعیٰ علیہ منکر ہے مدعی کو وَلا ملے گا بیّنہ سے ثابت کرنے کی وجہ سے وہ غلام نہیں بنایا جاسکتا یعنی

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الصلح، ج۷، ص٤٣٦.

و"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ٤٧١.

2 ......"الدرالمختار"، المرجع السابق، ص٤٨٣.

3 ......المرجع السابق، ص ٤٧١، ٤٧٤.

4 ......"دررالحکام" و"غررالاحکام"، کتاب الصلح، الجزء الثانی، ص٣٩٨.

5 ......ایسا شخص جس کے آزاد یا غلام ہونے کا لوگوں کو علم نہ ہو۔

6 ......آزاد کرنا۔

7 ......گواہوں سے۔

www.dawateislami.net

حکم سب جگہ ہے یعنی صلح کے بعد اگر مدعی گواہوں سے اپنا حق ثابت کرے اور یہ چاہے کہ میں اُس چیز کو لے لوں یہ نہیں ہوسکتا کیونکہ چیز اگر اُس کی ہے تو معاوضہ اُس چیز کا لے چکا پھر مطالبہ کے کیا معنٰی۔[1] (درر، درمختار)

مسئلہ ۲۱ مرد نے ایک عورت پر جوشوہر والی نہیں ہے نکاح کا دعویٰ کیا عورت نے مال دے کرصلح کی، یہ صلح خلع کے حکم میں ہے مگر مرد نے اگر جھوٹا دعویٰ کیا تھا تواس مال کو لینا حلال نہیں اور عورت کواُسی وقت دوسرا نکاح کرنا جائز ہے یعنی اُس پر عدّت نہیں ہے کیونکہ دخول پایا نہیں گیا اور اگر عورت نے مرد پر نکاح کا دعویٰ کیا اور مرد نے مال دے کرصلح کی یہ صلح ناجائز ہے کیونکہ اس صلح کو کسی عقد کے تحت میں داخل نہیں کرسکتے۔[2] (درر)

مسئلہ ۲۲ غلام ماذون نے کسی کو عمداً قتل کیا تھا اور ولیِ مقتول سے خود غلام نے صلح کی یعنی قصاص نہ لو اُس کے عوض میں یہ مال لو یہ صلح جائز نہیں مگر اس صلح کا یہ اثر ہوگا کہ قصاص ساقط ہوجائے گا اور غلام جب آزاد ہوگا اُس وقت بدل صلح وصول کیا جائے گا اور ماذون کے غلام نے اگر کسی کو قتل کیا تھا اُس ماذون نے مال پر صلح کی یہ صلح جائز ہے کیونکہ یہ اُس کی تجارت کی چیز ہے اور خود تجارت کی چیز نہیں۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۲۳ مال مغصوب ہلاک ہوگیا مالک نے غاصب سے مصالحت کی اس کی چندصورتیں ہیں اگر مغصوب مثلی ہے اور جس چیز پر مصالحت ہوئی وہ اُسی جنس کی ہے تو زیادہ پر صلح جائز نہیں اور اگر دوسری جنس کی چیز پر صلح ہوئی تو جائز ہے اور اگر وہ چیز قیمی ہے اور جتنی قیمت اُس کی ہے اُس سے زیادہ پر صلح ہوئی یہ بھی جائز ہے یعنی کم و برابر پر تو جائز ہی ہے زیادہ پر بھی جائز ہے اور اگر کسی متاع[4] پر صلح ہو یہ بھی جائز ہے مثلاً ایک غلام غصب کیا جس کی قیمت ایک ہزار تھی اور ہلاک ہوگیا دو ہزار روپے پر مصالحت کی یا کپڑے کے تھان پر صلح ہوئی جائز ہے اور اگر غاصب نے خود ہلاک کیا ہے جب بھی یہی حکم ہے۔اور اگر اس کے متعلق قاضی کا حکم مثلاً ایک ہزار ضمان کا ہو چکا یا اتنا ہی کہ قیمت تاوان میں دے تو زیادہ پر صلح نہیں ہوسکتی۔[5] (درمختار، درر)

---

1 ......"دررالحکام" شرح "غررالأحکام"، کتاب الصلح، الجزء الثانی، ص۳۹۸.
و"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص۴۷۵.

2 ......"دررالحکام" شرح "غررالأحکام"، کتاب الصلح، الجزء الثانی، ص۳۹۸.

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص۴۷۶.

4 ......سامان۔

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص۴۷۶.
و"دررالحکام" شرح "غررالأحکام"، کتاب الصلح، الجزء الثانی، ص۳۹۹.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۲۴ صورتِ مذکورہ میں کہ قیمت سے زیادہ پر یا متاع پر صلح ہوئی غاصب گواہ پیش کرنا چاہتا ہے کہ اُس مغصوب کی قیمت اُس سے کم ہے جس پر صلح ہوئی ہے یہ گواہ مقبول نہ ہوں گے اور اگر دونوں متفق ہو کر بھی یہ کہیں کہ قیمت کم تھی جب بھی غاصب مالک سے کچھ واپس نہیں لے سکتا۔[1] (بحر)

مسئلہ ۲۵ غلام مشترک کو ایک شریک نے آزاد کر دیا اور یہ آزاد کرنے والا مالدار ہے تو حکم یہ ہے کہ نصف قیمت دوسرے کو ضمان دے[2] اب اس صورت میں اگر نصف قیمت سے زیادہ پر صلح ہوئی یہ جائز نہیں کہ شرع نے[3] جب نصف قیمت مقرر کر دی ہے تو اُس پر زیادتی نہیں ہو سکتی جس طرح مغصوب کی قیمت کا تاوان قاضی نے مقرر کر دیا تو اب زیادہ پر صلح نہیں ہو سکتی کہ قاضی کا مقرر کرنا بھی شرع کا مقرر کرنا ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۲۶ مغصوب چیز کو غاصب کے سوا کسی دوسرے نے ہلاک کر دیا اور مالک نے غاصب سے قیمت سے کم پر صلح کر لی یہ جائز ہے اور غاصب اُس ہلاک کنندہ سے[5] پوری قیمت وصول کر سکتا ہے۔ مگر جتنا زیادہ لیا ہے اُس کو صدقہ کر دے اور مالک کو یہ بھی اختیار ہے کہ ہلاک کنندہ ہی سے قیمت سے کم پر صلح کر لے۔[6] (بحر)

مسئلہ ۲۷ جنایت عمد جس میں قصاص واجب ہوتا ہے خواہ وہ قتل ہو یا اس سے کم مثلاً قطعِ عضو[7] اس میں اگر دِیَّت سے زیادہ پر صلح ہوئی یہ جائز ہے اور جنایتِ خطا میں دیت سے زیادہ پر صلح ناجائز ہے کہ اس میں شرع کی طرف سے دیت مقرر ہے اُس پر زیادتی نہیں ہو سکتی ہاں دیت میں جو چیزیں مقرر ہیں اون کے علاوہ دوسری جنس پر صلح ہو اور یہ چیز قیمت میں زیادہ ہو تو یہ صلح جائز ہے۔[8] (درمختار)

مسئلہ ۲۸ مدعیٰ علیہ نے کسی کو صلح کے لیے وکیل کیا اُس وکیل نے صلح کی اگر دعویٰ دَین کا تھا اور دَین کے بعض حصہ پر صلح ہوئی یا خونِ عمد کا دعویٰ تھا اور صلح ہوئی اس صورت میں یہ وکیل سفیر محض ہے مدعی اس سے بدل صلح کا مطالبہ نہیں کر سکتا بلکہ وہ بدلِ صلح موکل پر لازم ہے اُسی سے مطالبہ ہوگا ہاں اگر وکیل نے بدلِ صلح کی ضمانت کر لی ہے تو وکیل سے اس ضمانت کی وجہ سے

1. ......"البحرالرائق"، کتاب الصلح، ج۷، ص۴۳۹.
2. ......تاوان دے۔
3. ......شریعت نے۔
4. ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص۴۷۷.
5. ......ہلاک کرنے والے یعنی ضائع کرنے والے سے۔
6. ......"البحرالرائق"، کتاب الصلح، ج۷، ص۴۳۹.
7. ......کوئی عضو کاٹنا۔
8. ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص۴۷۷.

www.dawateislami.net

مطالبہ ہوگا۔ یوہیں مال کا دعویٰ تھا اور مال پر صلح ہوئی اور مدعیٰ علیہ اقراری تھا تو وکیل سے مطالبہ ہوگا کہ یہ صلح بیع کے حکم میں ہے اور بیع کا وکیل سفیر محض نہیں ہوتا بلکہ حقوق اُسی کی طرف عائد ہوتے ہیں اور اگر مدعیٰ علیہ منکر ہو تو وکیل سے مطلقاً مطالبہ نہیں مال پر صلح ہو یا کسی اور چیز پر۔[1] (درمختار، بحر)

مسئلہ ۲۹: مدعیٰ علیہ نے اس سے صلح کے لیے نہیں کہا اس نے خود صلح کر لی یعنی فضولی ہو کر اگر مال کا ضامن ہوگیا ہے یا صلح کو اپنے مال کی طرف نسبت کی یا کہہ دیا اس چیز پر یا کہا اتنے پر مثلاً ہزار روپے پر صلح کرتا ہوں اور دے دیے تو صلح جائز ہے اور یہ فضولی ان صورتوں میں مُتَبَـرِّع[2] ہے مدعیٰ علیہ سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر اسکے حکم سے مصالحت کرتا تو واپس لیتا اور اگر فضولی نے کہہ دیا کہ اتنے پر صلح کرتا ہوں اور دیا نہیں تو یہ صلح اجازت مدعیٰ علیہ پر موقوف ہے وہ جائز کر دے گا جائز ہو جائے گی اور مال لازم آجائے گا ورنہ جائز نہیں ہوگی۔ فضولی نے خلع کیا اُس میں بھی یہی پانچ صورتیں ہیں اور یہی احکام۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۰: ایک زمین کے وقف کا دعویٰ کیا مدعیٰ علیہ مُنکِر ہے اور مدعی کے پاس ثبوت کے گواہ نہیں ہیں مدعیٰ علیہ نے کچھ دے کر قطع منازعت کے لیے[4] مصالحت کر لی یہ صلح جائز ہے اور اگر مدعی اپنے دعوے میں صادق[5] ہے تو بدل صلح بھی اُس کے لیے حلال ہے اور بعض علما فرماتے ہیں کہ حلال نہیں۔[6] (درمختار) اور یہی قول من حیث الدلیل[7] قوی معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ صلح بیع کے حکم میں ہے اور وقف کی بیع درست نہیں بلکہ یہ صلح صحیح بھی نہ ہونا چاہیے کیونکہ وقف اس کا حق نہیں جس کا معاوضہ لینا درست ہو۔

مسئلہ ۳۱: صلح کے بعد پھر دوسری صلح ہوئی وہ پہلی ہی صحیح ہے اور دوسری باطل یہ جب کہ وہ صلح اسقاط ہو[8] اور اگر معاوضہ ہو جو بیع کے معنی میں ہو تو پہلی صلح فسخ ہوگئی[9] اور دوسری صحیح جس طرح بیع کا حکم ہے جب کہ بائع نے مبیع کو اُسی مشتری کے ہاتھ بیع کیا۔[10] (درمختار، ردالمحتار)

---

1 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ٤٧٨.
و"البحرالرائق"، کتاب الصلح، ج۷، ص ٤٤٠.
2 ......احسان کرنے والا۔
3 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ٤٧٩.
4 ......جھگڑا ختم کرنے کے لئے۔ 5 ......سچا۔
6 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ٤٨٠.
7 ......دلیل کی حیثیت سے، دلیل کے لحاظ سے۔ 8 ......یعنی پہلی صلح ختم کرنے والی ہو۔ 9 ......ختم ہوگئی۔
10 ......"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ٤٨٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳۲ مدعیٰ علیہ[1] نے دعوے سے انکار کر دیا تھا اس کے بعد صلح ہوئی اب وہ گواہ پیش کرتا ہے کہ مدعی[2] نے صلح سے پہلے یہ کہا تھا کہ میرا اُس مدعیٰ علیہ پر کوئی حق نہیں ہے وہ صلح بدستور قائم رہے گی اور اگر مدعی نے صلح کے بعد یہ کہا کہ میرا اُس کے ذمہ کوئی حق نہ تھا تو صلح باطل ہے۔[3] (درمختار)

مسئلہ ۳۳ امین کے پاس امانت تھی جب تک اُس کے ہلاک کا دعویٰ نہ کرے صلح نہیں ہوسکتی۔ اور ہلاک کا دعویٰ کرنے کے بعد مصالحت ہوسکتی ہے۔[4] (درمختار)

مسئلہ ۳۴ امین نے امانت سے ہی انکار کیا کہتا ہے میرے پاس امانت رکھی نہیں اور مالک امانت رکھنے کا مدعی ہے صلح ہوسکتی ہے۔ امین امانت کا اقرار کرتا ہے اور مالک مطالبہ کرتا ہے مگر امین خاموش ہے مالک کہتا ہے اس نے میری چیز ہلاک کردی صلح ہوسکتی ہے اور اگر مالک ہلاک کرنے کا دعویٰ کرتا ہے اور امین کہتا ہے میں نے واپس کردی یا وہ چیز ہلاک ہوگئی اس صورت میں صلح جائز نہیں اور اگر امین کہتا ہے میں نے چیز واپس کردی یا ہلاک ہوگئی اور مالک کچھ نہیں کہتا اس میں صلح جائز نہیں۔[5] (ردالمحتار)

مسئلہ ۳۵ مدعیٰ علیہ کا صلح کی خواہش کرنا یا یہ کہنا کہ دعوے سے مجھے بری کردو یہ دعوے کا اقرار نہیں ہے اور یہ کہنا کہ جس مال کا دعویٰ ہے اُس سے صلح کرلو یا اُس سے مجھے بری کردو یہ مال کا اقرار ہے۔[6] (درمختار)

مسئلہ ۳۶ مبیع میں[7] عیب کا دعویٰ کیا اور صلح ہوگئی بعد میں ظاہر ہوا کہ عیب تھا ہی نہیں یا عیب زائل ہوگیا تھا صلح باطل ہوگئی جو کچھ لیا ہے واپس کرے۔ یوہیں دَین کا دعویٰ تھا اور صلح ہوگئی پھر معلوم ہوا کہ دَین نہیں تھا صلح باطل ہوگئی جو کچھ لیا ہے واپس کردے۔[8] (درمختار)

---

1 ......جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔ 2 ......دعویدار، دعویٰ کرنے والا۔

3 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ٤٨١ .

4 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ٤٨١ .

5 ......"ردالمحتار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ٤٨٣ .

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ٤٨٥ .

7 ......فروخت کی گئی چیز میں۔

8 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، ج۸، ص ٤٨٥ .

www.dawateislami.net

دعوائے دَین میں صلح کا بیان

مسئلہ ۱ مدعیٰ علیہ پر جو دَین [1] ہے یا اُس نے کوئی چیز غصب کی ہے اگر صلح اُسی جنس کی چیز پر ہوئی تو بعض حق کو لے لینا اور باقی کو چھوڑ دینا ہے اس کو معاوضہ قرار دینا درست نہیں ورنہ سود ہو جائے گا لہٰذا صلح کے جائز ہونے میں بدل صلح پر قبضہ کرنا ضروری نہیں مثلاً ہزار روپے حال یعنی غیر میعادی تھے سو روپے پر جو فوراً لیے جائیں گے صلح ہوئی یہ درست ہے اگرچہ مجلس صلح میں اون پر قبضہ نہ کیا ہو یا ہزار غیر میعادی تھے صلح ہوئی ہزار روپے پر جن کی کوئی میعاد مقرر ہوئی یا ہزار روپے کھرے تھے اور سو روپے کھوٹے پر صلح ہوئی پہلی صورت میں مقدار کم کر دی دوسری میں میعاد بڑھا دی یعنی فوراً لینے کا حق ساقط کر دیا تیسری صورت میں مقدار اور وصف دو چیزیں ساقط کر دیں۔ مدعیٰ علیہ کے ذمہ روپے تھے اور اشرفی پر صلح ہوئی اور اس کے ادا کرنے کی میعاد مقرر ہوئی یہ صلح ناجائز ہے کہ غیر جنس پر صلح عقد معاوضہ ہے اور چاندی کی سونے سے بیع ہو تو مجلس میں قبضہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ہزار روپے میعادی تھے اور صلح ہوئی کہ پانسو فوراً ادا کر دے یہ صلح بھی ناجائز ہے کہ پانسو کے بدلے میں میعاد کو بیع کرنا ہے اور یہ ناجائز ہے یا ہزار روپے کھوٹے تھے پانسو کھرے پر صلح ہوئی یہ صلح بھی ناجائز ہے کہ وصف کو پانسو کے بدلے میں بیع کرنا ہے اور یہ جائز نہیں۔ قاعدۂ کلیہ یہ ہے کہ دائن کی طرف اگر احسان ہو تو اسقاط ہے اور صلح جائز ہے اور دونوں کی طرف سے ہو تو معاوضہ ہے۔ [2] (درمختار)

مسئلہ ۲ ایک ہزار کا دعویٰ تھا اور مدعیٰ علیہ انکاری ہے پھر سو روپے پر صلح ہوئی اگر مدعی نے یہ کہا کہ سو روپے پر میں نے صلح کی اور باقی معاف کر دیے تو قضاءً و دیانۃً ہر طرح مدعیٰ علیہ بقیہ سے بری ہو گیا اور اگر یہ کہا کہ سو روپے پر صلح کی اور یہ نہیں کہا کہ بقیہ میں نے معاف کیے تو مدعیٰ علیہ قضاءً بری ہو گیا دیانۃً بری نہیں۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ مدیون [4] سے کہا تمہارے ذمہ ہزار روپے ہیں کل پانسو ادا کر دو اس شرط پر کہ باقی پانسو سے تم بری، اگر ادا کر دیے بری ہو گیا ورنہ پورے ہزار اُس کے ذمہ ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ وقت کا ذکر نہ کرے اس صورت میں پانسو بالکل معاف ہو گئے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ آدھے دَین پر مصالحت ہوئی کہ کل ادا کر دے گا اور باقی سے بری ہو جائے گا اور

---

1 ......قرض۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، فصل فی دعوی الدَّین، ج۸، ص٤٨٥.

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الصلح، الباب الثانی فی الصلح فی الدَّین...إلخ، ج٤، ص٢٣٤.

4 ......مقروض۔

www.dawateislami.net

شرط یہ ہے کہ کل اگر ادا نہ کیے تو پورا دَین بدستور اُس کے ذمہ ہوگا اس صورت میں جیسا کہا ہے وہی ہے۔ چوتھی صورت یہ ہے پانسو سے مَیں نے تجھے بری کر دیا اس بات پر کہ پانسو کل ادا کر دے پانسو معاف ہو گئے کل کے روز ادا کرے یا نہ کرے۔ پانچویں صورت یہ ہے کہ یوں کہا کہ اگر تو پانسو کل کے دن ادا کر دے گا تو باقی سے بری ہو جائے گا اس صورت میں حکم یہ ہے کہ ادا کرے یا نہ کرے بری نہ ہوگا۔ [1] (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۴: مدیون پر ایک سو روپے اور دس اشرفیاں باقی ہیں ایک سو دس روپے پر صلح ہوئی اگر ادا کے لیے میعاد ہے صلح ناجائز ہے اور اگر اُسی وقت دے دیے صلح جائز ہے اور اگر دس روپے فوراً دیے اور سو باقی رہے جب بھی جائز ہے۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: ایک شخص پر ہزار روپے باقی ہیں اور یوں صلح ہوئی کہ مہینے کے اندر دو گے تو سو روپے اور ایک ماہ کے اندر نہ دیے تو دو سو روپے دینے ہوں گے یہ صلح صحیح نہیں۔ [3] (عالمگیری)

مسئلہ ۶: ایک نے دوسرے پر کچھ روپیہ کا دعویٰ کیا مدعیٰ علیہ نے انکار کر دیا پھر دونوں میں مصالحت ہوگئی کہ اتنے روپے اس وقت دیے جائیں گے اور اتنے آئندہ فلاں تاریخ پر یہ صلح جائز ہے۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷: سو روپے باقی ہیں اور دس من گیہوں [5] پر صلح ہوئی ان کے دینے کی میعاد مقرر ہو یا نہ ہو اگر اُس مجلس میں قبضہ نہ کیا صلح باطل ہے اور اگر گیہوں معین ہو گئے یعنی یوں صلح ہوئی کہ یہ گیہوں دوں گا تو قبضہ کرے یا نہ کرے صلح جائز ہے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸: پانچ من گیہوں مدیون کے ذمہ باقی ہیں اور دس روپے پر صلح ہوئی اگر روپے پر اُسی وقت قبضہ ہو گیا صلح جائز ہے اور بغیر قبضہ دونوں جدا ہو گئے صلح ناجائز اور اگر پانچ روپے پر قبضہ کر لیا اور پانچ پر نہیں تو آدھے گیہوں کے مقابل صلح صحیح ہے اور نصف کے مقابل باطل۔ [7] (عالمگیری)

---

1 ......"الدرالمختار"،کتاب الصلح،فصل فی دعوی الدَّین،ج۸،ص۴۸۶،وغیرہ.

2 ......"الفتاوی الھندیة"،کتاب الصلح،الباب الثانی فی الصلح فی الدَّین...إلخ،ج٤،ص٢٣٢ .

3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق.

5 ......گندم۔

6 ......"الفتاوی الھندیة"،کتاب الصلح،الباب الثانی فی الصلح فی الدَّین...إلخ،ج٤،ص٢٣٢ .

7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹: دس من گیہوں اُس کے ذمہ ہیں پانچ من گیہوں اور پانچ من جَو پر صلح ہوئی اور جَو کے لیے میعاد مقرر کی یہ صلح ناجائز ہے اور جَو کو معین کردیا ہو صلح جائز ہے اگرچہ گیہوں معین نہ ہوں۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: روپے کا دعویٰ تھا اور صلح یوں ہوئی کہ مدیون اس مکان میں ایک سال رہ کر دائن کو دیدے یا یہ غلام ایک سال تک مدیون کی خدمت کرے پھر مدیون اسے دائن کو دیدے یہ صلح ناجائز ہے کہ یہ صلح بیع کے حکم میں ہے اور بیع میں ایسی شرط بیع کو فاسد کردیتی ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: مدیون نے روپے ادا کردیے ہیں مگر دائن انکار کرتا ہے پھر سو روپے پر صلح ہوئی اگر دائن کے علم میں وصول ہونا ہے تو لینا جائز نہیں۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۱۲: دَین کا کوئی گواہ نہیں ہے دائن[4] یہ چاہتا ہے کہ مدیون سے دَین کا اقرار کرالے تاکہ وقت پر کام آئے مدیون نے کہا میں اقرار نہیں کروں گا جب تک تو دَین کی میعاد نہ کردے یا اُس میں سے اتنا کم نہ کردے دائن نے ایسا ہی کردیا یہ میعاد کا مقرر کرنا یا معاف کردینا صحیح ہے یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اِکراہ کے ساتھ ایسا ہوا ہے یہ اِکراہ نہیں ہے اور اگر مدیون نے وہ بات علانیہ کہہ دی کہ جب تک ایسا نہ کروگے میں اقرار نہ کروں گا تو اُس سے کُل مطالبہ فوراً وصول کیا جائے گا کیونکہ دَین کا اقرار ہوچکا۔[5] (درر)

مسئلہ ۱۳: دَین مشترک کا حکم یہ ہے کہ ایک شریک نے مدیون سے جو کچھ وصول کیا دوسرا بھی اُس میں شریک ہے مثلاً سو میں سے پچاس روپے ایک شریک نے وصول کیے تو دوسرے شریک سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ اپنے حصہ کے میں نے پچاس وصول کرلیے اپنے حصہ کے تم وصول کرلو بلکہ دوسرا ان پچاس میں سے پچیس لے سکتا ہے اس کو انکار کا حق نہیں ہے ہاں اگر دوسرا خود مدیون ہی سے وصول کرنا چاہتا ہے اس وجہ سے شریک سے مطالبہ نہیں کرتا تو اُس کی خوشی مگر چاہے تو شریک سے مطالبہ کرسکتا ہے یعنی اگر فرض کرو مدیون دیوالیہ ہوگیا یا کوئی اور صورت ہوگئی تو یہ اپنے شریک سے وصول شدہ میں سے آدھا لے سکتا ہے۔[6] (ہدایہ وغیرہا)

1 ......"الفتاوی الهندية"،کتاب الصلح،الباب الثانی فی الصلح فی الدَّین...إلخ،ج٤،ص٢٣٢.

2 ......المرجع السابق،ص٢٣٣.

3 ......"الفتاوی الخانية"،کتاب الصلح،باب الصلح عن الدَّین،فصل فی الصلح عن الدَّین،ج٢،ص١٨٤.

4 ......قرض دینے والا۔

5 ......"دررالحکام"شرح"غررالأحکام"،کتاب الصلح،الجزء الثانی،ص٤٠١.

6 ......"الهداية"،کتاب الصلح،باب الصلح فی الدَّین، فصل فی الدَّین المشترك،ج٢،ص١٩٧،وغیرها.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴ دَینِ مشترک کی یہ صورت ہے کہ ایک ہی سبب سے دونوں کا دَین ثابت ہو مثلاً دونوں نے ایک عقد میں بیع کی اس کا ثمن دَینِ مشترک ہے اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ ایک چیز دونوں کی شرکت میں تھی اور ایک ہی عقد میں اس کو بیع کیا یہ ثمن دَینِ مشترک ہے دوسری یہ کہ دونوں کی دو چیزیں تھیں مگر ایک ہی عقد میں دونوں کو بغیر تفصیلِ ثمن بیع کیا یہ کہہ دیا کہ ان دونوں کو اتنے میں بیچا یہ نہیں کہ اتنے میں اس کو اتنے میں اس کو۔ اور اگر دو عقد میں چیز بیع کی گئی تو ثمن کو دَین مشترک نہیں کہہ سکتے مثلاً دونوں نے اپنی اپنی چیزیں اُس مشتری کے ہاتھ بیع کیں یا چیز دونوں میں مشترک ہے مگر اس نے کہا میں نے اپنا حصہ تمھارے ہاتھ پانسو میں بیچا دوسرے نے کہا میں نے اپنا حصہ پانسو میں بیچا تو یہ دَین مشترک نہیں اگرچہ شے مشترک کا ثمن ہے۔ یوہیں تفصیلِ ثمن کر دینے میں بھی ثمن دَین مشترک نہیں مثلاً دو چیزیں ایک عقد میں دس روپے میں بیچیں اور یہ کہا کہ اس کا ثمن چار روپے ہے اور اس کا چھ روپے یہ دَین مشترک نہیں۔ دوسری صورت دَینِ مشترک کی یہ ہے کہ مُورِث کا کسی پر دَین تھا اُس کے مرنے کے بعد یہ دونوں وارث ہوئے وہ دَین ان میں مشترک ہے تیسری صورت یہ کہ ایک مشترک چیز کو کسی نے ہلاک کر دیا جس کی قیمت کا ضمان اوس پر واجب ہوا یہ ضمان دَینِ مشترک ہے۔[1] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۵ دَینِ مشترک میں ایک شریک نے مدیوں سے اپنے حصہ میں خلافِ جنس پر مصالحت کر لی مثلاً اپنے حصہ کے بدلے میں اُس نے ایک کپڑا مدیون سے لے لیا تو دوسرے شریک کو اختیار ہے کہ اپنا حصہ مدیون سے وصول کرے یا اسی کپڑے میں سے آدھا لے لے اگر کپڑے میں سے نصف لینا چاہتا ہے تو وصول کنندہ[2] دینے سے انکار نہیں کر سکتا ہاں اگر وہ اصل دَین کی چہارم کا ضامن[3] ہو جائے تو کپڑے میں نصف کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔[4] (ہدایہ)

مسئلہ ۱۶ مدیون سے مصالحت نہیں کی ہے بلکہ اپنے نصف دَین کے بدلے میں اُس سے کوئی چیز خریدی تو یہ شریک دوسرے کے لیے چہارم دَین کا ضامن ہو گیا کیونکہ بیع کے ذریعہ سے ثمن و دَین میں مقاصہ[5] ہو گیا شریک اس میں سے نصف یعنی چہارم دَین وصول کر سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مدیون سے اپنے حصّہ کو وصول کرے۔[6] (درمختار)

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الصلح، باب الصلح فی الدّین، ج۷، ص ٤٤١، ٤٤٢.
و"الدرالمختار"، کتاب الصلح، فصل فی دعوی الدّین، ج۸، ص ٤٨٨.

2 ......وصول کرنے والا۔

3 ......قرض کے چوتھائی حصے کا ضامن۔

4 ......"الهداية"، کتاب الصلح، باب الصلح فی الدّین، فصل فی الدّین المشترك، ج۲، ص ١٩٧.

5 ......ادلا بدلا۔

6 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، فصل فی دعوی الدّین، ج۸، ص ٤٨٩.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۷ ایک شریک نے مدیون کو اپنا حصہ معاف کر دیا دوسرا شریک اس معاف کرنے والے سے مطالبہ نہیں کر سکتا کیونکہ وصول نہیں کیا ہے بلکہ چھوڑ دیا ہے۔ اسی طرح ایک کے ذمہ مدیون کا پہلے سے دَین تھا پھر مدیون پر دَین مشترک ہوا ان دونوں نے مقاصہ (ادلا بدلا) کرلیا دوسرا شریک اس سے کچھ مطالبہ نہیں کرسکتا اور اگر ایک شریک نے اپنے حصہ میں سے کچھ معاف کر دیا یا دَین سابق سے مقاصہ کیا تو باقی دَین سہام[1] پر تقسیم کیا جائے گا مثلاً بیس روپے تھے ایک نے پانچ روپے معاف کر دیے تو جو کچھ وصول ہوگا اُس میں ایک تہائی ایک کی اور دو تہائیاں اُس کی جس نے معاف نہیں کیا ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۱۸ ان دونوں شریکوں میں سے ایک پر مدیون کا اب جدید دَین ہوا اس دَین سے مقاصہ دَین وصول کرنے کے حکم میں ہے دوسرا اس کا نصف اس سے وصول کرے گا مثلاً مدیون نے کوئی چیز دائن کے ہاتھ بیع کی اس ثمن اور دَین میں مقاصہ ہوا اور اگر عورت مدیون تھی ایک شریک نے اس سے نکاح کیا اور مطلق روپے کو دَینِ مہر کیا یہ نہیں کہ دَین کے حصہ کو مہر قرار دیا ہو پھر دَینِ مہر اور اُس دَین میں مقاصہ ہوا اس کا نصف دوسرا شریک اس نکاح کرنے والے سے لے سکتا ہے اور اگر نکاح اُس حصۂ دَین پر ہوا تو شریک کو اس سے لینے کا اختیار نہیں۔[3] (بحر، درمختار)

مسئلہ ۱۹ شریک نے مدیون کی کوئی چیز غصب کرلی یا اُس کی کوئی چیز کرایہ پر لی اور اجرت میں دَین کا حصہ قرار پایا یہ دَین پر قبضہ ہے۔ مدیون کی کوئی چیز تلف کر دی یا قصداً جنایت کر کے اپنے حصۂ دَین پر مصالحت کی یہ قبضہ نہیں ہے یعنی اس صورت میں دوسرا شریک اس سے مطالبہ نہیں کرسکتا۔[4] (بحر)

مسئلہ ۲۰ ایک نے میعاد مقرر کی اگر یہ دَین ان کے عقد کے ذریعہ سے نہ ہو مثلاً دَین مؤجل[5] کے یہ دونوں وارث ہوئے تو اس کا میعاد مقرر کرنا باطل ہے مثلاً مورث کے ہزار روپے باقی تھے ایک وارث نے یوں صلح کی کہ ایک سو اس وقت دے دو باقی چار سو کے لیے سال بھر کی میعاد ہے یہ میعاد مقرر کرنا باطل ہے یعنی ان سو روپے میں سے دوسرا وارث پچاس لے سکتا ہے اور اگر دوسرے وارث نے سال کے اندر مدیون سے کچھ وصول کیا تو اس میں سے نصف پہلا وارث لے سکتا ہے یہ دوسرا اُس

---

1 ......حصوں۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح،فصل فی دعوی الدَّین،ج۸،ص۴۸۹ .

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الصلح،باب الصلح فی الدَّین ،ج۷،ص ۴۴۲ .

و"الدرالمختار"، کتاب الصلح،فصل فی دعوی الدَّین،ج۸،ص۴۸۹ .

4 ......"البحرالرائق"، کتاب الصلح،باب الصلح فی الدَّین ،ج۷،ص ۴۴۲ .

5 ......وہ قرض جس کی ادائیگی کا وقت مقرر کیا گیا ہو۔

www.dawateislami.net

سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم نے ایک سال کی میعاد دی ہے تمھارا حق نہیں اور اگر ان میں سے ایک نے مدیون سے عقد مداینہ کیا[1] اس وجہ سے مدت واجب ہوئی تو اگر یہ شرکت شرکتِ عنان ہے اور جس نے عقد کیا ہے اُسی نے اجل[2] مقرر کی تو جمیع دَین[3] میں اجل صحیح ہے اور اگر اُس نے اجل مقرر کی جس نے عقد نہیں کیا ہے تو خاص اُس کے حصّہ میں بھی اجل صحیح نہیں اور اگر ان دونوں میں شرکت مفاوضہ ہے تو جوکوئی اجل مقرر کردے صحیح ہے۔[4] (بحر،خانیہ)

مسئلہ ۲۱ دو شخصوں نے بطور شرکت عقد سلم کیا ہے ان میں سے ایک نے اپنے حصہ میں مسلم الیہ[5] سے صلح کرلی کہ راس المال[6] جو دیا گیا ہے اُس میں سے جو میرا حصہ ہے اُس پر صلح کرتا ہوں یہ صلح دوسرے شریک کی اجازت پر موقوف ہے اُس نے جائز کردی جائز ہوگئی جو مال مل چکا ہے یعنی حصۂ مصالح[7] وہ دونوں میں منقسم ہوجائے گا اور جو سَلم باقی ہے وہ دونوں میں مشترک ہے یعنی جو کچھ مسلم فیہ باقی ہے مثلاً وہ غلہ جو نصف سَلم کا باقی ہے یہ دونوں میں مشترک ہے اور اگر اس کے شریک نے رد کردیا تو صلح باطل ہوجائے گی ہاں اگر ان دونوں میں شرکت مفاوضہ ہو تو یہ صلح مطلقاً جائز ہے۔[8] (درر،بحر)

مسئلہ ۲۲ دو شخصوں کے دو قسم کے مال ایک شخص پر باقی ہیں مثلاً ایک کے روپے ہیں دوسرے کی اشرفیاں ہیں دونوں نے ایک ساتھ سو روپے پر صلح کی یہ جائز ہے ان سو روپوں کو اشرفیوں کی قیمت اور روپوں پر تقسیم کیا جائے یعنی سو میں سے جتنا روپوں کے مقابل ہو وہ روپے والا لے اور جتنا اشرفیوں کی قیمت کے مقابل ہو وہ اشرفیوں والا لے مگر اشرفیوں والے کے حصہ میں جتنے روپے آئیں اون میں بیع صرف قرار پائے گی یعنی ان پر اُسی مجلس میں قبضہ شرط ہے اور روپے والے کے حصہ میں جتنے روپے آئیں اوتنے کی وصولی ہے باقی جو رہ گئے اُن کو ساقط کردیا۔[9] (عالمگیری)

---

1 ......قرض کا لین دین کیا۔ 2 ......ادئیگی کی مدت۔ 3 ......تمام قرض۔

4 ......"البحرالرائق"،کتاب الصلح،باب الصلح فی الدَّین ،ج۷،ص٤٤٢ .

و"الفتاوی الخانیة"،کتاب الصلح،باب الصلح عن الدَّین،فصل فی الصلح عن الدَّین ،ج۲،ص١٨٤ .

5 ......بیع سلم میں بائع کو مسلم الیہ کہتے ہیں۔ 6 ......بیع سلم میں ثمن کو راس المال کہتے ہیں۔

7 ......وہ حصہ جس میں صلح ہوچکی ہے۔

8 ......"دررالحکام"شرح"غررالأحکام"،کتاب الصلح،الجزء الثانی،ص٤٠٣ .

و"البحرالرائق"،کتاب الصلح،باب الصلح فی الدَّین ،ج۷،ص٤٤٢،٤٤٣ .

9 ......"الفتاوی الهندیة"،کتاب الصلح،الباب الثانی فی الصلح فی الدَّین...إلخ،ج٤،ص٢٣٣ .

www.dawateislami.net

تخارج کا بیان

بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک وارث بالمقطع[1] اپنا کچھ حصہ لے کر ترکہ سے نکل جاتا ہے کہ اب وہ کچھ نہیں لے گا اس کوتخارج کہتے ہیں یہ بھی ایک قسم کی صلح ہے۔

مسئلہ ۱ ترکہ عقار یعنی جائداد غیر منقولہ ہے یا عرض ہے یعنی نقود[2] کے علاوہ دوسری چیزیں اور جس وارث کو نکالا اُس کو کچھ مال دیدیا اگرچہ جتنا دیا ہے وہ اُس کے حصہ کی قیمت سے کم یا زیادہ ہے یا ترکہ سونا ہے اور اُس کو چاندی دی یا ترکہ چاندی ہے اُس کو سونا دیا یا ترکہ میں دونوں چیزیں ہیں اور اُس کو بھی دونوں چیزیں دیں یہ سب صورتیں جائز ہیں اور اس کو مبادلہ پر محمول کیا جائے گا اور جنس کو غیر جنس سے بدلنا قرار دیا جائے گا۔ اُس کو جو کچھ دیا ہے وہ اُس کے حق سے کم ہے یا زیادہ دونوں صورتیں جائز ہیں مگر جو صورت بیع صرف کی ہے اوس میں تقابضِ بدلین ضروری ہے مثلاً چاندی ترکہ ہے اور اُس کو سونا دیا یا بالعکس یا ترکہ میں دونوں ہیں اور اُس کو دونوں دیں یا ایک دیا کہ یہ سب صورتیں بیع صَرف کی ہیں قبضہ اس میں شرط ہے۔[3] (بحر، درمختار، درر)

مسئلہ ۲ ترکہ میں سونا چاندی دونوں ہیں اور نکل جانے والے کو صرف ان میں سے ایک چیز دی یا ترکہ میں سونا چاندی اور دیگر اشیا ہیں اور اُس کو صرف سونا یا صرف چاندی دی اس کے جواز کے لیے یہ شرط ہے کہ اس جنس میں جتنا اس کا حصہ ہے اس سے وہ زائد ہو جو دی گئی ہے مثلاً فرض کرو کہ ترکہ میں روپے اشرفی اور ہر قسم کے سامان ہیں اور اس کا حصہ سو روپیہ ہے اور کچھ اشرفیاں بھی اس کے حصہ کی ہیں اور کچھ دوسری چیزیں بھی اگر اس کو صرف روپے دیے اور وہ سو ہی ہوں یا کم یہ ناجائز ہے کہ باقی ترکہ کا اس کو کچھ معاوضہ نہیں دیا گیا اور اگر ایک سو پانچ روپے مثلاً دے دیے یہ صورت جائز ہوگئی کیونکہ سو روپے تو روپے میں کا حصہ ہے اور باقی پانچ روپے اشرفیوں اور دوسری چیزوں کا بدلہ ہے یہ بھی ضروری ہے کہ سونا چاندی کی قسم سے جو چیزیں ہوں وہ سب بوقتِ تخارج حاضر ہوں اور اُس کو یہ بھی معلوم ہو کہ میرا حصہ اتنا ہے۔[4] (ہدایہ وغیرہا)

---

1 ......یعنی کل حصہ کے بدلے۔ 2 ......درہم، دینار، روپے وغیرہ۔

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الصلح، فصل فی صلح الورثۃ، ج۷، ص۴۴۳.

و"الدرالمختار"، کتاب الصلح، فصل فی التخارج، ج۸، ص۴۹۰.

و"دررالحکام" شرح "غررالأحکام"، کتاب الصلح، الجزء الثانی، ص۴۰۳.

4 ......"الھدایۃ"، کتاب الصلح، باب الصلح فی الدَّین، فصل فی التخارج، ج۲، ص۱۹۸، وغیرھا.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ عروض[1] دے کر اُسے ترکہ سے جدا کر دیا یہ صورت مطلقاً جائز ہے۔ یوہیں اگر ورثا اوس کی وراثت سے ہی منکر ہیں اور کچھ دے کر اُسے ٹالنا چاہتے ہیں کہ جھگڑا دفع ہو تو جو کچھ دے دیں گے جائز ہے اور اس میں اون شرائط کی پابندی نہیں ہوگی جو مذکور ہوئیں۔[2] (درمختار)

مسئلہ ۴ ایک وارث کو خارج کیا اور ترکہ میں دیون ہیں یعنی لوگوں کے ذمہ دَین ہیں اور شرط یہ ٹھہری کہ بقیہ ورثا اس دَین کے مالک ہیں وصول کر کے خود لے لیں گے یہ صورت ناجائز ہے اس کے جواز کی یہ صورت ہوسکتی ہے کہ تخارج میں یہ شرط ہو کہ دَین میں جتنا اس کا حصہ ہے اُس کو مدیونین[3] سے معاف کردے اس کا حصہ معاف ہوجائے گا اور بقیہ ورثا اپنا حصہ اون لوگوں سے وصول کرلیں گے۔ دوسری صورت جواز کی یہ ہے کہ اُس دَین میں جتنا حصہ اس کا ہوتا ہے وہ بقیہ ورثا اپنی طرف سے تبرعاً اسے دے دیں اور باقی میں مصالحت کر کے اسے خارج کر دیں مگر ان دونوں صورتوں میں ورثہ کا نقصان ہے کہ پہلی صورت میں مدیونین سے اوتنا دَین معاف ہوگیا اور دوسری صورت میں بھی اپنی طرف سے دینا پڑا لہٰذا تیسری صورت جواز کی یہ ہے کہ بقیہ ورثا اُس کے حصہ کی قدر اُسے بطور قرض دے دیں اور دَین کے علاوہ باقی ترکہ میں مصالحت کرلیں اور یہ وارث جس کو حصۂ دَین کی قدر قرض دیا گیا ہے یہ بقیہ ورثہ کو مدیونین پر حوالہ کردے[4] (ہدایہ) ایک حیلہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کوئی مختصری چیز مثلاً ایک مٹھی غلہ اُس کے ہاتھ اُتنے داموں میں بیع کیا جائے جتنا دَین میں اُس کا حصہ ہوتا ہے اور ثمن کو وہ مدیونین پر حوالہ کر دے۔[5] (درمختار)

مسئلہ ۵ ترکہ میں دَین نہیں ہے مگر جو چیزیں ترکہ میں ہیں وہ معلوم نہیں اور صلح مکیل[6] وموزون[7] پر ہو یہ جائز ہے اور اگر ترکہ میں مکیل وموزون چیزیں نہیں ہیں مگر کیا کیا چیزیں ہیں وہ معلوم نہیں اس میں بھی تخارُج کے طور پر صلح ہوسکتی ہے۔[8] (ہدایہ) یہ اُس صورت میں ہے کہ ترکہ کی سب چیزیں بقیہ ورثہ کے ہاتھ میں ہوں کہ اُس صلح کرنے والے سے کچھ لینا نہیں

---

1 ......عرض کی جمع، نقد کے علاوہ دوسری چیزیں۔

2 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، فصل فی التخارج، ج۸، ص ۴۹۱.

3 ......مدیون کی جمع، مقروض لوگ۔

4 ......"الهداية"، کتاب الصلح، باب الصلح فی الدَّین، فصل فی التخارج، ج ۲، ص ۱۹۸.

5 ......"الدرالمختار"، کتاب الصلح، فصل فی التخارج، ج۸، ص ۴۹۲.

6 ......وہ چیز جو ماپ کر بیچی جاتی ہے۔ 7 ......وہ چیز جو تول کر بیچی جاتی ہے۔

8 ......"الهداية"، کتاب الصلح، باب الصلح فی الدَّین، فصل فی التخارج، ج ۲، ص ۱۹۸.

www.dawateislami.net

ہے لہٰذا اس میں جھگڑے کی کوئی صورت نہیں ہے اور اگر ترکہ کی کُل چیزیں یا بعض چیزیں اُس کے ہاتھ میں ہوں تو جب تک اُن کی تفصیل معلوم نہ ہو مصالحت درست نہیں کہ اون کی وصولی میں نزاع[1] کی صورت ہے۔[2] (درمختار)

مسئلہ ٦ میّت پر اتنا دَین ہے کہ پورے ترکہ کو مستغرق ہے[3] تو مصالحت اور تقسیم درست ہی نہیں کہ دَین حق میّت ہے اور یہ میراث پر مقدم ہے ہاں اگر وہ وارث صلح کرنے والا ضامن ہو جائے کہ جو کچھ دَین ہوگا اُس کا ذمہ دار میں ہوں میں ادا کروں گا اور تم سے واپس نہیں لوں گا یا کوئی اجنبی شخص تمام دیون[4] کا ضامن ہو جائے کہ میّت کا ذمہ بری ہو جائے یا یہ لوگ دوسرے مال سے میّت کا دَین ادا کردیں۔[5] (درمختار)

مسئلہ ٧ میّت پر کچھ دَین ہے مگر اتنا نہیں کہ پورے ترکہ کو مستغرق ہو تو جب تک دَین ادا نہ کرلیا جائے تقسیم ترکہ و مصالحت کو موقوف رکھنا چاہیے کیونکہ ادائے دَین میراث پر مقدم ہے پھر بھی اگر ادا کرنے سے پہلے تقسیم و مصالحت کرلیں اور دَین ادا کرنے کے لیے کچھ ترکہ جدا کردیں تو یہ تقسیم و مصالحت صحیح ہے مگر فرض کرو کہ وہ مال جو دَین ادا کرنے کے لیے رکھا تھا اگر ضائع ہو جائے گا تو تقسیم توڑ دی جائے گی اور ورثہ سے ترکہ واپس لے کر دَین ادا کیا جائے گا۔[6] (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ٨ ایک وارث کو کچھ دے کر ترکہ سے اُس کو علٰحدہ کردیا اُس میں دو صورتیں ہیں ترکہ ہی سے وہ مال دیا ہے یا اپنے پاس سے دیا ہے اگر اپنے پاس سے دیا ہے تو اُس وارث کا حصہ یہ سب ورثہ برابر برابر تقسیم کرلیں اور اگر ترکہ سے دیا ہے تو بقدر میراث اُس کے حصہ کو تقسیم کریں یعنی اُس وارث کو ''کَانْ لَّمْ یَکُنْ''[7] فرض کرکے ترکہ کی تقسیم کی جائے میّت نے جس کے لیے وصیت کی ہے اوس کو بھی کچھ دے کر خارج کرسکتے ہیں اور اس کے لیے تمام وہی احکام ہیں جو وارث کے لیے بیان کیے گئے۔[8] (درمختار)

---

1 ......اختلاف، جھگڑے۔

2 ......''الدرالمختار''، کتاب الصلح، فصل فی التخارج، ج۸، ص۴۹۲.

3 ......یعنی وہ قرض پوری میراث کو گھیرے ہوئے ہے۔ 4 ......دین کی جمع، قرضے۔

5 ......''الدرالمختار''، کتاب الصلح، فصل فی التخارج، ج۸، ص۴۹۳.

6 ......''الدرالمختار'' و ''ردالمحتار''، کتاب الصلح، فصل فی التخارج، ج۸، ص۴۹۳.

7 ......یعنی گویا کہ وہ وارث ہی نہیں ہے۔

8 ......''الدرالمختار''، کتاب الصلح، فصل فی التخارج، ج۸، ص۴۹۳.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۹ ایک وارث سے دیگر ورثہ نے مصالحت کی اور اُس کو خارج کر دیا اس کے بعد ترکہ میں کوئی ایسی چیز ظاہر ہوئی جو اون ورثہ کو معلوم نہ تھی خواہ از قبیلِ دَین ہو یا عین آیا وہ چیز صلح میں داخل مانی جائے گی یا نہیں اس میں دو قول ہیں زیادہ مشہور یہ ہے کہ وہ داخل نہیں بلکہ اُس کے حقدار تمام ورثہ ہیں۔[1] (بحر)

مسئلہ ۱۰ ایک شخص اجنبی نے ترکہ میں دعویٰ کیا اور ایک وارث نے دوسرے ورثہ کی عدم موجودگی میں صلح کر لی یہ صلح جائز ہے مگر دوسرے ورثہ کے لیے متبرع[2] ہے اون سے معاوضہ نہیں لے سکتا۔[3] (بحر)

مسئلہ ۱۱ عورت نے میراث کا دعویٰ کیا ورثہ نے اُس سے اُسکے حصہ سے کم پر یا مہر پر صلح کر لی یہ جائز ہے مگر ورثہ کو یہ بات معلوم ہو تو ایسا کرنا حلال نہیں اور اگر عورت گواہوں سے اسکو ثابت کر دے گی تو صلح باطل ہو جائے گی۔[4] (بحر)

مہر ونکاح وطلاق ونفقہ میں صلح

مسئلہ ۱ مہر غلام تھا اور بکری پر مصالحت ہوئی اگر معین ہے جائز ہے ورنہ ناجائز اور مکیل یا موزون پر صلح ہوئی اگر معین ہے جائز ہے اور غیر معین ہے تو دو صورتیں ہیں اس کے لیے میعاد ہے یا نہیں اگر میعاد ہے تو ناجائز ہے اور میعاد نہیں ہے اور اُسی مجلس میں دے دیا جائز ہے ورنہ ناجائز اور روپے پر مصالحت ہوئی جائز ہے اگرچہ فوراً دینا قرار نہیں پایا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ سو روپے مہر پر نکاح ہوا بجائے اُس کے پانچ من غلہ پر مصالحت ہوئی اگر غلہ معین ہے جائز ہے اور غیر معین ہے ناجائز ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ مرد نے عورت پر نکاح کا دعویٰ کیا عورت نے سو روپے دے کر صلح کی کہ مجھے اس سے بری کر دے مرد نے قبول کر لیا یہ صلح جائز ہے اس کے بعد مرد اگر نکاح کے گواہ پیش کرنا چاہے نہیں پیش کر سکتا۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ عورت نے دعوٰی کیا کہ میرے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں ہیں اور شوہر منکر ہے پھر سو روپے پر صلح ہوگئی

---

1 ......"البحرالرائق"، کتاب الصلح، باب الصلح فی الدَّین، ج۷، ص٤٤٦.

2 ......یعنی بھلائی کرنے والا۔

3 ......"البحرالرائق"، کتاب الصلح، باب الصلح فی الدَّین، ج۷، ص٤٤٦.

4 ......المرجع السابق.

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلح، الباب الثالث فی الصلح عن المَهر...إلخ، ج٤، ص٢٣٥.

6 ......المرجع السابق.　7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

کہ عورت دعوے سے دست بردار ہو جائے یہ صلح صحیح نہیں شوہر اپنے روپے عورت سے واپس لے سکتا ہے اور عورت کا دعویٰ بدستور ہے ایک طلاق اور دو طلاقیں اور خلع کا بھی یہی حکم ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ عورت نے طلاق بائن کا دعویٰ کیا اور مرد منکر ہے سو روپے پر مصالحت ہوئی کہ مرد عورت کو طلاق بائن دیدے یہ جائز ہے۔ یوہیں اگر سو روپے دینا اس بات پر ٹھہرا کہ مرد اُس طلاق کا اقرار کرلے جس کا عورت نے دعویٰ کیا ہے یہ بھی جائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ٦ عورت نے مرد پر دعویٰ کیا کہ میں اُس کی زوجہ ہوں اور ہزار روپے مہر کے شوہر کے ذمہ ہیں اور یہ بچہ اسی شوہر کا ہے اور مرد ان سب باتوں سے منکر ہے دونوں میں یہ صلح ہوئی کہ مرد عورت کو سو روپے دے اور عورت اپنے تمام دعاوی سے دست بردار ہو جائے شوہر بری نہیں ہوگا بلکہ اس کے بعد اگر عورت نے سب باتیں گواہوں سے ثابت کردیں تو نکاح بھی ثابت اور بچہ کا نسب بھی ثابت اور سو روپے جو مرد نے دیے تھے یہ صرف مہر کے مقابل میں ہیں یعنی ہزار روپے مہر کا دعویٰ تھا سو میں صلح ہوگئی۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ نفقہ کا دعویٰ تھا اور ایسی چیز پر صلح ہوئی جس کو قاضی نفقہ مقرر کرسکتا ہو مثلاً روپیہ یا غلہ یہ معاوضہ نہیں ہے بلکہ اس صلح کا حاصل یہ ہے کہ یہ چیز نفقہ میں مقرر ہوئی اور اگر ایسی چیز پر صلح ہوئی جس کو نفقہ میں مقرر نہیں کیا جاسکتا ہو مثلاً غلام یا جانور اس کو معاوضہ قرار دیا جائے گا اس کا حاصل یہ ہوگا کہ عورت نے اس چیز کو لے کر شوہر کو نفقہ سے بری کردیا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ نفقہ کا دعویٰ تھا تین روپے ماہوار پر صلح ہوئی اب شوہر یہ کہتا ہے مجھ میں اتنا دینے کی طاقت نہیں اُس کو دینا پڑے گا ہاں اگر عورت یا قاضی اُسے بری کردیں تو بری ہوسکتا ہے اور اگر چیزوں کا نرخ ارزاں ہو جائے شوہر کہتا ہے کہ اس سے کم میں گزارہ ہوسکتا ہے تو کم کیا جاسکتا ہے۔ یوہیں عورت کہتی ہے کہ تین روپے کفایت نہیں کرتے زیادہ دلایا جائے اور مرد مالدار ہے تو زیادہ دلایا جاسکتا ہے۔ قاضی نے نفقہ کی مقدار مقرر کی ہے اس صورت میں بھی عورت دعویٰ کرکے زیادہ کراسکتی ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ مطلّقہ کے زمانۂ عدت کے نفقہ میں چند روپے پر مصالحت ہوئی کہ بس شوہر اتنے ہی دے گا اس سے زیادہ نہیں دے گا اگر عدت مہینوں سے ہے یہ مصالحت جائز ہے اور عدت حیض سے ہے تو جائز نہیں کیونکہ تین حیض کبھی دو مہینے بلکہ کم

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلح،الباب الثالث فی الصلح عن المَهر...إلخ،ج٤،ص٢٣٦.

2 ......المرجع السابق.

3 ......المرجع السابق.

4 ......المرجع السابق.

5 ......المرجع السابق،ص٢٣٧.

www.dawateislami.net

میں پورے ہوتے ہیں اور کبھی دس ماہ میں بھی پورے نہیں ہوتے۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۱۰ جس عورت کو طلاق بائن دی ہے زمانۂ عدت تک اُس کے رہنے کے لیے مکان دینا ضروری ہے مکان کی جگہ روپے پر مصالحت ہوئی کہ اتنے روپے لے لے یہ صلح ناجائز ہے۔[2] (خانیہ)

ودیعت وھبہ واجارہ ومضاربت ورھن میں صلح

مسئلہ ۱ یہ دعویٰ کیا کہ میں نے اس کے پاس ودیعت رکھی ہے مودَع کہتا ہے تو نے میرے پاس ودیعت نہیں رکھی ہے اس صورت میں کسی معلوم چیز پر صلح ہوئی جائز ہے اور اگر مالک نے مودَع سے ودیعت طلب کی مودَع ودیعت کا اقرار کرتا ہے یا خاموش ہے کچھ نہیں کہتا اور مالک کہتا ہے اس نے ودیعت ہلاک کردی اس صورت میں بھی معلوم چیز پر صلح جائز ہے اور اگر مالک کہتا ہے اس نے ہلاک کردی اور مودع کہتا ہے میں نے واپس دیدی یا ہلاک ہوگئی اس صورت میں صلح ناجائز ہے۔[3] (خانیہ)

مسئلہ ۲ مستعیر[4] عاریت سے منکر ہے کہتا ہے میں نے عاریت لی ہی نہیں اس کے بعد صلح ہوئی جائز ہے اور اگر عاریت لینے کا اقرار کرتا ہے اور واپس کرنے یا ہلاک ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا اور مالک کہتا ہے کہ اس نے خود ہلاک کردی صلح جائز ہے اور مستعیر کہتا ہے ہلاک ہوگئی اور مالک کہتا ہے اس نے خود ہلاک کردی ہے تو صلح جائز نہیں۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ جو چیز ودیعت رکھی ہے وہ بعینہٖ مودَع[6] کے پاس موجود ہے مثلاً دوسو روپے ہیں اگر مودَع اقرار کرتا ہے یا انکار کرتا ہے مگر گواہوں سے ودیعت ثابت ہے ان دونوں صورتوں میں سو روپے پر صلح ناجائز ہے اور اگر مودع منکر ہو اور گواہ سے ودیعت ثابت نہ ہو تو کم پر صلح جائز ہے مگر مودع کے لیے یہ رقم جو بچی ہے دیانۃً جائز نہیں۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ ایک شخص کے پاس دوسرے کی کچھ چیزیں ہیں اُس نے اون کو کسی کے پاس ودیعت رکھ دیا پھر اُس سے لے کر کسی اور کے پاس ودیعت رکھ دیا اس سے بھی وہ چیزیں لے لیں اب تلاش کرتا ہے تو ان میں کی ایک چیز نہیں ملتی اون دونوں سے کہا کہ فلاں چیز تمھارے یہاں سے ضائع ہوگئی میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ کس کے یہاں سے گئی وہ دونوں کہتے ہیں ہم نے غور سے

1 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الصلح، باب الصلح عن الدَّین، فصل فی الإبراء عن البعض...إلخ، ج۲، ص۱۸۶.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوی الخانیة"، کتاب الصلح، باب صلح الأعمال...إلخ، ج۲، ص۱۸۷.

4 ......عاریت پر لینے والا۔

5 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلح، الباب الرابع فی الصلح فی الودیعة...إلخ، ج۴، ص۲۳۸.

6 ......امانت دار۔

7 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلح، الباب الرابع فی الصلح فی الودیعة...إلخ، ج۴، ص۲۳۸.

www.dawateislami.net

دیکھا بھی نہیں کہ کیا کیا چیزیں ہیں تم نے جو کچھ دیا برتن سمیت ہم نے بحفاظت رکھ دیا اور تم نے جب مانگا دے دیا۔ یہ شخص جس نے دوسرے کے پاس ودیعت رکھی ہے ضامن ہے مالک کو تاوان دے۔ اس میں اور دونوں مودَع میں صلح جائز ہے پھر اگر مالک کے تاوان لینے کے بعد صلح ہوئی تو خواہ گم شدہ کی مثل قیمت پر صلح ہوئی یا کم پر بہر حال جائز ہے۔ اور اگر تاوان لینے سے پہلے صلح ہوئی اور مثل قیمت یا کچھ کم پر جس کو غبن یسیر کہتے ہیں صلح ہوئی یہ صلح جائز ہے اور یہ دونوں ضمان سے بری ہیں یعنی اگر مالک نے گواہوں سے اُس گم شدہ شے کو ثابت کر دیا تو ان دونوں سے کچھ نہیں لے سکتا اور اگر غبن فاحش پر مصالحت ہوئی ہے تو صلح ناجائز ہے اور مالک کو اختیار ہے کہ اُس پہلے شخص سے تاوان لے یا ان دونوں سے، ان سے اگر لے گا تو یہ پہلے سے اُس چیز کو واپس لے سکتے ہیں جو انھوں نے مصالحت میں دی ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ دعویٰ کیا کہ یہ چیز میری ہے مدعیٰ علیہ نے کہا یہ چیز میرے پاس فلاں کی امانت ہے اس کے بعد دونوں میں مصالحت ہوگئی مدعی کے ثبوت گزرنے کے بعد صلح ہوئی یا اس کے پہلے بہر حال یہ صلح جائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ جانور عاریت لیا تھا وہ ہلاک ہوگیا مالک کہتا ہے میں نے عاریت نہیں دیا تھا مستعیر نے کچھ مال دے کر صلح کر لی یہ جائز ہے اس کے بعد مستعیر اگر گواہوں سے عاریت ثابت کرے اور یہ کہے کہ جانور ہلاک ہوگیا صلح باطل ہو جائے گی اور مستعیر چاہے تو مالک پر حلف بھی دے سکتا ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ مضارب نے مضاربت سے انکار کرنے کے بعد اقرار کر لیا یا اقرار کے بعد انکار کیا اس کے بعد اس میں اور رب المال[4] میں صلح ہوگئی یہ جائز ہے اور اگر مضارب نے مال مضاربت سے کسی کے ساتھ عقد مداینہ[5] کیا تھا اور مضارب و مدیون میں صلح ہوگئی یہ صلح جائز ہے مگر اس صلح میں جو کچھ کمی ہوئی ہے اتنے کا رب المال کے لیے مضارب تاوان دے اور اگر کم پر صلح اس لیے کی ہے کہ مبیع میں کچھ عیب تھا تو مضارب ضامن نہیں بلکہ یہ کمی رب المال کے ذمہ ہوگی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ یہ دعویٰ کیا کہ یہ چیز مجھے ہبہ کر دی ہے اور میں نے قبضہ بھی کر لیا اور وہ چیز واہب[7] کے قبضہ میں ہے

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الرابع في الصلح في الوديعة...إلخ، ج٤، ص٢٣٨، ٢٣٩.

2 ......المرجع السابق، ص٢٣٩.

3 ......المرجع السابق.

4 ......مضاربت پر مال دینے والا۔

5 ......اُدھار کے ساتھ خرید وفروخت کا عقد۔

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الرابع في الصلح في الوديعة...إلخ، ج٤، ص٢٣٩.

7 ......ہبہ کرنے والا۔

www.dawateislami.net

اور واہب ہبہ سے منکر ہے یوں مصالحت ہوئی کہ اُس چیز میں سے نصف واہب لے اور نصف موہوب لہ[1] یہ صلح جائز ہے اس کے بعد موہوب لہ ہبہ اور قبضہ کو گواہوں سے ثابت کرنا چاہے گواہ مقبول نہیں یعنی نصف جو مدعیٰ علیہ[2] کے قبضہ میں ہے مدعی[3] اُسے نہیں لے سکتا۔ اور اگر صلح میں ایک نے کچھ روپے دینے کی بھی شرط کر لی ہے یعنی وہ چیز بھی آدھی دے گا اور اتنے روپے بھی یہ صلح بھی جائز ہے۔ اور اگر یوں صلح ہوئی کہ چیز پوری فلاں شخص لے گا اور وہ دوسرے کو اتنے روپے دے گا یہ بھی جائز ہے اور اگر موہوب لہ نے ہبہ کا دعویٰ کیا اور یہ اقرار بھی کر لیا کہ قبضہ نہیں کیا تھا اور واہب ہبہ سے انکار کرتا ہے اس کے بعد صلح ہوئی یوں کہ چیز دونوں میں نصف نصف ہو جائے یہ صلح باطل ہے اور اس صورت میں موہوب لہ کے ذمہ کچھ روپے بھی ہیں تو جائز ہے اور واہب کے ذمہ روپے ٹھہرے ہوں تو صلح ناجائز ہے۔ اور اگر یوں صلح ہوئی کہ پوری چیز ایک کو دی جائے اور یہ دوسرے کو اتنے روپے دے اگر واہب کے ذمہ روپے قرار پائے صلح باطل ہے اور موہوب لہ کے ذمہ ہوں تو باطل نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ ایک شخص کے پاس مکان ہے وہ کہتا ہے کہ زید نے مجھے یہ مکان صدقہ کر دیا ہے اور میں نے قبضہ کیا اور زید کہتا ہے میں نے ہبہ کیا ہے اور میں واپس لینا چاہتا ہوں دونوں میں صلح ہوگئی کہ وہ شخص زید کو سو روپے دے اور مکان اُسی کے پاس رہے یہ صلح جائز ہے اور اب مکان واپس نہیں لے سکتا صلح کے بعد وہ شخص جس کے قبضہ میں مکان ہے اگر ہبہ کا اقرار کرے یا صلح سے پہلے زید نے ہبہ وصدقہ دونوں سے انکار کیا ہو جب بھی صلح بدستور قائم رہے گی۔ اور اگر یوں صلح ہوئی کہ جس کے پاس مکان ہے وہ زید کو سو روپے دے اور مکان دونوں کے مابین نصف نصف رہے یہ صلح بھی جائز ہے اور شیوع کی وجہ سے صلح باطل نہیں ہوگی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ ایک شخص کو معین گیہوں[6] پر اجیر[7] رکھا یعنی وہ گیہوں اجرت میں دیے جائیں گے اس کے بعد یوں صلح ہوئی کہ گیہوں کی جگہ اتنے روپے دیے جائیں گے یہ صلح ناجائز ہے کہ جب گیہوں معین تھے تو مبیع ہوئے اور مبیع کی بیع قبل قبضہ ناجائز ہے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......جسے ہبہ کیا گیا۔ 2 ......جس پر دعویٰ کیا گیا۔

3 ......دعویٰ کرنے والا۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الرابع في الصلح في الوديعة...إلخ، ج٤، ص٢٣٩.

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الرابع في الصلح في الوديعة...إلخ، ج٤، ص٢٤٠.

6 ......گندم۔ 7 ......اجرت پر کام کرنے والا، ملازم، نوکر، مزدور۔

8 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الرابع في الصلح في الوديعة...إلخ، ج٤، ص٢٤٠.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۱ کرایہ پر مکان لیا اور مدت کے متعلق اختلاف ہے مالک مکان کہتا ہے کہ دس روپے کرایہ پر دو مہینے کو دیا ہے اور کرایہ دار کہتا ہے کہ دس روپے میں تین ماہ کے لیے دیا ہے۔ صلح یوں ہوئی کہ دس روپے میں ڈھائی ماہ کرایہ دار مکان میں رہے یہ جائز ہے اور اگر یوں صلح ہوئی کہ تین ماہ مکان میں رہے مگر ایک روپیہ اجرت میں زیادہ کردے یہ بھی جائز ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ کسی جگہ جانے کے لیے گھوڑا کرایہ پر لیا اور اجرت بھی مقرر ہو چکی گھوڑے کا مالک کہتا ہے کہ فلاں جگہ جانے کی دس روپے اجرت ٹھہری ہے اور مستاجر کہتا ہے دوسری جگہ جانا ٹھہرا ہے جو اُس جگہ سے دور ہے اور اجرت آٹھ روپے طے ہونا کہتا ہے۔ اس میں صلح یوں ہوئی کہ اجرت وہ دی جائے جو گھوڑے والا کہتا ہے۔ اور وہاں تک سوار ہو کر جائے گا جہاں تک مستاجر بتاتا ہے یہ جائز ہے۔ یوہیں اگر جگہ وہ رہی جو مالک کہتا ہے اور کرایہ وہ رہا جو مستاجر کہتا ہے یہ صلح بھی جائز ہے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ یہ کہتا ہے کہ زید کے پاس جو فلاں چیز ہے مثلاً مکان وہ میرا ہے زید کے میرے ذمہ سو روپے تھے وہ میں نے اُس کے پاس رہن[3] رکھ دیا ہے زید کہتا ہے کہ وہ مکان میرا ہے میرے پاس کسی نے رہن نہیں رکھا ہے اور میرے سو روپے تم پر باقی ہیں اس معاملہ میں یوں صلح ہوئی کہ زید وہ سو روپے چھوڑ دے اور پچاس اور دے اور مکان کے متعلق اب دوسرا شخص دعویٰ نہ کرے گا یہ صلح جائز ہے اگر صلح کے بعد زید نے رہن کا اقرار کرلیا جب بھی صلح باطل نہیں ہوگی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ راہن[5] مر گیا ایک شخص کہتا ہے کہ شے مرہون[6] میری مِلک ہے راہن کو رہن رکھنے کے لیے میں نے بطورِ عاریت دی تھی اس میں اور مرتہن[7] میں اس پر صلح ہوگئی کہ مرتہن اس کی مِلک کا اقرار کرلے راہن کے ورثہ کے مقابل میں مرتہن کا اقرار کوئی چیز نہیں۔[8] (عالمگیری)

---

1. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الرابع فی الصلح فی الوديعة...إلخ، ج٤، ص٢٤٠.
2. ......المرجع السابق.
3. ......گروی۔
4. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الرابع فی الصلح فی الوديعة...إلخ، ج٤، ص٢٤٠، ٢٤١.
5. ......گروی رکھنے والا۔
6. ......گروی رکھی ہوئی چیز۔
7. ......جس کے پاس چیز گروی رکھی گئی ہے۔
8. ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الرابع فی الصلح فی الوديعة...إلخ، ج٤، ص٢٤١.

www.dawateislami.net

غصب و سرقہ و اکراہ میں صلح

مسئلہ ۱ ایک چیز غصب کی جس کی قیمت سو روپے ہے اور سو روپے سے زیادہ میں صلح ہوئی یہ صلح جائز ہے یعنی اگر صلح کے بعد غاصب نے گواہوں سے ثابت کیا کہ وہ چیز اوتنے کی نہیں تھی جس پر صلح ہوئی ہے یہ گواہ مقبول نہیں ہوں گے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ غصب کا دعویٰ ہوا قاضی نے حکم دے دیا کہ مغصوب کی قیمت[2] غاصب ادا کرے اس فیصلہ کے بعد قیمت سے زیادہ پر صلح ہوئی یہ ناجائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ کپڑا غصب کیا تھا غاصب کے پاس کسی دوسرے نے اُس کو ہلاک کر دیا مالک نے غاصب سے کم قیمت پر صلح کر لی یہ جائز ہے۔ اور غاصب اُس ہلاک کرنے والے سے پوری قیمت وصول کر سکتا ہے مگر صلح کی رقم سے جتنا زیادہ لیا ہے وہ صدقہ کردے۔ اور اگر مالک نے اس ہلاک کرنے والے سے کم قیمت پر صلح کر لی یہ بھی جائز ہے اور اس صورت میں غاصب بری ہوجائے گا یعنی مالک اُس سے تاوان نہیں لے سکتا بلکہ کسی وجہ سے اگر ہلاک کنندہ سے رقمِ صلح وصول نہ ہو سکے جب بھی غاصب سے کچھ نہیں لے سکتا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ گیہوں غصب کیے تھے اور صلح روپے یا اشرفی پر ہوئی یہ صلح جائز ہے اگر غاصب کے پاس وہ گیہوں موجود ہوں اور روپے یا اشرفیاں[5] فوراً دینا قرار پایا ہو یا انکے دینے کی کوئی میعاد ہو دونوں صورتوں میں صلح جائز ہے اور اگر وہ گیہوں ہلاک ہو چکے اور روپے کے لیے کوئی میعاد مقرر ہوئی تو صلح ناجائز ہے اور فوراً دینا ٹھہرا ہے تو جائز ہے جب کہ قبضہ بھی ہو جائے اور قبضہ سے پہلے دونوں جدا ہو گئے صلح باطل ہوگئی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ ایک من گیہوں اور ایک من جَو غصب کیے اور دونوں کو خرچ کر ڈالا اس کے بعد ایک من جَو پر صلح ہوئی اس طور پر کہ گیہوں معاف کردے یہ جائز ہے اور ان دونوں میں ایک موجود ہے اور اُسی پر صلح ہوئی یوں کہ جو خرچ کر ڈالا ہے

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الخامس في الصلح في الغصب... إلخ، ج٤، ص٢٤١.

2 ...... غصب کی ہوئی چیز کی قیمت۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الخامس في الصلح في الغصب... إلخ، ج٤، ص٢٤٢.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... سونے کے سکے۔

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الخامس في الصلح في الغصب... إلخ، ج٤، ص٢٤٢.

www.dawateislami.net

اُسے معاف کردیا یہ بھی جائز ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ ایک من گیہوں غصب کر کے غائب کر دیے اور انھیں گیہوں کے نصف من پر صلح کی یہ ناجائز ہے اور دوسرے گیہوں کے نصف من پر صلح ہوئی یہ جائز ہے مگر غاصب کے پاس اگر غصب کیے ہوئے گیہوں اب تک موجود ہیں تو نصف من سے جتنے زیادہ ہیں ان کو صَرف کرنا حلال نہیں بلکہ واجب ہے کہ مالک کو واپس دیدے۔ اور اگر دوسری جنس پر صلح ہوئی مثلاً کپڑے کا تھان مالک کو دے دیا یہ صلح بھی جائز ہے اور گیہوں کو کام میں لانا بھی جائز۔ اور اگر ایسی چیز غصب کی ہے جو تقسیم کے قابل نہیں مثلاً جانور اور صلح اُسی کے نصف پر ہوئی یعنی اُس جانور میں نصف غاصب کا اور نصف مغصوب منہ[2] کا قرار پایا یہ صلح ناجائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ ایک ہزار روپے غصب کیے اور ان کو چھپا دیا اور پانسو میں صلح ہوئی غاصب نے اونھیں میں سے پانسو مالک کو دے دیے یا دوسرے روپے دیے قضاءً یہ صلح جائز ہے مگر دیانۃً غاصب پر واجب ہے کہ باقی روپے بھی مالک کو واپس دے۔[4] (خانیہ)

مسئلہ ۸ ایک شخص نے دوسرے کا چاندی کا برتن ضائع کردیا قاضی نے حکم دیا کہ اُس کی قیمت تاوان دے مگر اوس قیمت پر قبضہ کرنے سے پہلے دونوں جدا ہوگئے وہ فیصلہ باطل نہ ہوگا اور باہم اون دونوں نے قیمت پر مصالحت کی اور قبضہ سے قبل جدا ہوگئے یہ صلح بھی باطل نہیں اور اگر روپے ضائع کردیے اور اُس سے کم پر مصالحت ہوئی اور ادا کرنے کی میعاد مقرر ہوئی یہ صلح بھی جائز ہے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۹ موچی کی دکان پر لوگوں کے جوتے رکھے تھے چوری گئے چور کا پتہ چل گیا موچی نے چور سے صلح کر لی اگر جوتے موجود ہوں بغیر اجازت مالک صلح جائز نہیں اور چور کے پاس جوتے باقی نہ رہے تو بغیر اجازت مالک بھی صلح جائز ہے بشرطیکہ روپے پر صلح ہوئی ہو اور زیادہ کمی پر صلح نہ ہو۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ صلح کرنے پر مجبور کیا گیا یہ صلح ناجائز ہے۔ دو مدعی ہیں حاکم نے مدعیٰ علیہ کو ایک سے صلح کرنے پر مجبور کیا

---

1 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الخامس في الصلح في الغصب... إلخ، ج٤، ص٢٤٢.

2 ...... جس کی چیز غصب کی گئی۔

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الخامس في الصلح في الغصب... إلخ، ج٤، ص٢٤٢، ٢٤٣.

4 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الصلح، باب الصلح عن الدَين، فصل في الصلح عن الدَين، ج٢، ص١٨٥.

5 ...... المرجع السابق، ص١٨٤.

6 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الخامس في الصلح في الغصب... إلخ، ج٤، ص٢٤٤.

www.dawateislami.net

اُس نے دونوں سے صلح کرلی جس کے لیے مجبور کیا گیا اُس سے صلح ناجائز ہے دوسرے سے جائز ہے۔[1] (عالمگیری)

کام کرنے والوں سے صلح

مسئلہ ۱ دھوبی کو کپڑا دھونے کے لیے دیا اُس نے زورزور سے پاٹے[2] پر پیٹ کر پھاڑ ڈالا صلح یوں ہوئی کہ دھوبی کپڑا لے لے اور اتنے روپے دے یا یوں کہ دھوبی سے اتنے روپے لے گا اور اپنا کپڑا بھی لے گا دونوں صورتیں جائز ہیں۔ اگر مکیل وموزون پر صلح ہوئی اور یہ معین ہیں جب بھی صلح جائز ہے کپڑا دھوبی لے گا یا مالک لے گا دونوں صورتیں جائز ہیں۔ اور اگر مکیل وموزون غیر معین ہوں اور یہ طے ہوا کہ کپڑا دھوبی لے گا تو مکیل یا موزون کا جتنا حصہ کپڑے کے مقابل ہوگا اُس میں صلح جائز ہے اور جو حصہ کپڑا پھٹنے کی قیمت کے مقابل ہو اوس میں ناجائز اور اگر یہ طے ہوا کہ مکیل یا موزون بھی لے گا اور اپنا کپڑا بھی تو صلح ناجائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ دھوبی کہتا ہے میں نے کپڑا دے دیا مالک کہتا ہے نہیں دیا اس میں صلح ناجائز ہے اور اس صورت میں دھلائی بھی مالک کے ذمہ واجب نہیں۔ اور اگر دھوبی کہتا ہے میں نے کپڑا دے دیا اور دھلائی کا مطالبہ کرتا ہے اور مالک انکار کرتا ہے آدھی دھلائی پر مصالحت ہوئی یہ جائز ہے۔ یوہیں اگر مالک کپڑا وصول ہونے کا اقرار کرتا ہے مگر کہتا ہے دھلائی دے چکا ہوں اور دھوبی دھلائی پانے سے انکار کرتا ہے آدھی دھلائی پر مصالحت ہوگئی یہ صلح بھی جائز ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ اجیر مشترک[5] یہ کہتا ہے چیز میرے پاس سے ہلاک ہوگئی مالک نے کچھ روپے لے کر اُس سے صلح کرلی۔ امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نزدیک یہ صلح ناجائز ہے کیونکہ اجیر مشترک امین ہے چیز اُس کے پاس امانت ہوتی ہے اور امین کے پاس سے چیز ضائع ہوجائے تو معاوضہ نہیں لیا جاسکتا اور اجیر خاص میں یہ صورت پیش آئے تو بالاتفاق صلح ناجائز ہے۔ چرواہا اگر دوسرے لوگوں کے بھی جانور چراتا ہو تو اجیر مشترک ہے اور تنہا اسی کے جانور چراتا ہو تو اجیر خاص (نوکر) ہے۔[6] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلح، الباب الخامس فی الصلح فی الغصب...إلخ، ج٤، ص٢٤٤.

2 ......وہ سل یا لکڑی کا تختہ جس پر دھوبی کپڑے دھوتے ہیں۔

3 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلح، الباب السادس فی صلح العمال...إلخ، ج٤، ص٢٤٤، ٢٤٥.

4 ......المرجع السابق، ٢٤٥.

5 ......اجرت پر مختلف لوگوں کے کام کرنے والا۔

6 ......"الفتاوی الھندیۃ"، کتاب الصلح، الباب السادس فی صلح العمال...إلخ، ج٤، ص٢٤٥.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۴: کپڑا بُننے والے کو سُوت [1] دیا کہ اس کا سات ہاتھ لنبا اور چار ہاتھ چوڑا کپڑا بُن دے اُس نے کم کر دیا پانچ ہاتھ لنبا چار ہاتھ چوڑا بُن دیا یا زیادہ کر دیا اس کا حکم یہ ہے کہ سوت والا کپڑا لے لے اور اُس کو اجرت مثل دیدے یا کپڑا اُسی کو دیدے اور جتنا سوت دیا تھا ویسا ہی اوتنا سوت اُس سے لے لے سوت والے نے دوسری صورت اختیار کی یعنی کپڑا دیدیا اور سوت لینا ٹھہرالیا اس کے بعد یوں مصالحت کرلی کہ سوت کی جگہ اتنے روپے لے گا اور روپے کی میعاد مقرر کرلی یہ صلح ناجائز ہے اور اگر پہلی صورت اختیار کی کہ کپڑا لے گا اور اجرت مثل دے گا اس کے بعد یوں صلح ہوئی کہ کپڑا دے دیا اور روپے لینا ٹھہرالیا اور اس کی مدت مقرر کرلی یہ صلح جائز ہے۔[2] (خانیہ) اور اگر صلح اس طرح ہوئی کہ کپڑا لے گا اور اجرت میں اتنا کم کر دے گا یہ صلح بھی جائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۵: رنگنے کے لیے کپڑا دیا اور یہ ٹھہرا کہ اتنا رنگ ڈالنا اور ایک روپیہ رنگائی دی جائے گی اوس نے دو چند رنگ ڈال دیا اس میں کپڑے والے کو اختیار ہے کہ اپنا کپڑا لے لے اور ایک روپیہ دے اور جو رنگ زیادہ ڈالا ہے وہ دے یا اپنے سپید کپڑے کی قیمت لے لے اور کپڑا رنگریز کے پاس چھوڑ دے اس میں صلح یوں ہوئی کہ اتنے روپے لے گا یہ صلح جائز ہے اگرچہ روپے کے لیے میعاد ہو اور اگر یوں صلح ہوئی کہ اپنا کپڑا لے گا اور یہ معین گیہوں رنگائی میں دے گا یہ صلح بھی جائز ہے۔[4] (عالمگیری)

بیع میں صلح

مسئلہ ۱: ایک چیز خریدی اُس چیز پر یا اُس کے کسی جز پر کسی نے دعویٰ کر دیا کہ میری ہے مشتری نے اُس سے صلح کرلی یہ صلح جائز ہے مگر مشتری یہ چاہے کہ جو کچھ دینا پڑا ہے بائع سے واپس لوں یہ نہیں ہوسکتا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲: ایک چیز خریدی اور مبیع پر قبضہ بھی کرلیا اب دعویٰ کرتا ہے کہ وہ بیع فاسد ہوئی تھی مگر گواہ میسر نہیں ہوئے کہ فساد ثابت کرتا دعوائے فساد کے متعلق دونوں میں مصالحت ہوگئی یہ صلح ناجائز ہے صلح کے بعد اگر گواہ میسر آئیں پیش کرسکتا ہے گواہ لیے جائیں گے۔[6] (عالمگیری)

---

1 ...... روئی یا اُون سے بنا ہوا دھاگہ۔

2 ...... "الفتاوی الخانية"، كتاب الصلح، باب صلح الأعمال...إلخ، ج۲، ص۱۸۶، ۱۸۷.

3 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب السادس فی صلح العمال...إلخ، ج٤، ص۲٤٥.

4 ...... المرجع السابق.

5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب السابع فی الصلح فی البيع...إلخ، ج٤، ص۲٤٦.

6 ...... المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۳ رب السلم[1] نے مسلم الیہ[2] سے راس المال[3] پر صلح کر لی جائز ہے اور دوسری جنس پر صلح کرے مثلاً اتنے من گیہوں[4] کی جگہ اتنے من جَو دیدے یہ صلح ناجائز ہے۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ مسلم الیہ کے ذمہ سلم کے دس من گیہوں ہیں اور ہزار روپے بھی رب السلم کے اُس کے ذمہ ہیں دونوں کے مقابل میں سو روپے پر صلح ہوگئی جائز ہے۔[6] (بدائع)

مسئلہ ۵ سلم میں یوں صلح ہوئی کہ نصف راس المال لے گا اور نصف مسلم فیہ یہ جائز ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ پانچ من گیہوں میں سلم کیا تھا جس کی میعاد ایک ماہ تھی پھر اُسی شخص سے پانچ من جَو میں سلم کی اور اس کی میعاد دو ماہ مقرر ہوئی ایک ماہ کا زمانہ گزر ااور گیہوں کی وصولی کا وقت آ گیا دونوں میں یہ مصالحت ہوئی کہ رب السلم گیہوں اس وقت لے لے اور جَو کی میعاد میں اضافہ ہو جائے یہ جائز ہے اور اگر یوں صلح ہوئی کہ جَو اس وقت لے لے اور گیہوں کی میعاد مؤخر ہو جائے یہ ناجائز ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ کپڑے کے عوض میں گیہوں میں سلم کیا اور مسلم الیہ کو وہ کپڑا دے دیا پھر مسلم الیہ نے اُسی کپڑے سے کسی دوسرے شخص سے سلم کیا رب السلم اول نے مسلم الیہ اول سے راس المال پر مصالحت کی اس کی دو صورتیں ہیں اگر مسلم الیہ اول کے پاس وہ کپڑا آ گیا اس کے بعد صلح ہوئی اور اس طور پر آیا جو من کل الوجہ فسخ ہے[9] مثلاً مسلم الیہ ثانی نے خیار رویت کی وجہ سے واپس کر دیا یا خیار عیب کی وجہ سے حکم قاضی سے واپس کیا یا دوسری سلم میں راس المال پر قبضہ سے پہلے دونوں جدا ہو گئے اس کا حکم یہ ہے کہ مسلم الیہ رب السلم کو وہی کپڑا واپس کردے کپڑے کی قیمت واپس دینے کا حکم نہیں ہوسکتا۔ یوہیں اگر مسلم الیہ نے وہ کپڑا کسی کو ہبہ کر دیا تھا پھر واپس لے لیا قاضی کے حکم سے واپس لیا ہے یا بغیر قضائے قاضی[10] اس صورت میں بھی رب

---

1 ...... بیع سلم میں خریدار کو رب السلم کہتے ہیں۔
2 ...... بیع سلم میں بائع کو مسلم الیہ کہتے ہیں۔
3 ...... بیع سلم میں ثمن کو رأس المال کہتے ہیں۔
4 ...... گندم۔
5 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب السابع في الصلح في البيع...إلخ، ج٤، ص٢٤٦.
6 ...... "البدائع الصنائع"، كتاب الصلح، فصل: شرائط التي ترجع إلى المصالح، ج٥، ص٥٣.
7 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب السابع في الصلح في البيع...إلخ، ج٤، ص٢٤٦.
8 ...... "الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب السابع في الصلح في البيع...إلخ، ج٤، ص٢٤٦.
9 ...... یعنی ہر صورت میں فسخ ہے۔
10 ...... قاضی کے فیصلے کے بغیر۔

www.dawateislami.net

السلم کو کپڑا واپس کردے۔ اور اگر وہ کپڑا مسلم الیہ اول کو ایسی وجہ سے حاصل ہوا کہ من کل الوجہ ملکِ جدید[1] ہو مثلاً اس نے مسلم الیہ ثانی سے خریدلیا یا اوس نے اسے ہبہ کردیا یا بطور میراث اس کو ملا ان صورتوں میں رب السلم اول کو کپڑے کی قیمت ملے گی وہ کپڑا نہیں ملے گا۔ اور اگر اس طرح واپس ہوا کہ ایک وجہ سے فسخ اور ایک وجہ سے تملیک[2] ہے مثلاً دونوں نے سلم ثانی کا اقالہ کرلیا یا عیب کی وجہ سے بغیر قضائے قاضی واپس لے لیا تو رب السلم کا حق کپڑے کی قیمت ہے خود وہ کپڑا نہیں ہے اور اگر مسلم الیہ اول کے پاس کپڑا آنے سے قبل دونوں نے راس المال پر صلح کی اور قاضی نے مسلم الیہ اول کو قیمت ادا کرنے کا حکم دے دیا۔ اس کے بعد اس کے پاس وہی کپڑا آ گیا تو یہ دونوں قیمت کی جگہ پر کپڑا واپس کرنے پر مصالحت نہیں کرسکتے مسلم الیہ کے پاس اُس کی واپسی جس صورت سے بھی ہو مگر صرف اس صورت میں کہ عیب کی وجہ سے بحکمِ قاضی واپس ہوا ہو اور اگر قاضی نے قیمت واپس دینے کا حکم ابھی نہیں دیا ہے کہ وہی کپڑا مسلم الیہ کے پاس اس طرح آیا کہ وہ ہر وجہ سے سلم ثانی کا فسخ ہے تو رب السلم کو کپڑا دے گا ورنہ قیمت۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ دو شخصوں نے مل کر تیسرے سے سلم کیا تھا اون میں ایک نے اپنے حصہ میں راس المال پر صلح کر لی یہ صلح شریک کی اجازت پر موقوف ہے اُس نے اگر رد کردی صلح باطل ہوگئی اور سلم بدستور باقی رہی اور شریک نے جائز کر دی تو صلح دونوں پر نافذ ہوگی یعنی نصف راس المال میں دونوں شریک ہوں گے اور نصف مسلم فیہ میں بھی دونوں کی شرکت ہوگی۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ ایک شخص سے سلم کیا ہے مسلم الیہ کی طرف سے کسی نے کفالت کی[5] ہے کفیل[6] نے رب السلم سے راس المال پر صلح کر لی یہ صلح اجازت مسلم الیہ پر موقوف ہے جائز کردی جائز ہے رد کردی باطل ہے اگر کفیل نے بغیر حکم مسلم الیہ کفالت کی ہے جب بھی یہی حکم ہے۔ اجنبی نے راس المال پر مصالحت کی اور راس المال کا ضامن ہوگیا جب بھی یہی حکم ہے۔[7] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ کفیل نے رب السلم سے جنس مسلم فیہ[8] پر مصالحت کی مگر سلم میں عمدہ گیہوں قرار پائے اور اُس نے کم

---

1 ...... نئی ملکیت۔
2 ...... مالک بنانا۔
3 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلح، الباب السابع فی الصلح فی البیع...إلخ، ج٤، ص٢٤٧.
4 ...... المرجع السابق.
5 ...... ذمہ داری لی۔
6 ...... ضامن۔
7 ...... "الفتاوی الهندية"، کتاب الصلح، الباب السابع فی الصلح فی البیع...إلخ، ج٤، ص٢٤٧، ٢٤٨.
8 ...... بیع سلم میں مبیع (بیچی جانے والی چیز) کو مسلم فیہ کہتے ہیں۔

www.dawateislami.net

درجہ کا دینا ٹھہرالیا یہ صلح جائز ہے اور کفیل مسلم الیہ سے کھرے گیہوں لے گا۔[1] (خانیہ)

مسئلہ ۱۱ ایک شخص نے دوسرے کو سلم کرنے کا حکم دیا تھا (وکیل بنایا تھا) اُس نے سلم کیا پھر راس المال پر صلح کرلی یہ صلح اس وکیل پر نافذ ہوگی موکل پر نافذ نہیں ہوگی یعنی وکیل اُس مسلم الیہ سے راس المال لے سکتا ہے مسلم فیہ نہیں لے سکتا مگر اس پر لازم ہے کہ موکل کو مسلم فیہ اپنے پاس سے دے اور اگر خود موکل نے مسلم الیہ سے صلح کرلی اور راس المال پر قبضہ کرلیا تو صلح جائز ہے یعنی وکیل بھی مسلم فیہ کا مطالبہ نہیں کرسکتا۔[2] (عالمگیری)

صلح میں خیار

مسئلہ ۱ ایک چیز کا دعویٰ ہے اور دوسری جنس پر صلح ہوئی یہ صلح بیع کے حکم میں ہے اس میں خیار شرط صحیح ہے مثلاً سو روپے کا دعویٰ تھا اور غلام یا جانور پر صلح ہوئی اور مدعیٰ علیہ نے اپنے لیے یا مدعی کے لیے تین دن کا خیار شرط رکھا صلح بھی جائز ہے اور خیار شرط بھی، مدعیٰ علیہ دعویٰ کا اقرار کرتا ہو یا انکار دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ ایک ہزار کا دعویٰ تھا غلام پر صلح ہوئی یوں کہ مدعی ایک ماہ کے اندر دس اشرفیاں مدعیٰ علیہ کو دے گا اور اس میں خیار شرط بھی ہے اگر عقد واجب ہوگیا یعنی خیار شرط کی وجہ سے فسخ نہیں کیا تو مدعیٰ علیہ ہزار سے بری ہوگیا اور مدعی کے ذمہ اُس کی دس اشرفیاں واجب ہوگئیں اور اُن کی میعاد یوم وجوب عقد سے ایک ماہ تک ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ ایک شخص کے دوسرے کے ذمہ دس روپے ہیں اور کپڑے کے تھان پر خیار شرط کے ساتھ صلح ہوئی اور تھان مدعی کو دے دیا مگر تین دن پورے ہونے سے پہلے ہی تھان ضائع ہوگیا مدعی تھان کی قیمت کا ضامن ہے اور مدعیٰ علیہ کے ذمہ وہی دس روپے بدستور واجب ہیں اور اگر خیار مدعی کے لیے تھا اور اندرون مدت مدعی کے پاس سے ضائع ہوگیا تو دس روپے کے بدلے میں ضائع ہوا یعنی اب کوئی دوسرے سے کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرسکتا اور اگر اندرون مدت جس کے لیے خیار تھا وہی مرگیا تو صلح تمام ہوگئی۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ دَین کے بدلے میں غلام پر بشرط خیار مصالحت ہوئی اور خیار کی مدت تین دن قرار پائی مدت پوری ہونے

---

1 ......"الفتاوی الخانية"، کتاب الصلح، باب الصلح عن الدّين، فصل فی الإبراء عن البعض...إلخ، ج۲، ص۱۸۵.

2 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الصلح، الباب السابع فی الصلح فی البيع...إلخ، ج٤، ص۲٤۸.

3 ......"الفتاوی الهندية"، کتاب الصلح، الباب الثامن فی الخيار فی الصلح...إلخ، ج٤، ص۲٤۹.

4 ......المرجع السابق. 5 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

کے بعد صاحب خیار کہتا ہے میں نے اندرون مدت فسخ کر دیا تھا اور دوسرا منکر ہے تو فسخ کو گواہوں سے ثابت کرنا ہوگا اور اگر اس نے فسخ کے گواہ پیش کیے اور دوسرے نے اس کے گواہ پیش کیے کہ اس نے عقد کو نافذ کر دیا ہے تو فسخ کے گواہ معتبر ہیں اور اگر اندرون مدت یہ اختلاف ہوا تو صاحب خیار کا قول معتبر ہے اور دوسرے کے گواہ۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ دو شخصوں کا ایک شخص پر دَین ہے مدیون نے غلام پر دونوں سے مصالحت کی اور دونوں کے لیے خیار شرط رکھا ان میں سے ایک صلح پر راضی ہے اور دوسرا فسخ کرنا چاہتا ہے یہ نہیں ہوسکتا فسخ کرنا چاہیں تو دونوں مل کر فسخ کریں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۶ مدعیٰ علیہ نے دعوے سے انکار کیا اس کے بعد خیار شرط کے ساتھ صلح کی پھر بمقتضائے خیار[3] عقد کو فسخ کر دیا تو مدعی کا دعویٰ بدستور لوٹ آئے گا اور مدعیٰ علیہ کا صلح کرنا اقرار نہیں متصور ہوگا۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ جس چیز پر صلح ہوئی اُس کو مدعی نے نہیں دیکھا ہے دیکھنے کے بعد اُس کو خیار حاصل ہے پسند نہیں ہے واپس کر دے اور صلح جاتی رہی۔ جس پر صلح ہوئی اُس کو مدعی نے دیکھا مگر مدعی پر کسی دوسرے نے دعویٰ کیا اُسی چیز پر اس نے اُس دوسرے سے صلح کر لی اُس نے دیکھ کر واپس کر دی اب مدعی اس چیز کو مدعیٰ علیہ پر واپس نہیں کر سکتا اور اگر خیار عیب کی وجہ سے دوسرا شخص حکم قاضی سے واپس کرتا تو مدعی مدعیٰ علیہ کو واپس کر سکتا تھا۔[5] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ مدعی کے لیے صلح میں خیار عیب اُس وقت ہوتا ہے جب مال کا دعویٰ ہو اور اس کا وہی حکم ہے جو مبیع کا ہے کہ اگر حکم قاضی سے فسخ ہو تو صلح فسخ ہوگی اور مدعیٰ علیہ اُس چیز کو اپنے بائع پر واپس کر سکتا ہے اور بغیر حکم قاضی ہو تو بائع پر رد نہیں کر سکتا۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ جس پر مصالحت ہوئی اُس میں عیب پایا مگر چونکہ چیز ہلاک ہو چکی ہے یا اُس میں کمی یا بیشی ہو چکی ہے اس وجہ سے واپس نہیں کر سکتا تو بقدر عیب مدعیٰ علیہ پر رجوع کرے گا اگر یہ صلح اقرار کے بعد ہے تو عیب کا جتنا حصہ اُس کے حق کے

---

1 ......"الفتاوی الهندیة"،کتاب الصلح،الباب الثامن فی الخیار فی الصلح...إلخ،ج٤،ص٢٤٩.

2 ......المرجع السابق.

3 ......یعنی اختیار کی وجہ سے۔

4 ......"الفتاوی الهندیة"،کتاب الصلح،الباب الثامن فی الخیار فی الصلح...إلخ،ج٤،ص٢٤٩.

5 ......المرجع السابق.

6 ......المرجع السابق،ص٢٥٠.

www.dawateislami.net

مقابل ہوا وتنا مدعیٰ علیہ سے وصول کرسکتا ہے اور انکار کے بعد صلح ہوئی تو حصۂ عیب کے مقابل میں جو کمی ہوئی اُس کا دعویٰ کرسکتا ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: مکان کا دعویٰ تھا غلام دے کر مدعیٰ علیہ نے صلح کر لی اس غلام میں کسی نے اپنا حق ثابت کیا اگر مستحق صلح کو جائز نہ رکھے تو مدعی اوس مدعیٰ علیہ پر پھر دعویٰ کرسکتا ہے اور اگر مستحق نے صلح کو جائز کر دیا تو غلام مدعی کا ہے اور مستحق بقدر قیمت غلام مدعیٰ علیہ سے وصول کرسکتا ہے اور اگر نصف غلام میں مستحق نے اپنی مِلک ثابت کی ہے تو مدعی کو اختیار ہے نصف غلام جو باقی ہے یہ لے اور نصف حق کا مدعی علیہ پر دعویٰ کرے یا یہ نصف بھی واپس کر دے اور پورے مطالبہ کا دعویٰ کرے۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: روپے سے ایک چیز خریدی اور تقابُض بدلین ہوگیا[3] اس کے بعد مشتری نے مبیع میں عیب پایا۔ بائع عیب کا اقرار کرتا ہو یا انکار اس معاملہ میں اگر روپے پر صلح ہوگئی یہ جائز ہے روپے کے لیے میعاد مقرر ہوئی یا فوراً دینا قرار پایا بہرحال جائز ہے اور اشرفی پر صلح ہوئی اور ان پر قبضہ بھی ہوگیا جائز ہے اور معین کپڑے پر صلح ہوئی یہ بھی جائز ہے معین گیہوں پر صلح ہوئی یہ بھی جائز ہے اور غیر معین گیہوں پر صلح ہوئی اور قبضہ سے پہلے دونوں جدا ہوگئے یہ ناجائز ہے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: کپڑا خریدا اُسے قطع کرا کے[5] سلوالیا اب عیب پر مطلع ہوا اور روپیہ پر صلح ہوئی یہ جائز ہے۔ یوہیں اگر کپڑے کو سرخ رنگ دیا اور عیب پر مطلع ہوا صلح جائز ہے اور اگر کپڑا قطع کرایا ہے ابھی سلا نہیں اور بیع کر ڈالا پھر عیب پر مطلع ہوا اُس عیب کے بارے میں صلح ناجائز ہے۔ کپڑے کو سیاہ رنگا اس کا بھی یہی حکم ہے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: کپڑا قطع کر ڈالا اور ابھی سلا نہیں ہے کہ مشتری کو عیب پر اطلاع ہوئی اور بائع اقرار کرتا ہے کہ یہ عیب اُس کے یہاں موجود تھا صلح یوں ہوئی کہ بائع کپڑا واپس لے لے اور ثمن میں سے دو روپے کم مشتری واپس لے یہ جائز ہے یہ روپے اُس عیب کے مقابل میں ہوں گے جو مشتری کے فعل سے پیدا ہوا یعنی قطع کرنے سے۔[7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الصلح، الباب الثامن فى الخيار فى الصلح...إلخ، ج٤، ص٢٥٠.

2 ......المرجع السابق.

3 ......یعنی بائع کا ثمن پر اور مشتری کا مبیع پر قبضہ ہوگیا۔

4 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الصلح، الباب الثامن فى الخيار فى الصلح...إلخ، ج٤، ص٢٥٠.

5 ......کٹنگ کروا کر

6 ......"الفتاوى الهندية"، كتاب الصلح، الباب الثامن فى الخيار فى الصلح...إلخ، ج٤، ص٢٥٠، ٢٥١.

7 ......المرجع السابق، ص٢٥٢.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۱۴: ایک چیز سو روپے میں خریدی مشتری نے اُس میں عیب پایا یوں صلح ہوئی کہ مشتری چیز پھیر دے[1] اور بائع نوے روپے واپس کردے گا اگر بائع اقرار کرتا ہے کہ وہ عیب اُس کے یہاں تھا یا وہ عیب اس قسم کا ہے کہ معلوم ہے کہ مشتری کے یہاں پیدا نہیں ہوا ہے تو باقی دس روپے بھی واپس دینے ہوں گے اور اگر بائع کہتا ہے کہ یہ عیب میرے یہاں نہیں تھا یا بائع نہ اقرار کرتا ہے نہ انکار اور مشتری کے یہاں پیدا ہوسکتا ہے تو باقی روپے واپس کرنا لازم نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: ایک چیز سو روپے میں خریدی اور تقابُض بدلین ہوگیا اُس میں عیب ظاہر ہوا یوں مصالحت ہوئی کہ مشتری بھی پانچ روپے کم کردے اور بائع بھی اور یہ چیز تیسرا شخص لے لے جو نوے روپے میں لینے پر راضی ہے اس تیسرے کا خریدنا بھی جائز ہے اور مشتری کا پانچ روپے کم کرنا بھی جائز ہے مگر بائع کا پانچ روپے کم کرنا جائز نہیں لہٰذا اس شخص ثالث کو اختیار ہے کہ پچانوے میں لے یا چھوڑ دے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: ہزار روپے میں چیز خریدی اور تقابض بدلین ہوگیا پھر اس چیز کو دو ہزار میں بیع کیا اور اس بیع میں بھی تقابض بدلین ہوگیا مشتری دوم نے اُس چیز میں عیب پایا یوں صلح ہوئی کہ بائع اول ڈیڑھ ہزار میں اس چیز کو واپس لے لے یہ جائز ہے اور جدید بیع ہے بائع دوم سے اس کو کوئی تعلق نہیں۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: دس روپے میں کپڑا خریدا اور طرفین[5] نے قبضہ کرلیا مشتری اُس میں عیب بتاتا ہے اور بائع انکار کرتا ہے ایک تیسرا شخص کہتا ہے کہ میں یہ کپڑا آٹھ روپے میں خرید لیتا ہوں اور بائع مشتری سے ایک روپیہ کم کردے یہ جائز ہے اس شخص کو آٹھ روپے دینے ہوں گے۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: دس روپے میں کپڑا خریدا اور دھوبی کو دے دیا دھوبی دھو کر لایا تو پھٹا ہوا نکلا مشتری کہتا ہے معلوم نہیں بائع کے یہاں پھٹا ہوا تھا یا دھوبی نے پھاڑا ہے ان میں اس طرح صلح ہوئی کہ بائع ثمن سے ایک روپیہ کم کردے اور ایک روپیہ دھوبی مشتری کو دے اور اپنی دھلائی مشتری سے لے یہ جائز ہے۔ یوہیں اگر یوں صلح ہوئی کہ کپڑا بائع واپس لے یہ بھی جائز ہے

1 ......واپس کردے۔

2 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الصلح،الباب الثامن فی الخيار فی الصلح...إلخ،ج٤،ص٢٥١.

3 ......المرجع السابق،ص٢٥٢.

4 ......المرجع السابق،ص٢٥٢.

5 ......یعنی بائع اور مشتری۔

6 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الصلح،الباب الثامن فی الخيار فی الصلح...إلخ،ج٤،ص٢٥٢.

www.dawateislami.net

اور اگر مصالحت نہ ہوئی بلکہ دعویٰ کرنے کی نوبت ہوئی تو مشتری کو اختیار ہے بائع پر دعویٰ کرے یا دھوبی پر مگر بائع پر دعویٰ کرے گا تو دھوبی بری ہو گیا کیونکہ جب بائع کے یہاں پھٹا ہونا بتایا تو دھوبی سے تعلق نہ رہا اور دھوبی پر دعویٰ کیا تو بائع بری ہے کہ جب دھوبی کا پھاڑنا کہا تو معلوم ہوا بائع کے یہاں پھٹا نہ تھا۔[1] (عالمگیری)

جائداد غیر منقولہ میں صلح

مسئلہ ۱ ایک مکان کا دعویٰ کیا اور اس طرح صلح ہوئی کہ مدعی[2] یہ کمرہ لے لے اگر وہ کمرہ دوسرے مکان کا ہے جو مدعیٰ علیہ کی مِلک ہے[3] تو صلح جائز ہے اور اگر اسی مکان کا کمرہ ہے جس کا دعویٰ تھا جب بھی صلح جائز ہے اور مدعی کو یہ حق حاصل نہ رہا کہ اس مکان کا پھر دعویٰ کرے ہاں اگر مدعیٰ علیہ اقرار کرتا ہے کہ یہ مکان مدعی ہی کا ہے تو اُسے حکم دیا جائے گا کہ مدعی کو دیدے۔[4] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ یہ دعویٰ کیا کہ اس مکان میں اتنے گز زمین میری ہے اور صلح ہوئی کہ مدعی اتنے روپے لے لے یہ جائز ہے اور اگر اس طرح صلح ہوئی کہ فلاں کے پاس جو مکان ہے اُس میں مدعیٰ علیہ کا حق ہے مدعی اُسے لے لے اگر مدعی کو معلوم ہے کہ اُس مکان میں مدعیٰ علیہ کا اتنا حصہ ہے تو صلح جائز ہے اور معلوم نہیں ہے تو ناجائز ہے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۳ مکان کے متعلق دعویٰ کیا مدعیٰ علیہ نے انکار کر دیا پھر کچھ روپیہ دے کر مصالحت کر لی اس کے بعد مدعیٰ علیہ نے حق مدعی کا اقرار کیا مدعی چاہتا ہے کہ صلح توڑ دے اور یہ کہتا ہے کہ میں نے صلح اس لیے کی تھی کہ تم نے انکار کیا تھا مدعی کے اس کہنے سے صلح نہیں توڑی جائے گی۔[6] (عالمگیری)

مسئلہ ۴ مکان کا دعویٰ کیا اور صلح اس طرح ہوئی کہ ایک شخص مکان لے لے اور دوسرا اُس کی چھت۔ اگر چھت پر کوئی عمارت نہیں ہے تو صلح جائز نہیں اور اگر چھت پر عمارت ہے اور یہ ٹھہرا کہ ایک نیچے کا مکان لے اور

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الثامن فی الخيار فی الصلح...إلخ، ج٤، ص٢٥٢.

2 ......دعویٰ کرنے والا، دعویدار۔ 3 ......جس پر دعویٰ کیا گیا ہے اُس کی ملکیت میں ہے۔

4 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب العاشر فی الصلح فی العقار...إلخ، ج٤، ص٢٥٤.

5 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الصلح، باب الصلح عن العقار...إلخ، فصل فی الصلح عن دعوی العقار، ج٢، ص١٩١.

6 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب العاشر فی الصلح فی العقار...إلخ، ج٤، ص٢٥٥.

www.dawateislami.net

دوسرا بالا خانہ [1] لے یہ صلح جائز ہے۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۵ مکان میں حق کا دعویٰ کیا اور صلح یوں ہوئی کہ مدعی اُس کے ایک کمرہ میں ہمیشہ یا تا زِیست [3] سکونت رکھے یہ صلح جائز نہیں۔ [4] (خانیہ)

مسئلہ ۶ زمین کا دعویٰ کیا اور صلح اس طرح ہوئی کہ مدعیٰ علیہ (جس کے قبضہ میں زمین ہے) اُس میں پانچ برس تک کاشت کرے گا مگر زمین مدعی کی مِلک رہے گی یہ جائز ہے۔ [5] (خانیہ)

مسئلہ ۷ ایک مکان خرید کر اُس کو مسجد بنایا پھر ایک شخص نے اوس کے متعلق دعویٰ کیا جس نے مسجد بنائی اُس نے یا اہلِ محلّہ نے مدعی سے صلح کی یہ صلح جائز ہے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ دو شخصوں نے ایک مکان کا دعویٰ کیا کہ یہ ہم کو اپنے باپ سے ترکہ میں ملا ہے ان میں سے ایک نے مدعیٰ علیہ سے اپنے حصہ کے مقابل میں سو روپے پر صلح کر لی دوسرا ان سو میں سے کچھ نہیں لے سکتا اور مکان میں سے بھی کچھ نہیں لے سکتا جب تک گواہوں سے ثابت نہ کر دے اور اگر ایک نے پورے مکان کے مقابل میں سو روپے پر صلح کی ہے اور اپنے بھائی کے تسلیم کر لینے کا ضامن ہو گیا ہے اگر اس کے بھائی نے تسلیم کر لی صلح جائز ہے اور سو میں سے پچاس لے لے گا اور اس نے انکار کر دیا تو اسکے حق میں صلح ناجائز ہے اسکا دعوی بدستور باقی ہے اور جس نے صلح کی ہے وہ سو میں پچاس مدعیٰ علیہ کو واپس کر دے۔ [7] (عالمگیری)

مسئلہ ۹ دو شخصوں کے پاس دو مکان ہیں ہر ایک نے دوسرے پر اُس کے مکان میں اپنے حق کا دعویٰ کیا اور صلح یوں ہوئی کہ میں تمھارے مکان میں رہوں تم میرے مکان میں یہ جائز ہے اور یوں صلح ہوئی کہ ہر ایک کے قبضہ میں

---

1 ......مکان کی اوپری منزل۔

2 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الصلح،الباب العاشر في الصلح في العقار...إلخ،ج٤،ص٢٥٥.

3 ......یعنی جب تک زندہ ہے۔

4 ......"الفتاوی الخانية"،كتاب الصلح،باب الصلح عن العقار...إلخ،فصل في الصلح عن دعوى العقار،ج٢،ص١٩٠.

5 ......المرجع السابق،ص١٩١.

6 ......"الفتاوی الهندية"،كتاب الصلح،الباب العاشر في الصلح في العقار...إلخ،ج٤،ص٢٥٥.

7 ......المرجع السابق،ص٢٥٦.

www.dawateislami.net

جو مکان ہے وہ دوسرے کو دیدے یہ بھی جائز ہے۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰ دروازہ یا روشندان کے بارے میں جھگڑا ہے پروسی کو کچھ روپے دے کر صلح کر لی کہ دروازہ یا روشندان بند نہیں کیا جائے گا یہ صلح ناجائز ہے۔ یوہیں اگر پروسی نے مالک مکان کو کچھ روپے دے کر صلح کر لی کہ تم دروازہ یا روشندن بند کرلو یہ صلح بھی درست نہیں۔[2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱ ایک شخص کی زمین ہے جس میں زراعت ہے دوسرے نے زراعت کا دعویٰ کیا کہ یہ میری ہے مالکِ زمین نے کچھ روپے دے کر اُس سے صلح کر لی یہ جائز ہے۔ اور اگر زمین دو شخصوں کی ہے تیسرے نے یہ دعویٰ کیا کہ اس میں جو زراعت ہے وہ میری ہے اور وہ دونوں اس سے انکار کرتے ہیں ایک مدعیٰ علیہ نے صلح کر لی کہ مدعی سو روپے دیدے اور نصف زراعت میں مدعی کو دے دوں گا اگر زراعت طیار ہے صلح جائز ہے اور طیار نہیں ہے تو بغیر دوسرے مدعیٰ علیہ کی رضا مندی کے صلح جائز نہیں اور اگر ایک مدعیٰ علیہ نے سو روپے پر یوں مصالحت کی کہ نصف زمین مع زراعت دیتا ہوں تو صلح بہرحال جائز ہے۔[3] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲ شارع عام[4] پر ایک شخص نے سائبان[5] ڈال لیا ہے ایک شخص نے اسکے ہٹادینے کا دعوی کیا اُس نے اسے کچھ روپے دے کر صلح کر لی کہ سائبان نہ ہٹایا جائے یہ صلح ناجائز، خود یہی شخص جس نے دعویٰ کیا تھا یا دوسرا شخص اسے ہٹوا سکتا ہے اور اگر حکومت ہٹانا چاہتی ہے اور اس نے کچھ روپیہ دے کر چاہا کہ ہٹایا نہ جائے اور روپیہ لے کر بیت المال میں داخل کرنا ہی عامۂ مسلمین[6] کے حق میں مفید ہو اور سائبان سے عامہ مسلمین کو ضرر[7] نہ ہو تو صلح جائز ہے۔[8] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳ درخت کی شاخ پروسی کے مکان میں پہنچ گئی وہ کاٹنا چاہتا ہے مالکِ درخت نے اُسے کچھ روپے دے کر صلح کر لی کہ شاخ نہ کاٹی جائے یہ صلح ناجائز ہے اور اگر مالکِ مکان نے مالکِ درخت کو روپے دے کر صلح کر لی کہ کاٹ ڈالی

---

1 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلح، الباب العاشر فی الصلح فی العقار...إلخ، ج٤، ص٢٥٦.

2 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلح، الباب العاشر فی الصلح فی العقار...إلخ، ج٤، ص٢٥٧.

3 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلح، الباب العاشر فی الصلح فی العقار...إلخ، ج٤، ص٢٥٧، ٢٥٨.

4 ......عام گزرگاہ۔ 5 ......چھپر وغیرہ۔

6 ......عام مسلمانوں۔ 7 ......نقصان۔

8 ......"الفتاوی الھندیة"، کتاب الصلح، الباب العاشر فی الصلح فی العقار...إلخ، ج٤، ص٢٥٨.

www.dawateislami.net

جائے یہ صلح بھی باطل ہے۔ [1] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴ ایک شخص نے درخت کا دعویٰ کیا کہ یہ میرا ہے مدعیٰ علیہ انکار کرتا ہے صلح یوں ہوئی کہ اس سال جتنے پھل آئیں گے سب مدعی کو دے دیے جائیں گے یہ صلح ناجائز ہے۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵ مکان خرید اشفیع نے شفعہ کا دعویٰ کیا مشتری نے اوسے کچھ روپے دے کر مصالحت کر لی کہ وہ شفعہ سے دست بردار ہو جائے شفعہ باطل ہو گیا اور مشتری پر وہ روپے لازم نہیں بلکہ اگر مشتری دے چکا ہے تو شفیع سے واپس لے۔ [3] (خانیہ)

یمین کے متعلق صلح

مسئلہ ۱ ایک شخص نے دوسرے پر دعویٰ کیا مدعیٰ علیہ منکر ہے صلح یوں ہوئی کہ مدعیٰ علیہ حلف کر لے بری ہو جائے گا اُس نے قسم کھالی یہ صلح باطل ہے یعنی مدعی کا دعوی بدستور باقی ہے اگر گواہوں سے مدعی اپنا حق ثابت کر دے گا وصول کر لے گا اور اگر مدعی کے پاس گواہ نہیں ہیں اور مدعیٰ علیہ سے پھر قسم کھلانا چاہتا ہے اگر پہلی مرتبہ قاضی کے پاس قسم نہیں کھائی تھی تو قاضی مدعیٰ علیہ پر دوبارہ حلف دیگا اور اگر پہلی قسم قاضی کے حضور تھی [4] تو دوبارہ حلف نہیں دے گا۔ [5] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ اس طرح صلح ہوئی کہ مدعی اپنے دعوے کے صحیح ہونے پر آج قسم کھائے گا اگر قسم نہ کھائے تو اسکا دعویٰ باطل ہے یہ صلح باطل ہے اگر وہ دن گزر گیا اور قسم نہیں کھائی اُس کا دعویٰ بدستور باقی ہے۔ یوہیں اگر صلح ہوئی کہ مدعیٰ علیہ قسم کھائے گا اگر قسم نہ کھائے تو مال کا ضامن ہے یا مال اُس کے ذمہ ثابت ہے یا مال کا اقرار سمجھا جائے گا یہ صلح بھی باطل ہے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۳ مدعی کے پاس گواہ نہیں اُس نے مدعیٰ علیہ سے حلف کا مطالبہ کیا قاضی نے بھی حلف کا حکم دے دیا مدعیٰ علیہ نے مدعی کو کچھ روپے دے کر راضی کر لیا کہ مجھ سے قسم نہ کھلواؤ یہ صلح جائز ہے مدعیٰ علیہ حلف سے بری ہو گیا۔ [7] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب العاشر فی الصلح فی العقار...إلخ، ج٤، ص٢٥٨.

2 ......المرجع السابق.

3 ......"الفتاوی الخانية"، كتاب الصلح، باب الصلح عن العقار...إلخ، ج٢، ص١٨٨.

4 ......یعنی پہلی مرتبہ قاضی کے پاس قسم کھائی تھی۔

5 ......"الفتاوی الهندية"، كتاب الصلح، الباب الحادی عشر فی الصلح فی اليمين...إلخ، ج٤، ص٢٥٩.

6 ......المرجع السابق، ص٢٥٩، ٢٦٠.

7 ......المرجع السابق، ص٢٦٠.

www.dawateislami.net

دوسرے کی طرف سے صلح

مسئلہ ۱ فضولی اگر صلح کرے اُس کا آزاد و بالغ ہونا ضروری ہے یعنی غلام ماذون و نابالغ بچہ دوسرے کی طرف سے صلح نہیں کرسکتا۔[1] (عالمگیری)

مسئلہ ۲ ایک شخص نے دَین[2] کا دعویٰ کیا اور مدعیٰ علیہ[3] دَین سے منکر ہے ایک اجنبی شخص نے مدعی[4] سے کہا تم نے جو کچھ دعویٰ کیا ہے اُس کے متعلق فلاں (مدعیٰ علیہ) سے ہزار روپے میں صلح کرلو مدعی نے کہا میں نے صلح کی یہ صلح مدعیٰ علیہ کی اجازت پر موقوف ہوگی اگر جائز کردے گا جائز ہوگی اور ہزار روپے مدعیٰ علیہ پر لازم ہوں گے اور رد کردے گا باطل ہوجائے گی اور اس صلح کو اجنبی سے کوئی تعلق نہ ہوگا اور اگر اجنبی نے یہ کہا تھا کہ تم نے جو فلاں پر دعویٰ کیا ہے اُس کے متعلق میں نے تم سے ہزار روپے پر صلح کی اور مدعی نے وہی کہا اسکا بھی وہی حکم ہے۔[5] (خانیہ)

مسئلہ ۳ مدعیٰ علیہ منکر ہے اُس نے کسی کو صلح کے لیے مامور کردیا ہے اُس مامور نے یہ کہا تم فلاں (مدعیٰ علیہ) سے ہزار پر صلح کرلو اُس نے کہا میں نے صلح کی مدعیٰ علیہ پر صلح نافذ ہوگی اور اُس پر ہزار روپے لازم ہوں گے اور اگر مامور نے کہا میں نے تم سے ہزار روپے پر صلح کی اسکا بھی وہی حکم ہے۔[6] (خانیہ)

مسئلہ ۴ اجنبی نے کہا مجھ سے ہزار روپے پر صلح کرویا فلاں (مدعیٰ علیہ) سے میرے مال سے ہزار روپے پر صلح کرلو یہ صلح مدعیٰ علیہ پر نافذ ہوگی مگر روپے اجنبی پر لازم ہوں گے اور اگر اجنبی نے یہ کہا فلاں سے ہزار روپے پر صلح کرلو اس شرط پر کہ میں ہزار کا ضامن ہوں یہ صلح بھی مدعیٰ علیہ پر نافذ ہوگی مگر مدعی کو اختیار ہے کہ بدل صلح[7] کا مطالبہ مدعیٰ علیہ سے کرے یا اُس اجنبی سے۔[8] (عالمگیری)

---

1 ......"الفتاوی الهندية"،کتاب الصلح،الباب الرابع عشر فی الصلح عن الغير،ج٤،ص٢٦٦.

2 ......قرض۔

3 ......جس پر دعویٰ کیا گیا ہے۔

4 ......دعویٰ کرنے والا،دعویدار۔

5 ......"الفتاوی الخانية"،کتاب الصلح،باب الصلح عن الدَين...إلخ،ج٢،ص١٨٢.

6 ......المرجع السابق،ص١٨٣.

7 ......وہ مال جس کے بدلے صلح ہوئی۔

8 ......"الفتاوی الهندية"،کتاب الصلح،الباب الرابع عشر فی الصلح عن الغير،ج٤،ص٢٦٦.

www.dawateislami.net

مسئلہ ۵ اجنبی نے مدعی سے سو روپے پر مصالحت کی پھر کہتا ہے میں نہیں دوں گا اگر صلح کی اضافت [1] اپنی طرف یا اپنے مال کی طرف کی ہے یا بدلِ صلح کا ضامن ہوا ہے تو ادا کرنے پر مجبور کیا جائے گا اور اگر یہ باتیں نہیں ہیں تو مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ [2] (عالمگیری)

مسئلہ ٦ اجنبی نے بغیر حکم مدعیٰ علیہ سے سو روپے پر یا کسی چیز کے بدلے میں صلح کی مدعی نے وہ روپے کھرے [3] نہ تھے اس وجہ سے واپس کردیے یا اُس چیز میں عیب تھا واپس کردی اُس صلح کرنے والے کے ذمہ کچھ لازم نہیں مدعی کا دعویٰ بدستور باقی ہے۔ [4] (عالمگیری)

مسئلہ ۷ فضولی نے مدعی سے مثلاً سو روپے پر صلح کی اس شرط پر کہ وہ چیز جس کا مدعی نے دعویٰ کیا ہے فضولی کی ہوگی مدعیٰ علیہ کی نہیں ہوگی اور مدعیٰ علیہ دعوائے مدعی سے منکر ہے یہ صلح جائز ہے۔ فضولی نے صلح کی اپنے مال کی طرف اضافت کی ہو یا نہ کی ہو مال کا ضامن ہوا ہو یا نہ ہوا ہو بہر حال جائز ہے اور اب یہ فضولی مدعی سے اُس شے کی تسلیم کا مطالبہ کرسکتا ہے جس کا مدعی نے دعویٰ کیا تھا پھر اگر مدعی کے لیے اُس چیز کی تسلیم ممکن ہے مثلاً مدعی نے گواہوں سے وہ چیز اپنی ثابت کردی یا مدعیٰ علیہ نے مدعی کے حق کا اقرار کرلیا مدعی وہ چیز اُس فضولی کو دے اور اگر تسلیم ناممکن ہے تو فضولی صلح کو فسخ [5] کر کے بدل صلح مدعی سے واپس لے سکتا ہے۔ [6] (عالمگیری)

مسئلہ ۸ فضولی نے مدعیٰ علیہ سے صلح کی کہ وہ مکان جس کا مدعی نے دعویٰ کیا ہے اتنے میں اُسے دیدو یہ صلح جائز ہے اور اگر وہ شخص مامور ہے اُس نے صلح کی اور ضامن ہوگیا پھر ادا کیا تو مدعی سے وہ رقم واپس لے سکتا ہے۔ [7] (عالمگیری)

تَمَّ ھٰذا الْجُزْءُ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

---

1 ......یعنی نسبت۔
2 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلح، الباب الرابع عشر فی الصلح عن الغیر، ج٤، ص٢٦٧.
3 ......خالص۔
4 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلح، الباب الرابع عشر فی الصلح عن الغیر، ج٤، ص٢٦٧.
5 ......ختم۔
6 ......"الفتاوی الهندیة"، کتاب الصلح، الباب الرابع عشر فی الصلح عن الغیر، ج٤، ص٢٦٧.
7 ......المرجع السابق.

www.dawateislami.net

مآخذ و مراجع

کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	الموطأ للامام مالک	امام مالک بن انس اصبحی متوفی ۱۷۹ھ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
2	المصنف لعبدالرزاق	امام ابوبکر عبدالرزاق بن ھمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۴ھ
3	المصنف لإبن أبی شیبه	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
4	المسند للامام أحمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
5	سنن الدارمی	حافظ عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ	دارالکتاب العربی بیروت، ۱۴۰۷ھ
6	صحیح البخاري	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
7	صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارابن حزم بیروت، ۱۴۱۹ھ
8	سنن ابن ماجه	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ
9	سنن أبي داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
10	جامع الترمذي	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ
11	البحر الزخار المعروف بمسندالبزار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ ۱۴۲۴ھ
12	سنن النسائي	امام ابوعبدالرحمٰن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۶ھ
13	مسند أبی یعلٰی	شیخ الاسلام ابویعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
14	المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
15	المعجم الأوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۰ھ

www.dawateislami.net

16	سنن الدارقطنی	امام علی بن عمر دار قطنی، متوفی ۳۸۵ھ	مدینۃ الأولیاء ملتان
17	المستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
18	حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۸ھ
19	السنن الکبری	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۴ھ
20	شعب الإیمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۱ھ
21	شرح السنۃ	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۲۴ھ
22	الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۷ھ
23	مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
24	مجمع الزوائد	حافظ نورالدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
25	شرح سنن أبی داودللعینی	امام ابومحمد محمود بن احمد بن موسی بدرالدین العینی متوفی ۸۵۵ھ	مکتبۃ الرشد الریاض، ۱۴۲۰ھ
26	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت، ۱۴۱۹ھ
27	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملاعلی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۴ھ

کتب فقہ حنفی

1	المختصر للقدوری	علامہ ابوالحسین احمد بن محمد بن احمد القدوری، متوفی ۴۲۸ھ	مکتبہ ضیائیہ راولپنڈی
2	المبسوط	شمس الائمہ محمد بن احمد بن ابی سہل السرخسی متوفی ۴۸۳ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
3	بدائع الصنائع	علامہ علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی، متوفی ۵۸۷ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
4	الفتاوی الخانیۃ	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
5	الھدایۃ	برھان الدین علی بن ابی بکر مرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
6	کنز الدقائق	امام ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	باب المدینہ، کراچی، ۱۴۳۱ھ

www.dawateislami.net

7	تبيين الحقائق	امام فخرالدین عثمان بن علی زیلعی حنفی، متوفی ۷۴۳ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
8	الجوهرة النيرة	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
9	الفتاوى البزازية	علامہ محمد شہاب الدین بن بزاز کردری، متوفی ۸۲۷ھ	کوئٹہ، ۱۴۰۳ھ
10	شرح الوقاية	عبیداللہ بن مسعود بن محمود المعروف صدرالشریعۃ متوفی ۷۴۷ھ	باب المدینہ ۱۳۲۶ھ
11	فتح القدير	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کوئٹہ، ۱۳۱۹ھ
12	غررالأحكام	علامہ قاضی احمد بن فراموز ملاخسرو حنفی، متوفی ۸۸۵ھ	باب المدینہ، کراچی
13	دررالحكام شرح غررالأحكام	علامہ قاضی احمد بن فراموز ملاخسرو حنفی، متوفی ۸۸۵ھ	باب المدینہ، کراچی
14	البحرالرائق	علامہ زین الدین بن ابراہیم، ابن نجیم متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ، ۱۴۲۰ھ
15	نتائج الأفكار تكملة فتح القدير	شمس الدین احمد بن قودر المعروف بقاضی زادہ متوفی ۹۸۸ھ	کوئٹہ ۱۳۱۹ھ
16	تنوير الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد تمرتاشی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دارالمعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
17	نورالإيضاح	حسن بن عمار بن علی الوفائی الشرنبلالی الحنفی، متوفی ۱۰۶۹ھ	مکتبہ برکات المدینہ کراچی
18	غنيةذوى الأحكام	حسن بن عمار بن علی الوفائی الشرنبلالی الحنفی، متوفی ۱۰۶۹ھ	باب المدینہ، کراچی
19	الدرالمختار	علامہ علاءالدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
20	الفتاوى الهندية	ملا نظام الدین متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دارالفکر بیروت، ۱۴۱۱ھ
21	منحةالخالق	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	کوئٹہ
22	ردالمحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
23	الفتاوى الرضوية	مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور

www.dawateislami.net